صبح صادق	05:50
طلوع آفتاب	06:07
زوال آفتاب	12:36
غروب آفتاب	07:03

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ شاہِ دوعالمؐ نے ارشاد فرمایا "حقیقت یہ ہے کہ ایمان سمٹ کر اس طرح مدینہ میں آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے"۔ (بخاری) تشبیہ اس معنی میں کہ سانپ خود کو اپنے دشمن سے بچانے کیلئے پھرتی سے بل میں چلا جاتا ہے پھر مشکل ہی سے باہر نکلتا ہے اسی طرح قرب قیامت میں جب ہر طرف کفر وشرک اور فسق وفجور کا بازار گرم ہوگا تو سچے اور مخلص دیندار مسلمان پناہ لینے کے لئے سمٹ سمٹ کر مدینہ طیبہ میں آجائیں گے۔

مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 133, Wednesday- 13 May, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۳۳ ۞ بدھ، ۱۳رمئی، ۲۰۲۶، ۲۵رذی القعدہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴روپے، صفحات:۸

نیٹ یوجی پیپر لیک پر طلبہ میں شدید غصہ، این ایس یو آئی کا دہلی میں زبردست احتجاج

نیٹ یوجی 2026 کا پرچہ لیک ہونے کے بعد امتحان منسوخ کیے جانے پر ملک بھر میں ناراضگی بڑھ گئی۔ دہلی میں این ایس یو آئی اور طلبہ نے حکومت، این ٹی اے اور نظام کے خلاف شدید احتجاج کیا

نئی دہلی: نیٹ یو جی 2026 کا پرچہ لیک ہونے کے بعد امتحان منسوخ کیے جانے پر ملک بھر کے طلبہ میں شدید ناراضگی پائی جارہی ہے۔اسی معاملے پر منگل کو دہلی میں نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا یعنی این ایس یو آئی کی جانب سے بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں نیٹ یو جی امتحان میں شامل ہونے والے سیکڑوں طلبہ شریک ہوئے۔ مظاہرین نے حکومت، نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی اور امتحانی نظام کے خلاف سخت نعرے بازی کی۔این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ نے اس موقع پر کہا کہ جس انداز میں نیٹ یو جی کا پرچہ امتحان سے پہلے ہی ٹیلی گرام اور واٹس ایپ گروپوں میں گردش کرتا رہا، وہ پورے نظام کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ حکومت کی جانب سے اب تک اس معاملے پر کوئی سنجیدہ ردعمل سامنے نہیں آیا، جو انتہائی افسوسناک ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک بھر کے لاکھوں نوجوان گزشتہ دو برس سے اس امتحان کی تیاری کررہے تھے۔ کئی خاندانوں نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے قرض تک لیا، لیکن پیپر لیک نے ان کی محنت اور امیدوں پر پانی پھیر دیا۔انہوں نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو پیپر لیک مافیا کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے۔ونود جاکھڑ نے کہا کہ معاملہ صرف ایک امتحان کا نہیں بلکہ ملک کے مستقبل اور صحت کے نظام کا بھی ہے۔ اگر دھاندلی کے ذریعے آگے آنے والے لوگ مستقبل میں ڈاکٹر بنیں گے تو یہ پورے سماج کے لیے خطرناک ہوگا۔احتجاج میں شامل طلبہ نے کہا کہ گزشتہ برس 2024 میں بھی اسی طرح نیٹ یو جی کا پرچہ لیک ہوا تھا، لیکن اس وقت کوئی مؤثر کارروائی نہیں ہوئی۔ ان کا کہنا تھا کہ بار بار ایسے واقعات سے ایمانداری سے محنت کرنے والے طلبہ کا حوصلہ ٹوٹ رہا ہے۔طلبہ نے سوال اٹھایا کہ اگر آخرکار نقل اور دھاندلی کرنے والوں کو ہی فائدہ پہنچنا ہے تو برسوں کی محنت کا کیا مطلب رہ جاتا ہے۔جموں وکشمیر کے ایک امیدوار نے کہا کہ امتحان منسوخ ہونا ان طلبہ کے ساتھ ناانصافی ہے جنہوں نے پوری دیانت داری کے ساتھ امتحان دیا تھا۔ ان کے مطابق یہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے انتظامی نظام کی سنگین ناکامی ہے۔دوسری جانب راجستھان کے کئی طلبہ نے امتحان منسوخ کیے جانے کے فیصلے کی حمایت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر امتحان منسوخ نہ کیا جاتا تو ایماندار طلبہ کے ساتھ ناانصافی ہوتی۔ تاہم انہوں نے بھی اس پورے معاملے کو نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی اور انتظامیہ کی بڑی ناکامی قرار دیا۔ انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ گزشتہ پیپر لیک معاملات میں ملوث افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور اصل ذمہ دار کون تھے۔انہوں نے کہا کہ اگر حکومت بغیر پیپر لیک کے ایک امتحان بھی شفاف انداز میں منعقد نہیں کراسکتی تو پھر بہتر طرز حکمرانی کی امید کیسے کی جاسکتی ہے۔ دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ نے امتحانی نظام کی نگرانی کرنے والے اعلیٰ افسران کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ منصفانہ امتحان کرانے میں ناکام رہے ہیں، انہیں جوابدہ بنایا جانا چاہئے۔انہوں نے مزید کہا کہ لاکھوں طلبہ کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے، اس لیے ذمہ دار افراد کو سزا ملنی ضروری ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔اپنے طالب علمی کے دنوں کو یاد کرتے ہوئے اروند کیجریوال نے کہا کہ آئی آئی ٹی اور آئی اے ایس جیسی مسابقتی امتحانات کی تیاری کے دوران طلبہ اور ان کے والدین شدید دباؤ سے گزرتے ہیں، اس لیے امتحانی نظام میں شفافیت برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

نیٹ۔یوجی ۲۰۲۶ر پیپر لیک کے پیچھے سیاسی تحفظ: کیجریوال

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے منگل کو نیٹ-یو جی 2026 پیپر لیک معاملے پر مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ امتحانی مافیا کو سیاسی تحفظ حاصل ہے، اسی وجہ سے بار بار اہم امتحانات کے پرچے لیک ہورہے ہیں اور لاکھوں طلبہ کا مستقبل خطرے میں پڑ رہا ہے۔اروند کیجریوال نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہونا صرف ایک انتظامی ناکامی نہیں بلکہ اس کے پیچھے اوپری سطح پر ملی بھگت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے جرائم میں ملوث افراد کو سیاسی سرپرستی حاصل ہونے کی وجہ سے ہی پیپر لیک جیسے واقعات رک نہیں پارہے ہیں۔انہوں نے مرکزی حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ لاکھوں طلبہ سال بھر سخت محنت کرتے ہیں، ان کے والدین بے شمار قربانیاں دیتے ہیں، لیکن جب امتحان کا پرچہ لیک ہوتا ہے تو پورے خاندان کو شدید ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ایسے واقعات نوجوانوں کے اعتماد کو کس حد تک متاثر کرتے ہیں۔قومی جانچ ایجنسی نے منگل کو 3 مئی کو منعقد ہونے والا نیٹ-یوجی 2026 امتحان منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔یہ فیصلہ امتحانی عمل میں بے ضابطگیوں سے متعلق مرکزی ایجنسیوں کو ملی اطلاعات کے بعد لیا گیا۔اروند کیجریوال نے کہا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہوا ہو۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2017، 2021، 2024 اور اب 2026 میں بھی اسی طرح کے واقعات سامنے آچکے ہیں۔انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ گزشتہ پیپر لیک معاملات میں ملوث افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور اصل ذمہ دار کون تھے۔انہوں نے کہا کہ اگر حکومت بغیر پیپر لیک کے ایک امتحان بھی شفاف انداز میں منعقد نہیں کراسکتی تو پھر بہتر طرز حکمرانی کی امید کیسے کی جاسکتی ہے۔دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ نے امتحانی نظام کی نگرانی کرنے والے اعلیٰ افسران کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ منصفانہ امتحان کرانے میں ناکام رہے ہیں، انہیں جوابدہ بنایا جانا چاہئے۔انہوں نے مزید کہا کہ لاکھوں طلبہ کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے، اس لیے ذمہ دار افراد کو سزا ملنی ضروری ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔

ایران میں ۴۷ر دن بعد انٹرنیٹ بحالی کا اشارہ، حکومت نے کہا حالات معمول پر آتے ہی سروس بحال ہوگی

تہران: ایران کی حکومت نے کہا ہے کہ جاری تنازعہ ختم ہونے کے بعد ملک میں انٹرنیٹ خدمات کو معمول کے مطابق بحال کر دیا جائے گا۔ سرکاری ترجمان فاطمہ مہاجرانی نے کہا کہ حکومت انٹرنیٹ کو شہری حق مانتی ہے اور تمام شہریوں کو یکساں رسائی فراہم کرنے کی پالیسی پر قائم ہے۔ان کا کہنا تھا کہ حالات سازگار ہوتے ہی انٹرنیٹ سروس دوبارہ عام لوگوں کے لیے کھول دی جائے گی۔مہر نیوز ایجنسی کے مطابق فاطمہ مہاجرانی نے کہا کہ حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ تمام بنیادی سہولتوں تک عوام کی مساوی رسائی ہونی چاہیے، جن میں انٹرنیٹ بھی شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ صدر کی سوچ بھی یہی ہے کہ عوام کو بلا امتیاز جدید مواصلاتی سہولتیں فراہم کی جائیں اور کسی بھی قسم کے امتیاز یا ناانصافی کی حمایت نہیں کی جاسکتی۔ایرانی حکومت کے مطابق کاروباری اداروں اور عوام کو معیاری انٹرنیٹ فراہم کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔تاہم موجودہ کشیدہ حالات کے سبب انٹرنیٹ خدمات محدود رکھی گئی ہیں۔حکومت کو امید ہے کہ تنازع کے خاتمے کے ساتھ ہی حالات بھی معمول پر آجائیں گے اور عوام دوبارہ عالمی رابطوں تک رسائی حاصل کرسکیں گے۔واضح رہے کہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ فضائی حملوں کے بعد ایران میں انٹرنیٹ خدمات شدید متاثر ہوگئی تھیں۔اس کے بعد سے ملک میں بڑے پیمانے پر انٹرنیٹ بندش نافذ رہی۔انٹرنیٹ نگرانی کرنے والے ادارے نیٹ بلاکس کے مطابق ایران میں عام شہریوں کا عالمی دنیا سے رابطہ تقریباً منقطع رہا اور 1752 گھنٹوں سے زیادہ وقت گزر چکا ہے۔اطلاعات کے مطابق ایران میں صرف حکومت سے منظور شدہ ویب سائٹس تک محدود رسائی دی گئی، جبکہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم، وی پی این خدمات اور غیر ملکی ویب سائٹس پر سخت پابندیاں عائد رہیں۔اس دوران ایران کا داخلی نیٹ ورک، جسے 'نیشنل انفارمیشن نیٹ ورک' کہا جاتا ہے، ہی فعال رکھا گیا۔الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق فروری 2026 کے آخر سے جاری اس بحران کے دوران ایران کی 99 فیصد سے زیادہ آبادی مکمل یا جزوی انٹرنیٹ بندش سے متاثر رہی۔مبصرین کے مطابق یہ جدید تاریخ کی طویل ترین انٹرنیٹ بندیوں میں شمار کی جارہی ہے۔دوسری جانب ایران کے پاسداران انقلاب سے منسوب ایک مبینہ منصوبے پر بھی بحث جاری ہے، جس کے تحت سمندر کے اندر بچھائی گئی عالمی انٹرنیٹ کیبلوں پر ٹیکس عائد کرنے کی تجویز زیر غور بتائی جارہی ہے۔اطلاعات کے مطابق اس امکان نے گوگل، میٹا اور مائیکروسافٹ جیسی بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں میں بھی تشویش پیدا کردی ہے۔

چھتیس گڑھ میں 1.5 کروڑ کی ایل پی جی چوری

سرکاری ملازمین اور کاروباریوں نے مل کر فروخت کردی ۹۰ر میٹرک ٹن گیس

مہاسمند ایس پی پربھات کمار کے مطابق گیس چوری معاملے کے مرکزی ملزمان محکمہ خوراک کے افسر اجے یادو، گیس کاروباری پنکج، ان کے ساتھی منیش چودھری اور تقسیم کرنے والی کمپنی کے مالک سنتوش ٹھاکر ہیں۔مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے باعث پوری دنیا میں رسوئی گیس کا بحران گہرا ہونے لگا ہے۔اس درمیان چھتیس گڑھ میں ایل پی جی چوری کا بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے ایک ایسے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے جس نے مبینہ طور پر 90 میٹرک ٹن سے زیادہ ایل پی جی گیس چوری کر اس کی کالا بازاری کردی۔ چوری کی گئی گیس کی قیمت تقریباً 1.5 کروڑ روپے بتائی جارہی ہے۔پولیس کے مطابق چوری کی گئی گیس ان ٹینکروں سے نکالی گئی تھی جنہیں گزشتہ سال ایک دیگر گیس چور معاملے میں ضبط کیا گیا تھا۔پورا معاملہ دسمبر 2025 سے منسلک ہے جب سنہورا علاقے کے جنگل میں پولیس نے 6 ایل پی جی ٹینکر برآمد کیے تھے۔ الزام تھا کہ ایک گروہ ٹینکروں سے گیس نکالنے کے لیے انہیں وہاں لے گیا تھا۔ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پرتیبھا پانڈے نے بتایا کہ افسران کی ایک ٹیم نے مشکوک سرگرمی دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی تھی، جس کے بعد ایف آئی آر درج کر ٹینکر ضبط کیے گئے تھے۔ یہ ٹینکر مارچ تک پولیس کی نگرانی میں رہے۔رواں سال مارچ میں بڑھتی گرمی اور حفاظتی انتظامات کی کمی کے پیش نظر پولیس نے ضلع کلکٹر سے ٹینکروں کی ذمہ داری لینے کی اپیل کی۔افسران کے مطابق 30 مارچ کو ٹینکر محکمہ خوراک کو سونپ دیے گئے۔بعد میں یہ ٹینکر رائے پور واقع ایک ایل پی جی تقسیم کرنے والی کمپنی کے مالک سنتوش ٹھاکر کے قبضے میں پہنچ گئے۔ الزام ہے کہ ٹینکر سونپنے سے قبل ان میں موجود گیس کا وزن نہیں کرایا گیا۔ٹینکروں کو رائے پور کے اورلا گاؤں واقع کمپنی کے احاطے میں لے جایا گیا، جہاں 30 مارچ سے 5 اپریل کے درمیان گیس چوری کی گئی۔اس کے بعد 6 اور 8 اپریل کو ٹینکروں کا وزن مہاسمند فوڈ آفیسر آفس میں کرایا گیا۔معاملے کا انکشاف تب ہوا جب ٹینکروں کے اصلی ٹرانسپورٹر انہیں واپس لینے سنہورا تھانے پہنچے۔

ایران کی کھلی دھمکی، دوبارہ حملہ ہوا تو ۹۰ر فیصد یورینیم افزودگی کرے گا تہران

ڈونالڈ ٹرمپ، بنجامن نیتن یاہو اور امریکی حکام کے بیانات کے بعد مغربی ایشیا میں کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے

مغربی ایشیا میں امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران تہران نے سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر اس پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ یورینیم افزودگی کی شرح 90 فیصد تک پہنچا دے گا، جسے ہتھیاروں کے درجے کی افزودگی تصور کیا جاتا ہے۔ایرانی پارلیمانی کمیشن کے ترجمان ابراہیم رضائی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ 90 فیصد یورینیم افزودگی کے معاملے پر پارلیمنٹ میں غور کیا جائے گا۔ان کا کہنا تھا کہ اگر ایران کو دوبارہ نشانہ بنایا گیا تو تہران اپنے جوہری پروگرام کو مزید تیز کرنے کا فیصلہ کرسکتا ہے۔بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے مطابق ایران پہلے ہی 60 فیصد تک یورینیم افزودگی کرچکا ہے، جو ویپن گریڈ کے کافی قریب سمجھی جاتی ہے۔ایجنسی کی حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایران نے گزشتہ برسوں کے دوران اعلیٰ درجے کی افزودگی میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جس پر مغربی ممالک مسلسل تشویش ظاہر کرتے رہے ہیں۔دوسری جانب امریکہ کے سابق قومی سلامتی مشیر ایچ آر میک ماسٹر نے بھی خطے میں دوبارہ فوجی کارروائی کے امکان کا اظہار کیا ہے۔امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے ایک پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی مہم دوبارہ شروع ہونے کا امکان موجود ہے۔ان سے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان پر سوال کیا گیا تھا جس میں ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جنگ بندی کو 'لائف سپورٹ سسٹم' پر قرار دیا تھا، یعنی ایسی حالت میں جو انتہائی کمزور اور غیر مستحکم ہو۔اس دوران اسرائیلی وزیر اعظم بنجامین نیتن یاہو کے تازہ بیان نے بھی صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ امریکی چینل سی بی ایس کے پروگرام '60 منٹس' میں انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران کے ساتھ جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتی جب تک تہران کے پاس زیادہ افزودہ یورینیم کا ذخیرہ موجود ہے۔نیتن یاہو نے کہا کہ ایران کے پاس اب بھی ایسے جوہری مقامات موجود ہیں جنہیں ختم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ افزودہ یورینیم کو ایران سے باہر نکالنا ہوگا۔جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ کام کیسے کیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ 'اندر جا کر اسے باہر نکالنا ہوگا'۔

دہلی ہائی کورٹ میں ججوں کی سکیورٹی پر سماعت

دہلی ہائی کورٹ نے ججوں کی سکیورٹی سے متعلق میٹنگ کی مکمل رپورٹ عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے عدالتی افسران کی سکیورٹی سے متعلق دائر عرضی پر سماعت کرتے ہوئے دہلی پولیس کو ہدایت دی ہے کہ ججوں کی حفاظت کے سلسلے میں منعقد میٹنگ کی مکمل کارروائی حلف نامے کے ساتھ عدالت میں پیش کی جائے۔ عدالت نے اس معاملے کی اگلی سماعت 7 جولائی مقرر کی ہے، جہاں عدالتی افسران کی سکیورٹی کے مستقبل کے نظام پر تفصیلی غور کیے جانے کا امکان ہے۔سماعت کے دوران عدالت کو بتایا گیا کہ ہائی کورٹ کے سابقہ حکم کے بعد اس مسئلے پر متعلقہ حکام کی میٹنگ ہوچکی ہے، لیکن اس کی رپورٹ ابھی تک عدالتی ریکارڈ پر پیش نہیں کی گئی۔اس پر عدالت نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جب میٹنگ منعقد ہوچکی ہے تو اس کی مکمل تفصیلات عدالت کے سامنے آنی چاہئیں تاکہ معاملے کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔دہلی ہائی کورٹ نے دہلی پولیس سے یہ بھی سوال کیا کہ کیا تمام عدالتی افسران کو سکیورٹی فراہم کرنا ممکن نہیں ہے۔اس کے جواب میں پولیس کی جانب سے کہا گیا کہ سکیورٹی کا فیصلہ خطرے کے اندازے یعنی تھریٹ پرسیپشن کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ پولیس نے عدالت کو بتایا کہ اس وقت 12 جج ایسے ہیں جنہیں ممکنہ خطرات کے پیش نظر سکیورٹی فراہم کی جارہی ہے۔عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ اگر کسی شخص کو حقیقی خطرہ لاحق ہوتو اسے سکیورٹی دینا ضروری اور فطری بات ہے، لیکن یہاں اصل سوال یہ ہے کہ کیا تمام عدالتی افسران کے لیے مستقل بنیادوں پر ذاتی سکیورٹی افسر اور اضافی حفاظتی انتظامات فراہم کیے جانے چاہئیں۔عدالت نے واضح کیا کہ اس معاملے میں پالیسی سطح پر سنجیدگی سے غور کی ضرورت ہے۔یہ معاملہ جوڈیشیل سروس ایسوسی ایشن آف دہلی کی جانب سے دائر عرضی سے متعلق ہے۔عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ دہلی کے ججوں کو ان کی رہائش گاہوں پر ذاتی سکیورٹی افسر اور اضافی حفاظتی انتظامات فراہم کیے جائیں۔عرضی گزاروں کا کہنا ہے کہ جج اکثر حساس مقدمات میں فیصلے سناتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی سکیورٹی یقینی بنانا نہایت ضروری ہے۔عدالت نے دہلی پولیس کو میٹنگ کی مکمل رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے واضح کیا کہ آئندہ سماعت میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ عدالتی افسران کی حفاظت کے لیے مستقبل میں کس نوعیت کا مستقل نظام بنایا جاسکتا ہے۔

نریندر مودی نے سخت محنت سے روپئے کو اب تک کی سب سے نچلی سطح پر پہنچا دیا'، کانگریس کا طنز

ایک ڈالر کے مقابلہ روپے کی قدر 95.63 پہنچنے کے بعد کانگریس نے مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ روپے کی خراب حالت ملک کی خراب معیشت کا ثبوت ہے۔ڈالر کے مقابلے روپے کی کم ہوتی قدر معاملہ پر کانگریس نے ایک بار پھر مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔آج روپیہ اب تک کی سب سے نچلی سطح پر پہنچ گیا، جس کے بعد کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک مختصر پوسٹ جاری کر وزیر اعظم نریندر مودی پر طنزیہ انداز میں حملہ کیا ہے۔کانگریس نے لکھا ہے کہ "1 ڈالر = 95.63 روپیہ۔نریندر مودی نے سخت محنت سے روپے کو اب تک کی سب سے نچلی سطح پر پہنچا دیا۔" ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ "روپے کی خراب حالت، ملک کی خراب معیشت کا ثبوت ہے۔مودی ایک ناکام وزیر اعظم ہیں۔" کانگریس نے ہندی نیوز پورٹل 'نوبھارت ٹائمز' کی ایک رپورٹ کا اسکرین شاٹ بھی شیئر کیا ہے، جس میں روپے کی قدر گھٹنے کا ذکر ہے۔اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی روپیہ منگل کو ابتدائی کاروبار میں 35 پیسے ٹوٹ کر اب تک کی سب سے نچلی سطح 95.63 پر پہنچ گیا۔امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی کشیدگی اور سمجھوتہ کی امیدیں مندمل ہونے سے خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے سبب گھریلو کرنسی پر دباؤ بڑھا ہے۔انٹر بینک بیرون ملکی کرنسی ریگولیٹری مارکیٹ میں روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے 95.57 پر کھلا اور پھر ٹوٹ کر اب تک کی سب سے نچلی سطح 95.63 پر آگیا، جو گزشتہ بند قیمت سے 35 پیسے کی گراوٹ ظاہر کرتا ہے۔قابل ذکر ہے کہ روپیہ پیر کے روز 79 پیسے ٹوٹ کر امریکی ڈالر کے مقابلے اپنی ریکارڈ نچلی سطح 95.28 پر بند ہوا تھا۔اس درمیان 6 اہم کرنسیوں کے مقابلے امریکی ڈالر کی حالت کو ظاہر کرنے والا ڈالر انڈیکس 0.19 فیصد کی سبقت کے ساتھ 98.14 پر رہا۔گھریلو شیئر مارکیٹ میں سنسیکس ابتدائی کاروبار میں 525.44 پوائنٹس ٹوٹ کر 75489.84 پوائنٹس پر، جبکہ نفٹی 164.5 پوائنٹس پھسل کر 23651.35 پوائنٹس پر رہا۔

مختصر مگر اہم خبریں

اے آئی کھانے لگی نوکریاں! میٹا نے ختم کردی ۸ر ہزار افراد کی ملازمت، مارک زکربرگ کا سخت قدم

میٹا کمپنی کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر مارک زکربرگ کا ماننا ہے کہ اے آئی آلات کی مدد سے اب ایک یا دو لوگ ہفتے میں وہ کام کررہے ہیں جسے پورا کرنے میں پہلے درجنوں انجینئروں کو کئی ماہ لگ جاتے تھے۔مغربی ایشیا میں جاری بحران کی وجہ سے دنیا میں جغرافیائی و سیاسی کشیدگی عروج پر ہے۔ وہیں دوسری طرف دنیا کے ٹیک سیکٹر میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے سبب لوگوں کی نوکریاں جانے کا سلسلہ تیز ہوتا جارہا ہے۔فیس بک کی بانی کمپنی میٹا 20 مئی کو اپنے 8 ہزار ملازمین کو فارغ کرنے جارہی ہے۔ کمپنی کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر (سی ای او) مارک زکربرگ اب میٹا کو چھوٹی اور اے آئی سے چلنے والی ٹیموں کے اردگرد پھر سے تیار کررہے ہیں۔پہلی سہ ماہی کے حالیہ نتائج کے دوران زکربرگ نے واضح کردیا ہے کہ کمپنی صرف ایسے ملازمین کو ساتھ رکھنا چاہتی ہے جو تنہا ہی بڑے پروجیکٹوں کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔زکربرگ کا ماننا ہے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) آلات کی مدد سے اب ایک یا دو لوگ ایک ہفتے میں وہ کام کررہے ہیں جسے پورا کرنے میں پہلے درجنوں انجینئروں کو کئی ماہ لگ جاتے تھے۔اسی تبدیلی کو دیکھتے ہوئے کمپنی اپنی ٹیموں کو چھوٹا اور زیادہ پیداواری بنارہی ہے۔زکربرگ کے مطابق یہ فیصلہ صرف اخراجات کم کرنے کے لیے نہیں بلکہ میٹا کو مستقبل کے چیلینجز کے لئے تیار کرنے کا ایک ڈھانچہ جاتی متبادل ہے۔ کمپنی میں اب الٹرا فلیٹ ڈھانچہ نافذ کیا جارہا ہے جہاں 50 انجینئروں پر صرف ایک مینیجر کام کررہا ہے۔ میٹا اس برس اپنے بنیادی ڈھانچے، خاص طور پر ڈیٹا سینٹر، کسٹم چپس اور اے آئی ماڈل ٹریننگ پر 125 سے 145 ارب ڈالر کا ریکارڈ سرمایہ خرچ کررہی ہے۔ کمپنی کی چیف فائنشل آفیسر سُسان لی نے واضح کیا ہے کہ بنیادی ڈھانچے پر خرچ گزشتہ برس کے مقابلے تقریباً دوگنا ہوگیا ہے جس کی وجہ سے ملازمین کی تنخواہ اور کمپنی کے بجٹ کے درمیان عدم توازن پیدا ہوگیا ہے۔اسی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے 20 مئی کو ملازمین کی برطرفی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سُسان لی نے یہ بھی تسلیم کیا کہ اے آئی کی تیزی سے بدلتی ہوئی صلاحیتوں کے پیش نظر میٹا کا مثالی سائز کیا ہونا چاہئے، اس کا اب کوئی واضح جواب نہیں ہے۔اس بھاری خرچ اور غیر یقینی صورتحال نے بھی سرمایہ کاروں میں تشویش پیدا کردی ہے، جس کی وجہ سے ارننگ کال کے بعد میٹا شیئرز میں 6 فیصد کی گراوٹ درج کی گئی ہے۔ایک طرف جہاں صنعتی دنیا میں یہ بحث تیز ہے کہ اے آئی انسانوں کی جگہ لے رہا ہے وہیں زکربرگ کی دلیل ہے کہ یہ تکنیک ملازمین کی صلاحیت میں اضافہ کرے گی، نہ کہ انہیں ختم کرے گی۔حالانکہ کمپنی کے اندر کا ماحول کچھ اور ہی بیان کررہا ہے۔ میٹا نے 'ماڈل کیپبلٹی انیشیٹیو' نامی ایک داخلی ٹریکنگ ٹول نافذ کیا ہے جو اے آئی ایجنٹوں کو تربیت دینے کے لئے ملازمین کی اسٹروکس، کلک اور ماؤس کی نقل وحرکت کو ریکارڈ کرتا ہے۔کارکردگی کی تشخیص میں اے آئی کے استعمال کی جانچ بھی کی جارہی ہے۔ان سخت تبدیلیوں کی وجہ سے ملازمین کے حوصلے پست ترین سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ میٹا کی یہ نئی حکمت عملی ٹیکنالوجی کے سیکٹر میں کام کرنے کے طریقے کو پوری طرح سے بدل رہی ہے۔ کمپنی کا صاف پیغام ہے کہ مستقبل انہیں کا ہے جو اے آئی آلات کے ساتھ تیزی سے کام کرسکتے ہیں۔ یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ کہ بنیادی ڈھانچے پر کی جارہی یہ بھاری سرمایہ کاری اور ٹیموں کا یہ نیا ڈھانچہ میٹا کو آگے چل کر کتنا اقتصادی فائدہ پہنچاتا ہے۔

فلور ٹیسٹ سے قبل نومنتخب وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجے کی اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی گروپ سے ملاقات

وجے اور اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی لیڈران ویلومنی اور شنموگم کی ملاقات کو کافی اہم مانا جارہا ہے

تمل ناڈو اسمبلی میں کل یعنی 13 مئی کو ہونے والے فلور ٹیسٹ سے قبل ریاست کی سیاست میں ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ وزیر اعلیٰ اور ٹی وی کے صدر تھلاپتی وجے نے منگل کو اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی لیڈران ایس پی ویلومنی اور سی وی شنموگم سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کو انتہائی اہم مانا جارہا ہے، کیونکہ ویلومنی-شنموگم گروپ کے پاس اے آئی اے ڈی ایم کے 47 میں سے تقریباً 30 اراکین اسمبلی کا سپورٹ بتایا جارہا ہے۔ایسے میں قوی امکان ہے کہ یہ اراکین اسمبلی فلور ٹیسٹ میں ٹی وی کے حکومت کے حق میں ووٹ کرسکتے ہیں۔ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق وجے اپنے مخصوص سیاہ سوٹ اور سفید شرٹ میں اے آئی اے ڈی ایم کے کے مقامی دفتر پہنچے، جہاں شنموگم، ویلومنی اور پارٹی کے کئی دیگر لیڈران موجود تھے۔لیڈران نے پھولوں کے گلدستے پیش کرکے وجے کا استقبال کیا اور شال اوڑھا کر ان کی عزت افزائی کی۔ اس دوران کئی اے آئی اے ڈی ایم کے لیڈران وجے کے ساتھ بات چیت کرتے نظر آئے۔ وجے نے بھی ویلومنی، شنموگم اور پارٹی کے دیگر اراکین کے ساتھ طویل گفتگو کی۔ واضح رہے کہ چند روز قبل تک جب تمل ناڈو میں حکومت سازی کے حوالے سے سیاسی غیر یقینی صورتحال برقرار تھی، شنموگم اور ویلومنی نے کھل کر وجے کی حمایت کرنے کی بات کہی تھی۔ وجے کی پارٹی تملگا ویٹری کزگم (ٹی وی کے) نے تمل ناڈو کے حالیہ اسمبلی انتخاب میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 234 میں سے 108 سیٹیں حاصل کیں۔ حالانکہ پارٹی اکثریت سے محض 10 سیٹیں پیچھے رہ گئی تھی، جس کے باعث اسے اتحاد کا سہارا لینا پڑا۔ اسی دوران اے آئی اے ڈی ایم کے کے لیڈران شنموگم اور ویلومنی نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے ساتھ پارٹی کے 30 اراکین اسمبلی ہیں اور وہ ٹی وی کے کو حمایت دینے کے لیے تیار ہیں۔ تاہم اے آئی اے ڈی ایم کے کے جنرل سکریٹری ایڈاپڈی کے پلانی سوامی نے اس تجویز کو منظوری نہیں دی، جس کے بعد پارٹی کے اندرونی اختلافات شدت اختیار کرگئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اے آئی اے ڈی ایم کے 2 گروپ میں تقسیم ہوگئی ہے۔ ایک طرف پلانی سوامی گروپ ہے، جبکہ دوسری طرف ویلومنی-شنموگم گروپ نے کھل کر الگ موقف اپنا رکھا ہے۔ 2019، 2021، 2024 اور 2026 کے انتخابات میں مسلسل شکست کے بعد اے آئی اے ڈی ایم کے کے کئی لیڈر پلانی سوامی کی قیادت سے ناراض بتائے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی میں بے چینی کھل کر سامنے آنے لگی ہے۔ دوسری طرف فلور ٹیسٹ کے حوالے سے تمل ناڈو کانگریس کے صدر کے سیلوا پیرونتھاگئی نے کہا کہ ان کی پارٹی کے 5 اراکین اسمبلی کل ٹی وی کے کے حق میں ووٹ دیں گے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کے رویے پر انہوں نے کہا کہ ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے، لیکن آنے والے چند دنوں میں سچائی سامنے آجائے گی۔

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

این سی پی اجیت پوار گروپ میں خلفشار

نئی قومی مجلس عاملہ سے سینئر رہنماؤں کی چھٹی پر سنیترا پوار کی صفائی

سنیترا پوار نے کہا کہ این سی پی عہدیداران کی فہرست میں تکنیکی خامی ہے، جسے جلد ہی ٹھیک کرلیا جائے گا۔میڈیا میں خط وائرل ہونے کے بعد رات 1 بج کر 5 منٹ پر سنیترا نے اس پورے معاملے پر اپنی صفائی دی۔مہاراشٹر کے سابق نائب وزیر اعلیٰ آنجہانی اجیت پوار کی اہلیہ سنیترا پوار کی قیادت والی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کی نئی قومی مجلس عاملہ نے مہاراشٹر کی سیاست میں نئی کھلبلی مچادی ہے۔الیکشن کمیشن آف انڈیا کو سونپی گئی فہرست میں پارٹی کے کئی پرانے اور بااثر لیڈروں کے نام غائب ہیں جس کے بعد سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہوگئی ہیں۔ پرفل پٹیل، چھگن بھجبل اور سنیل تٹکرے جیسے سینئر لیڈروں کو نئی مجلس عاملہ میں جگہ نہیں ملی ہے،جس سے یہ سوال اٹھنے لگے ہیں کہ کیا پارٹی اب طاقت کے نئے مرکز کی طرف بڑھ رہی ہے۔اطلاعات کے مطابق پارٹی کی نئی قومی مجلس عاملہ کی فہرست 29 اپریل 2026 کو الیکشن کمیشن کو بھیجی گئی تھی۔ اس فہرست کے سامنے آنے کے بعد یہ بحث تیز ہوگئی ہے کہ کیا پارٹی اب تنظیم میں بڑی تبدیلی کی سمت میں آگے بڑھ رہی ہے۔ مانا جارہا ہے کہ یہ صرف معمولی ردوبدل نہیں بلکہ پارٹی کے اندر طاقت کے نئے مرکز کے ابھرنے کا اشارہ بھی ہوسکتا ہے۔سب سے زیادہ بحث پرفل پٹیل کے حوالے سے ہوری ہے۔طویل عرصہ تک پارٹی کے قومی سطح پر اہم پالیسی ساز مانے جانے والے پٹیل کا نام فہرست سے باہر ہونے پر کئی لیڈر اور سیاسی ماہرین حیران رہ گئے ہیں۔اجیت پوار کے ساتھ سیاسی لڑائی کے دور میں پرفل پٹیل کو ان کے سب سے بھروسے مند ساتھیوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ایسے میں انہیں نئی ٹیم میں جگہ نہیں ملنے کے حوالے سے پارٹی کے اندر بڑی تبدیلی کی بحث تیز ہوگئی ہے۔نئی فہرست میں مہاراشٹر کی سیاست کے دیگر بڑے چہروں کو بھی جگہ نہیں ملی ہے۔ پارٹی کا پارلیمانی چہرہ مانے جانے والے سنیل تٹکرے کو جنرل سکریٹری عہدے سے باہر رکھا گیا ہے۔اس کے علاوہ چھگن بھجبل، حسن شراف اور دلیپ ووٹھسے پاٹل جیسے تجربہ کار لیڈروں کے نام بھی قومی مجلس عاملہ میں شامل نہیں ہیں۔تازہ تبدیلیوں کے حوالے سے مانا جارہا ہے کہ پارٹی اب نئی نسل اور نئے سیاسی جغرافیے پر توجہ مرکوز کرنا چاہتی ہے۔مانا جارہا ہے کہ تنظیم میں نوجوان اور نئے چہروں کو آگے لانے کی حکمت عملی کے تحت یہ بڑی تبدیلی کی گئی ہے۔این سی پی کی نئی قومی مجلس عاملہ کی فہرست سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے۔ حالانکہ نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار نے ایک پوسٹ میں واضح کیا ہے کہ اس نئی قومی مجلس عاملہ کی فہرست میں تکنیکی غلطی تھی۔انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ میڈیا میں چل رہی این سی پی عہدیداران کی فہرست میں ایک تکنیکی خامی ہے، جسے جلد ہی ٹھیک کرلیا جائے گا۔فہرست میڈیا میں وائرل ہونے کے بعد رات 1 بج کر 05 منٹ پر سنیترا پوار نے پوسٹ کرکے اس پورے معاملے پر اپنی صفائی دی۔دراصل این سی پی (اجیت پوار گروپ) کے ذریعہ 29 اپریل کو الیکشن کمیشن کو قومی مجلس عاملہ اور اس کے کام کاج کے سلسلے میں لکھا گیا خط میڈیا میں وائرل ہورہا ہے۔اس خط میں قومی صدر سنیترا پوار کے ساتھ ساتھ پارتھ پوار اور جے پوار کو بھی جنرل سکریٹری کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔حالانکہ اس فہرست میں پرفل پٹیل اور سنیل تٹکرے کے نام قومی مجلس عاملہ سے باہر رکھے گئے ہیں جس کے بعد یہ معاملہ سرخیوں میں آگیا اور اس پر کئی طرح کی قیاس آرائیاں ہونے لگیں۔ یہ وائرل لسٹ 29 اپریل 2026 کی بتائی جارہی تھی،جس میں پرفل پٹیل، سنیل تٹکرے،اور چھگن بھجبل جیسے سینئر رہنماؤں کے نام نہیں تھے،جس سے پارٹی میں اندرونی اختلافات یا پرانے رہنماؤں کو کنارے لگانے کی قیاس آرائیاں تیز ہوگئی تھیں۔

حج کمیٹی کی غفلت کے سبب حجاج کرام کو دشواریاں

اسمارٹ واچ بھی ناکارہ اضافی دس ہزار روپیہ کی وصولی، ضروری کارروائی کی سی او حج کمیٹی شاہنواز کی اعظمی کو یقین دہانی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی کو حجاج کرام کو درپیش مسائل اور دشواریوں کے ازالہ کے لیے حج کمیٹی آف انڈیا کے سی ای او شہنواز سے ملاقات کر کے حجاج کرام کو درپیش دشواریوں کے ازالہ اور مشکلات کا تصفیہ کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے سی ای او کی توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ حجاج کرام سے جنگی صورتحال کے سبب ۱۰ ہزار روپیہ اضافی وصول کیا گیا اس کے ساتھ ہی جو اسمارٹ واچ عازمین حج کو دی گئی وہ ناکارہ ہے اسمارٹ واچ کے لیے حجاج کرام سے اضافی ۵ ہزار روپیہ وصول کیا گیا تھا اس کے باوجود یہ دستی گھڑی ناکارہ ہے جبکہ یہی اسمارٹ واچ مارکیٹ بازار میں ۷ سو سے ۶ سو روپیہ میں دستیاب ہے یہ الزامات بھی عازمین حج نے حج کمیٹی آف انڈیا پر عائد کئے ہیں اس کے ساتھ ہی اس گھڑی کی چارجنگ سمیت دیگر خرابیوں سے متعلق بھی شکایات موصول ہوئی ہے۔اسی مسئلہ پر اعظمی نے سنٹرل حج کمیٹی کے سی ای شاہنوازسی سے حج ہاؤس میں ملاقات کی جس میں عازمین کی جانب سے موصول ہونے والی شکایات پر بات کی گئی حجاج کرام نے شکایت کی کہ تقریباً 10,000 روپے زائد وصول کیے جارہے ہیں۔مزید برآں، فراہم کردہ گھڑیوں کے لیے 5,000 وصول کیے گئے،جبکہ ان کی مارکیٹ قیمت تقریباً 800-700 ہے۔ بہت سے حجاج نے بتایا کہ گھڑیاں ٹھیک سے کام نہیں کررہی تھیں اور ناقابل استعمال تھیں۔سی ای او نے بغور باتیں سننے کے بعد یقین دلایا کہ گھڑیوں کا معائنہ کیا جائے گا اور درست معلومات فراہم کی جائیں گی۔گزشتہ 20 سالوں سے حج کے دوران حج ہاؤس میں میں خدمت انجام دینے والے ملازمین کی برطرفی کا معاملہ بھی اعظمی نے سی ای او کے روبرو پیش کیا۔عدالتی حکم کے باوجود انہیں دوبارہ برخاست کردیا گیا۔ان ملازمین کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔سی ای او شاہنواز نے مرکزی حکومت کو خط لکھ کر کارروائی کا یقین دلایا۔اس دوران وفد میں ریاستی ورکنگ صدر یوسف ابراہانی اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔

گوریگاؤں ملنڈ لنک روڈ 2.1 کلومیٹر طویل فلائی اوور مکمل ہوا

جس سے اس راستے سے مشرقی مضافاتی علاقوں تک براہ راست سفر ممکن ہوگیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گوریگاؤں۔ملنڈ لنک روڈ کا ایک اہم مرحلہ مکمل ہونے کے قریب ہے۔ مئی کے آخر تک اسے ٹریفک کیلئے کھول دیا جائے گا۔گوریگاؤں۔ملنڈ لنک روڈ پر 2.1 کلومیٹر طویل فلائی اوور کی تعمیر، جو کئی سالوں سے جاری تھی، اب اپنے آخری مراحل میں پہنچ چکی ہے۔ سڑک کا یہ حصہ دندوشی کورٹ سے لے کر گوریگاؤں میں فلم سٹی تک پھیلا ہوا ہے۔ ممبئی بی ایم سی کا مقصد مانسون کے موسم کے آغاز سے پہلے سڑک کا افتتاح کرنا ہے۔گوریگاؤں۔ملنڈ لنک روڈ (جی ایم ایل آر) 2.12 کلومیٹر طویل ہے۔ممبئی کے مشرقی اور مغربی مضافات کو جوڑنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا،اس راہداری میں زیرزمین سرنگیں،فلائی اوور اور کئی انٹرچینج شامل ہیں۔ ایک بار کام کرنے کے بعد، یہ ممبئی کے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کے درمیان براہ راست رابطہ فراہم کرے گا۔ یہ فلائی اوور اس منصوبے کا پہلا مرحلہ ہے، جو مغربی مضافات میں دندوشی کورٹ کے قریب شروع ہوتا ہے۔ فلائی اوور سنجے گاندھی نیشنل پارک کے قریب ختم ہوتا ہے اور موٹر سائیکلوں کو مشرقی مضافاتی علاقوں سے ملانے والی سڑکوں تک لے جاتا ہے۔توقع ہے کہ اس راستے کے کھلنے سے ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے پر ٹریفک کی بھیڑ میں نمایاں کمی آئے گی۔ لنک روڈ پر جڑواں سرنگوں کی تعمیر 2027 تک مکمل ہونے کی امید ہے۔اس سے گاڑی چلانے والوں کو فلائی اوور سے ٹنل تک براہ راست منتقلی کا موقع ملے گا،جس سے سفر بہت آسان اور آسان ہوجائے گا۔فلائی اوور چھ لین پر مشتمل ہوگا۔مزید برآں، سڑک کے ساتھ ایک ایلیویٹڈ پلیٹ فارم بنایا جارہا ہے،جس میں ایک ایلیویٹڈ روٹری ہے۔ اس کے علاوہ فلائی اوور کے دونوں اطراف ڈیک سلیب اور پیدل چلنے کے راستے بنائے جا رہے ہیں۔فی الحال اس فلائی اوور کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔اسفالٹ بچھانے، پینٹنگ،ٹریفک سگنل کی تنصیب،اورنشانات کا کام اس وقت جاری ہے۔توقع ہے کہ فلائی اوور مئی کے آخر یا جون کے پہلے ہفتے تک ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے گا۔فی الحال ممبئی میں تین اہم سڑکیں ہیں: سانتا کروز۔چیمبور لنک روڈ (ایس سی ایل آر)، اندھیری۔گھاٹکوپر لنک روڈ (اے جی ایل آر)، اور جوگیشوری۔وکرولی لنک روڈ (جے وی ایل آر)۔تاہم ان تینوں سڑکوں پر ٹریفک کی بھیڑ ایک بڑھتا ہوا مسئلہ ہے۔اس کی وجہ سے گوریگاؤں۔ملنڈ لنک روڈ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس پروجیکٹ پر کل 14,000 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔

بی ایم سی پارکنگ فیس میں 40 فیصد اضافہ کرنے کے بجائے

سستی پارکنگ اور ٹریفک نظم وضبط پر توجہ دے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ایم ایل اے رئیس شیخ کا ممبئی میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کو خط ، پارکنگ فیس بڑھانے سے پہلے موجودہ پارکنگ پالیسی کا جائزہ لیں، غیر قانونی پارکنگ کے خلاف سختی سے عمل درآمد کروائیں؟ ناکارہ ممبئی پارکنگ اتھارٹی کو بحال کریں۔جیسا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن پارکنگ فیس میں 40 فیصد اضافہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے، سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کو خط لکھا ہے، جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ فیس بڑھانے سے پہلے موجودہ پارکنگ پالیسی پر نظرثانی کریں اور ناکارہ ممبئی پارکنگ اتھارٹی (MPA) کو بحال کریں۔ایم ایل اے شیخ نے خط میں مطالبہ کیا ہے کہ میونسپلٹی پارکنگ کو ریونیو آمدنی کمانے کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے ٹریفک نظم وضبط اور سستی پارکنگ کو بہتر بنانے پر توجہ دے۔کمشنر کو لکھے اپنے خط میں ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ پارکنگ فیس میں کوئی تبدیلی کرنے سے پہلے موجودہ پارکنگ پالیسی اور اس کے نفاذ کا جامع جائزہ لیا جانا چاہیے۔ پارکنگ کے ناکافی ڈھانچے، سڑکوں پر بے قابو پارکنگ، مناسب نفاذ کی کمی اور منظم پارکنگ کی جگہوں کی بے قاعدگی کی وجہ سے شہریوں کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ پارکنگ فیس میں اضافے سے پہلے پارکنگ کی سہولیات کو سستی، شفاف اور عام شہری کے لیے قابل رسائی بنانے پر توجہ دی جانی چاہیے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے کہا کہ انفراسٹرکچر اور انتظام میں مناسب بہتری کے بغیر فیسوں میں اضافہ رہائشیوں، متوسط طبقے کے خاندانوں، دفتری کارکنوں اور چھوٹے تاجروں پر غیر ضروری مالی بوجھ ڈال سکتا ہے شہر میں نو پارکنگ کے قوانین کو سختی سے نافذ کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، رئیس شیخ نے وضاحت کی کہ سڑکوں، فٹ پاتھوں اور چوکوں پر غیر قانونی پارکنگ کی وجہ سے ٹریفک کی بھیڑ پیدل چلنے والوں اور گاڑی چلانے والوں دونوں کی تکلیف میں اضافہ کر رہی ہے۔صرف پارکنگ فیس بڑھانے کے بجائے، بہتر منصوبہ بندی اور ڈیجیٹل مانیٹرنگ سسٹم کے ساتھ سختی سے نفاذ ٹریفک کے نظم وضبط کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔ناکارہ ممبئی پارکنگ اتھارٹی کو بحال کیا جانا چاہیے تاکہ شہر میں پارکنگ کے انتظام کو ایک وقف اور جوابدہ طریقہ کار کے ذریعے سنبھالا جا سکے۔ایم ایل اے رئیس شیخ نے کمشنر اشونی بھیڈے کو لکھے ایک خط میں تجویز کیا کہ ایک خصوصی اتھارٹی سائنسی منصوبہ بندی کرسکتی ہے، یکساں پارکنگ پالیسیاں بنا سکتی ہے، ٹریفک پولیس اور ٹرانسپورٹ کے محکموں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرسکتی ہے اور ممبئی میں گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے طویل مدتی حل کو یقینی بنا سکتی ہے۔

وزیر اعظم مودی کی اپیل پر شرد پوار کا اظہار تشویش

کل جماعتی اجلاس بلانے کا مطالبہ

شرد پوار نے وزیر اعظم مودی کی سونا نہیں خریدنے اور ایندھن کی بچت کرنے کی اپیلوں پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اچانک اعلانات سے عوام اور سرمایہ کار بے چین ہیں، اس لیے کل جماعتی اجلاس بلایا جائے۔نیشنلسٹ کانگریس پارٹی۔شرد چند پوار (این سی پی۔ایس پی) کے صدر شرد پوار نے وزیر اعظم نریندر مودی کی حالیہ اپیلوں پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کل جماعتی اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے اچانک کیے گئے اعلانات سے عوام، تجارتی حلقوں اور سرمایہ کاروں کے درمیان بے چینی کا ماحول پیدا ہوا ہے،جس پر سنجیدہ غور و خوض کی ضرورت ہے۔شرد پوار نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری غیر مستحکم اور جنگی حالات کے پیش نظر وزیر اعظم مودی نے اپیل کی ہے۔ان کے مطابق ان اعلانات کے ہندوستان کی معیشت پر دوررس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، اس لیے حکومت کو تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر فیصلے کرنے چاہئیں۔انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ اعلانات اچانک سامنے آئے، اس لیے عام لوگوں، کاروباری طبقے اور صنعتی شعبوں کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاروں میں بھی تشویش دیکھی جارہی ہے۔شرد پوار کے مطابق موجودہ عالمی صورتحال کو دیکھتے ہوئے مرکز کو زیادہ حساس انداز اپنانے اور وسیع مشاورت کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔سابق مرکزی وزیر نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم کو اپنی صدارت میں کل جماعتی اجلاس طلب کرنا چاہیے تاکہ قومی مفاد سے جڑے اہم معاملات پر تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے مشورہ کیا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ ایسے فیصلوں میں سبھی فریقوں کو اعتماد میں لینا ملک کے مفاد میں ضروری ہے۔شرد پوار نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم کو ملک کے معروف ماہرین معاشیات، صنعت کاروں اور متعلقہ ماہرین کی فوری میٹنگ بلانی چاہیے تاکہ موجودہ صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا جاسکے اور آئندہ کی پالیسیوں پر سنجیدگی سے غور کیا جاسکے۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس وقت حکومت کی سب سے بڑی ترجیح عوام کے درمیان اعتماد اور استحکام کا ماحول قائم کرنا ہونا چاہیے۔قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے حیدرآباد کے سکندرآباد پریڈ گراؤنڈ میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ملک کے عوام سے اپیل کی تھی کہ وہ اگلے ایک سال تک سونا کم خریدیں تاکہ غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت کی جاسکے۔انہوں نے ایندھن کی کھپت کم کرنے کے لیے عوامی ٹرانسپورٹ اور میٹرو کے زیادہ استعمال پر بھی زور دیا تھا۔بعدازاں گجرات کے وڈودرا میں بھی وزیر اعظم مودی نے ایسی طرح کی اپیل۔

مودی حکومت اگنی ویروں کو شہید فوجیوں کی طرح

مراعات نہ دینے کے فیصلے پر قائم، ہائی کورٹ میں جواب داخل

ممبئی: کیا ڈیوٹی کے دوران شہید ہونے والے اگنی ویر کے اہل خانہ بھی دیگر فوجیوں کی طرح مراعات پانے کے حقدار ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مرکزی حکومت نے بامبے ہائی کورٹ کو بتایا کہ سروس کے فوائد کے معاملے میں اگنی ویر اور باقاعدہ فوجی ایک ہی سطح پر نہیں ہیں،اس لیے انہیں 'بعد از مرگ پنشن کے فوائد' نہیں دیے جا سکتے۔ ایک عرضی کے جواب میں مرکز نے کہا کہ اگر کسی اگنی ویر کی سروس کے دوران موت ہوجاتی ہے تو ان کے اہل خانہ باقاعدہ فوجیوں کی طرح پنشن اور دیگر فوائد کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔واضح رہے کہ ہائی کورٹ میں یہ عرضی اگنی ویر مرلی نائک کی ماں جیوتی بائی نائک نے داخل کی تھی۔مرلی گزشتہ سال 9 مئی کو آپریشن سندور کے دوران شہید ہو گئے تھے۔انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ اگنی ویروں کو بھی ان باقاعدہ فوجیوں کی طرح بعد از مرگ فوائد (پنشن اور فلاحی مراعات) فراہم کیے جائیں، جو ڈیوٹی کے دوران شہید ہوتے ہیں۔جیوتی بائی کی عرضی میں کہا گیا تھا کہ 'اگنی پتھ اسکیم' اگنی ویروں اور باقاعدہ فوجیوں کے درمیان ایک 'من مانا' امتیاز پیدا کرتی ہے۔اگنی ویروں کو بھی باقاعدہ فوجیوں کی طرح ہی کئی طرح کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مرکز نے اپنے جواب میں کہا کہ 'اگنی پتھ اسکیم' ایک قلیل مدتی نظام ہے، جسے موجودہ ملکی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔اگنی ویر باقاعدہ فوجیوں کے مساوی سہولیات پانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔انہیں ایک مقررہ 4 سال کی مدت کے لیے بھرتی کیا جاتا ہے، جبکہ مسلح افواج میں پنشن کے فوائد اور دیگر الاؤنسز طویل مدتی ملازمت سے منسلک ہوتے ہیں ۔جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 2 مختلف پوزیشنوں والے زمروں کے لوگوں کے درمیان کوئی برابری نہیں ہوسکتی۔ یہ درجہ بندی اور تفریق 'اگنی پتھ اسکیم' کے مقاصد کے ساتھ ایک عقلیت پسندانہ تعلق رکھتا ہے، اس لیے یہ آئین کی دفعہ 14 (برابری کا حق) کے تحت آئینی طور پر درست ہے۔ہائی کورٹ میں مرکز نے مزید کہا کہ اس اسکیم کی ملازمت کی شرائط قبول کرنے کے بعد شہید اگنی ویر کی ماں اب یہ مطالبہ نہیں کرسکتیں کہ باقاعدہ فوجیوں کو ملنے والے سروس کے فوائد اگنی ویر کے زمرے پر بھی نافذ کیے جائیں۔مرکز نے یہ بھی کہا کہ اگنی ویروں اور باقاعدہ فوجیوں کے درمیان کی گئی درجہ بندی کچھ واضح بنیادوں پر مبنی ہے،جن میں ملازمت کی مدت،تقرری کی نوعیت اور بھرتی کی کئی شرائط شامل ہوتی ہیں۔ہائی کورٹ سے عرضی کو خارج کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے مرکز نے کہا کہ اگنی ویروں کی بھرتی قومی سلامتی کی وجوہات کے باعث لیا گیا ایک پالیسی پر مبنی فیصلہ ہے،اور ایسے فیصلوں کا عدالتی جائزہ محدود ہوتا ہے۔

اسامہ بن لادن کی دوبارہ ولادت اویسی میں

نتیش رانے کی ایک مرتبہ پھر ایم آئی ایم لیڈر اسدالدین اویسی پر سخت تنقید

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر کے وزیر نتیش رانے نے ایک مرتبہ پھر آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اویسی پر تنقید کرتے ہوئے اویسی کو پہلے اسامہ بن لادن کا مساوی قرار دیا تھا اب انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن کی دوبارہ ولادت اویسی میں ہوئی ہے اس لئے وہ ایسی نظریات کا حامل ہے ایسے نظریہ کی عکاسی کرنے والوں کی جگہ ہندوستان میں نہیں ہے۔انہوں نے نداخان کے کیس میں زہر افشانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایم آئی ایم نے نداخان کی حمایت کی تھی لیکن اب جیسے جیسے حقائق بے نقاب ہوئی ہے ایم آئی ایم بھی بے نقاب ہوگئی ہے۔نتیش رانے نے ہندوستان کو ہندو راشٹر قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ دیوی دیوتاؤں کا دیش ہے اگر کسی کو وندے ماترم قبول نہیں ہے تو وہ اپنی داڑھی اور گول ٹوپی لے کر ابا کے پاکستان چلے جائے کیونکہ ہندوستان میں انہیں برداشت نہیں کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ پاکستان میں رہ کر کیا یہ لوگ بھارت کی حمایت کر سکتے تھے صرف یہ لوگ ہندوستان میں رہ کر ایسی حرکت کرتے ہیں۔اویسی کا موازانہ اسامہ بن لادن سے کرنے کے بعد بھی نتیش رانے اپنے موقف پر قائم ہے اس کے ساتھ ہی رانے نے ایم آئی ایم کو دہشت گرد تنظیم تک قرار دیا ہے۔

ممبئی ڈاکیارڈ روڈ آصف داڑھی کے فرزند سمیت شیخ پر فائرنگ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مافیا سرغنہ داؤ ابراہیم کا دست راست اور چھوٹا شکیل کا معتمد خاص آصف داڑھی کے فرزند سمیر شیخ پر فائرنگ کے بعد علاقہ میں سنسنی پھیل گئی ہے۔تفصیلات کے مطابق آج شام ۶ بجکر ۱۵ منٹ کے قریب سمیر ڈاکیارڈ روڈ پر ضمیر قاضی کے دفتر گیا تھا اسی دوران شوٹر نے اس کے پیر پر فائرنگ کی اور فرار ہوگیا پولس نے اس معاملہ میں شوٹروں کی تلاش شروع کردی ہے اس کے ساتھ ہی آصف داڑھی اور اس کے فرزند سے متعلق بھی تفتیش کررہی ہے کہ آیا ان کی کب سے دشمنی تھی یہ فائرنگ کی واردات کے پس پشت کیا محرکات کارفرما ہے اس کی بھی پولس جانچ کررہی ہے پولس ہر زاویے سے اس معاملہ میں تفتیش کررہی ہے ۲۰۱۰ میں آصف داڑھی پر بھی فائرنگ کی واردات انجام دی گئی تھی اس دوران آصف داڑھی زخمی ہوگیا تھا اور اس کے دو دوستوں کی موت واقع ہوگئی تھی آج ممبئی میں آصف داڑھی کے فرزند پر فائرنگ کی واردات کو انجام دیا گیا اس معاملہ میں پولس ماضی کے معاملے پر بھی تفتیش کررہی ہے۔ممبئی کے بائیکلہ پولس نے نامعلوم حملہ آوروں کے خلاف کیس درج کرلیا ہے جبکہ سمیر کی حالت ٹھیک بتائی جاتی ہے۔ممبئی کرائم برانچ سمیت ممبئی پولس کی ٹیمیں جائے وقوع پر پہنچ کر تفتیش کررہی ہے۔

ممبئی جے جے میں ڈاکٹر کی خودکشی کے سبب سنسنی

ممبئی جے جے اسپتال کے ڈاکٹر نے ذہنی تناؤ کے مرض کے سبب خودکشی کرلی آج کو دوپہر ڈاکٹر ابھیا سنگھ نرسنگھ مورے نامی شخص نے جو ڈاکٹر نواس میں ریڈیولاجی کے سال اول میں زیر تعلیم تھا نے اپنے کمرے میں پھانسی لگا کر خودکشی کرلی وہ ریڈیولاجی کے سال اول میں زیر تعلیم تھا اور سائیکوٹراپک ادویات لے رہا تھا۔اس نے ڈپریشن کی وجہ سے اپنے کمرے میں پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔ممبئی کے مشہور جے جے اسپتال میں ایک نوجوان ریزیڈنٹ ڈاکٹر کی خودکشی نے طبی برادری اور انتظامیہ میں سنسنی پھیلا دی ہے۔جے جے اسپتال کے ہاسٹل میں گلی کے کمرے میں گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال کر خودکشی کی۔ابتدائی اطلاعات کے مطابق، ڈاکٹر مورے کئی ماہ سے ذہنی تناؤ اور ڈپریشن کا شکار تھے اور ان کا علاج بھی چل رہا تھا۔جب ڈاکٹر مورے کام پر نہیں آئے اور ہاسٹل میں جاکر دیکھا گیا تو ان کی لاش ملی۔جے جے مارگ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش قبضے میں لے لی ہے اور حادثاتی موت (ADR) کا مقدمہ درج کرکے مزید تحقیقات شروع کردی ہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے راہول گاندھی پر سخت حملہ کیا

انھیں ہندوستانی سیاست میں سب سے مسترد شدہ ہستی قرار دیا

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر کے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی پر سخت حملہ کیا۔سی ایم فڈنویس نے راہول گاندھی کو ہندوستانی سیاست میں سب سے زیادہ مسترد شدہ شے" قرار دیا۔میڈیا سے بات کرتے ہوئے چیف منسٹر فڑنویس نے کہا کہ راہول گاندھی ہندوستانی سیاست میں سب سے زیادہ مسترد شدہ شے ہیں۔اسے ہر جگہ، ہر ریاست میں مسترد کردیا گیا۔ ملک وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ کھڑا ہے اور انہیں نوازتا رہتا ہے۔ یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب وزیر اعظم نریندر مودی نے عالمی توانائی بحران اور مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان شہریوں سے ایندھن کی بچت، غیر ملکی سفر کو کم کرنے اور غیر ضروری سونے کی خریداری کو ملتوی کرنے کی اپیل کی تھی۔ وزیر اعظم نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ پبلک ٹرانسپورٹ کا زیادہ استعمال کریں، گھر سے کام کریں اور دیسی مصنوعات کے استعمال کو فروغ دیں۔راہول گاندھی ہندوستانی سیاست میں سب سے زیادہ مسترد شدہ ہستی ہیں،جنہیں ہر ایک نے، ہر ایک ریاست میں مسترد کیا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف ایک ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے ایک طرف ڈال دیا ہے۔جمہوریت میں صرف وہی اہمیت رکھتے ہیں جنہیں قبول کیا جاتا ہے۔تو، جب راہول گاندھی جیسی شخصیت کی بات آتی ہے، جسے مسلسل مسترد کیا جاتا رہا ہے، کیا آپ واقعی اسے کوئی اہمیت دیتے ہیں؟ ملک مودی کے ساتھ کھڑا ہے، ملک پی ایم مودی کے پیچھے کھڑا ہے، اور بار بار ملک پی ایم مودی پر اپنا آشیرواد دیتا ہے۔ اتوار کو حیدرآباد میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ موجودہ عالمی صورتحال میں غیر ملکی زرمبادلہ کو بچانا بہت ضروری ہے۔انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ سونا خریدنے اور بیرون ملک سفر کے منصوبوں کو ایک سال تک ملتوی کردیں۔ پی ایم مودی نے اسے ''معاشی حب الوطنی'' کا حصہ قرار دیا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر وزیر اعظم کی اپیل کا جواب دیا۔راہل گاندھی نے لکھا کہ پی ایم مودی نے اتوار کو عوام سے قربانیوں کا مطالبہ کیا۔"سونا نہ خریدیں، بیرون ملک سفر نہ کریں، پیٹرول کم استعمال کریں، کھاد اور کوکنگ آئل کم کریں، میٹرو کی سواری کریں، گھر سے کام کریں، یہ واعظ نہیں ہیں، یہ ناکامی کا ثبوت ہیں،12 سالوں میں اس نے ملک کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے کہ عوام کو بتانا ہے کہ کیا خریدنا ہے، کیا نہیں خریدنا ہے، کہاں جانا ہے۔" ہر بار، وہ احتساب سے بچنے کی ذمہ داری عوام پر ڈال دیتا ہے۔ ملک چلانا اب "سمجھوتہ کرنے والے وزیر اعظم" کے بس میں نہیں ہے۔دریں اثنا، بی جے پی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم کی اپیل عالمی بحران کے درمیان ملک کو معاشی طور پر مضبوط رکھنے کی جانب ایک ذمہ دارانہ قدم ہے۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ تیل کی بڑھتی قیمتوں، سپلائی کی قلت اور مغربی ایشیا میں جنگ جیسے حالات کے پیش نظر ہم وطنوں کا تعاون ضروری ہے۔

روس: پوتن نے یومِ فتح پریڈ کے بعد اپنی پہلی ٹیچر کے ساتھ عشائیہ کیا

روسی صدر ولادیمیر پوتن نے اپنی پہلی ٹیچر ویرا گوریوچ کو ماسکو میں ۹ رمئی کی یومِ فتح پریڈ میں خصوصی طور پر مدعو کیا اور بعد ازاں کریملین میں ان کے اعزاز میں عشائیہ بھی دیا۔

روسی صدر ولادیمیر پوتن نے اپنی پہلی ٹیچر ویرا گوریوچ کو ماسکو میں ۹ رمئی کی یومِ فتح پریڈ میں خصوصی طور پر مدعو کیا اور بعد ازاں کریملین میں ان کے اعزاز میں عشائیہ بھی دیا۔ کریملین کے ترجمان دمتری پیسکوف کے مطابق پوتن ذاتی طور پر اپنی ٹیچر کو ہوٹل سے لینے پہنچے۔ دونوں کے درمیان دیرینہ تعلقات اور باہمی احترام نے روسی میڈیا میں خاص توجہ حاصل کی ہے۔ ویرا گوریوچ نے اپنے سابق طالب علم پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یومِ فتح روسی عوام کے لیے ''خوشی اور غم دونوں'' کی علامت ہے۔ ولادیمیر پوتن نے ایک بار پھر اپنی پہلی ٹیچر ویرا گوریوچ کے ساتھ اپنے قریبی اور احترام پر مبنی تعلق کو نمایاں کرتے ہوئے انہیں ماسکو میں منعقد ہونے والی یومِ فتح پریڈ میں خصوصی مہمان کے طور پر مدعو کیا۔ کریملین کے ترجمان دمتری پیسکوف نے ۱۱ رمئی کو روسی خبر رساں ایجنسی ریانووستی کو بتایا کہ ویرا گوریوچ نے ۹ رمئی کو ریڈ اسکوائر میں ہونے والی تاریخی پریڈ میں مکمل طور پر شرکت کی۔ پیسکوف کے مطابق، پریڈ کے بعد ویرا گوریوچ کے لیے ماسکو میں ایک خصوصی ثقافتی پروگرام بھی ترتیب دیا گیا، جس میں مختلف تاریخی اور ثقافتی مقامات کا دورہ شامل تھا۔ تاہم سب سے زیادہ توجہ اس لمحے نے حاصل کی جب پیر ۱۱ رمئی کو پوتن خود اپنی استاد کو لینے ان کے ہوٹل پہنچے۔ کریملین کے ترجمان نے بتایا کہ روسی صدر ذاتی طور پر گاڑی چلا کر ہوٹل آئے اور پھر اپنی استاد کو کریملین لے گئے، جہاں دونوں نے عشائیہ کیا۔ پیسکوف کے مطابق، ''پوتن نے اپنی ٹیچر ویرا دیمتر یونا گوریوچ کے ساتھ رہائش گاہ پر عشائیہ کیا۔'' روسی میڈیا کے مطابق یہ عشائیہ رسمی ملاقات سے کہیں بڑھ کر ایک جذباتی لمحہ تھا، جس نے پوتن اور ان کی استاد کے دیرینہ تعلقات کو دوبارہ نمایاں کر دیا۔ ویرا گوریوچ طویل عرصے سے پوتن کی زندگی میں ایک اہم شخصیت سمجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف پوتن کو اسکول کے دنوں میں پڑھایا بلکہ بعد میں ان کی شخصیت اور ابتدائی زندگی پر مبنی یادداشتیں بھی تحریر کیں۔ روسی صدر متعدد مواقع پر اپنی استاد کے لیے احترام اور عقیدت کا اظہار کر چکے ہیں۔ گزشتہ برس بھی ویرا گوریوچ نے یومِ فتح پریڈ میں شرکت کی تھی۔ اس مرتبہ انہوں نے روسی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یومِ فتح ''خوشی اور غم دونوں'' کی علامت ہے کیونکہ یہ دوسری جنگِ عظیم میں سوویت عوام کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ انہوں نے اپنے سابق طالب علم پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ پوتن آج بھی اپنے اساتذہ کو یاد رکھتے ہیں۔ روسی سوشل میڈیا اور سرکاری میڈیا میں بھی اس ملاقات کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے، جہاں کئی صارفین نے اسے ''وفاداری'' اور ''روسی روایات میں استاد کے احترام'' کی مثال قرار دیا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق، ایسے لمحات پوتن کی عوامی شبیہ کو نرم اور انسانی انداز میں پیش کرنے میں مدد دیتے ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب روس عالمی سیاست اور جنگی تناؤ کے باعث مسلسل خبروں میں ہے۔ یاد رہے کہ یومِ فتح پریڈ روس کے اہم ترین قومی ایونٹس میں شمار ہوتی ہے، جہاں ہر سال دوسری جنگِ عظیم میں نازی جرمنی پر سوویت فتح کی یاد میں بڑے پیمانے پر فوجی پریڈ منعقد کی جاتی ہے۔ اس سال بھی ماسکو کے ریڈ اسکوائر میں ہزاروں فوجیوں، عسکری ساز و سامان اور فضائی مظاہروں نے توجہ حاصل کی۔ لیکن ان تمام سرکاری تقریبات کے درمیان، پوتن اور ان کی پہلی استاد کے درمیان عشائیے کی خبر روسی میڈیا میں سب سے زیادہ زیرِ بحث موضوعات میں شامل رہی۔

امریکی کمیشن: ہندوستان میں مسلمانوں، عیسائیوں پر ظلم کا الزام

امریکہ میں مقیم انسانی حقوق کے کارکن راقب حمید نائیک نے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (USCIRF) کے سامنے گواہی دیتے ہوئے ہندوستان میں مسلمانوں، عیسائیوں اور پسماندہ طبقات کے خلاف بڑھتے ہوئے امتیازی سلوک، نفرت انگیز تقاریر، جبری بے دخلیوں اور مسماری مہمات پر شدید تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی سمیت کئی لیڈروں اور ہندو قوم پرست تنظیموں کے خلاف عالمی میگنیٹسکی پابندیوں کا مطالبہ کیا۔ امریکہ میں مقیم انسانی حقوق کے محقق راقب حمید نائیک نے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (USCIRF) کے سامنے ہندوستان میں مسلمانوں، عیسائیوں اور پسماندہ ذاتوں کے خلاف بڑھتے ہوئے مبینہ ظلم و ستم، نفرت انگیز مہمات اور ریاستی سطح پر امتیازی پالیسیوں کے حوالے سے تفصیلی گواہی دی ہے۔ اپنی گواہی میں نائیک نے دعویٰ کیا کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے خلاف نفرت اور تشدد کو ''اعلیٰ سیاسی سرپرستی'' حاصل ہے اور یہ مختلف ریاستی اداروں اور ہندو قوم پرست تنظیموں کے نیٹ ورک کے ذریعے نافذ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ منظم جبر ''بیوروکریسی میں سرایت شدہ، قانون میں ضابطہ بند، مکمل استثنیٰ سے محفوظ اور مسلسل زیادہ بے رحم'' ہوتا جا رہا ہے۔ نائیک، جو Central SOC کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر بھی ہیں، نے اپنی گواہی میں ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما سمیت کئی لیڈروں کے بیانات اور پالیسیوں کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اپنی سخت گیر ہندو قوم پرستانہ سیاست اور مسلم مخالف بیانات کے لیے مشہور ہیں، جبکہ آسام میں ہیمنت بسوا شرما کی حکومت پر بڑے پیمانے پر مسلمانوں کی بے دخلی اور املاک کی مسماری کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ نائیک نے کمیشن کو بتایا کہ آسام میں ۲۰۲۱ء سے ۲۰۲۶ء کے درمیان کم از کم ۳۳ رجبری بے دخلی کارروائیاں کی گئیں، جن میں ۲۲ رہزار سے زائد مکانات اور ڈھانچے مسمار کیے گئے اور تقریباً ۳ رلاکھ خاندان متاثر ہوئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ''اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی اندرونی بے گھر آبادی والے ممالک میں شامل ہو سکتا ہے۔'' گواہی میں یہ بھی کہا گیا کہ ۲۰۲۵ء میں ۲۱ر ہندوستانی ریاستوں میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کے ۱۳۱۸ر واقعات ریکارڈ کیے گئے، جو ۲۰۲۳ء کے مقابلے میں ۹۷ رفیصد زیادہ ہیں۔ نائیک نے دعویٰ کیا کہ عوامی اجتماعات میں اقلیتوں کو ''دیمک''، ''سانپ''، ''کیڑے'' اور ''سور'' جیسے الفاظ سے پکارا گیا، جبکہ بعض ہندو انتہا پسند گروہوں کو تلواروں، چاقوؤں اور آتشیں اسلحے کی تربیت دی گئی۔ انہوں نے شہریت ترمیمی قانون (CAA)، قومی رجسٹر برائے شہریات (NRC) اور انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی (SIR) پر بھی تنقید کی اور الزام لگایا کہ ان اقدامات کے ذریعے لاکھوں مسلم ووٹروں کو حقِ رائے دہی سے محروم کیا جا رہا ہے۔

پرنس ہیری کا برطانیہ سے میگھن مارکل کو بنیادی احترام دینے کا مطالبہ

لندن: برطانوی شاہی خاندان کے منحرف شہزادے ہیری نے برطانیہ سے اپنی اہلیہ، امریکی اداکارہ میگھن مارکل کو بنیادی عزت اور محفوظ ماحول فراہم کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق شہزادہ ہیری کا کہنا ہے کہ میگھن ماضی کے تلخ تجربات کے باعث ذہنی دباؤ کا شکار ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان کے خاندان کو مکمل تحفظ اور احترام دیا جائے۔ شاہی خاندان کے ذرائع کے مطابق شہزادہ ہیری کی جانب سے میگھن کے حق میں مسلسل مطالبات پر بعض حلقے ناراضی کا اظہار کر رہے ہیں تاہم ہیری کا مؤقف ہے کہ وہ صرف اپنی اہلیہ کے لیے بنیادی احترام چاہتے ہیں۔ یاد رہے کہ شہزادہ ہیری اور میگھن مارکل نے 2020ء میں شاہی خاندان سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ بعد ازاں دونوں نے شاہی خاندان پر اپنے بیٹے، شہزادے آرچی کے حوالے سے نسلی تعصب کے الزامات بھی عائد کیے تھے۔ یہ جوڑا اس وقت امریکہ میں اپنی بیٹی شہزادی لیلی بیٹ اور شہزادے آرچی کے ساتھ مقیم ہے۔

امریکہ اور ایران کی جانب سے ایک دوسرے کی امن تجاویز مسترد

واشنگٹن رتہران: امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی اور امن مذاکرات ایک بار پھر تعطل کا شکار ہو گئے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کی نئی تجاویز کو 'مکمل طور پر ناقابلِ قبول' قرار دے دیا ہے جبکہ ایرانی حکام نے امریکی تجاویز کو 'ایران کی خودمختاری کے خلاف مطالبہ' کہہ کر مسترد کر دیا ہے۔ جہاں خلیجی خطہ میں کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے وہیں ایران اور امریکہ بھی اب ایک دوسرے کو نئے سرے سے آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ ان دونوں میں سے نہ کوئی پیچھے ہٹنے کے لیے تیار ہے اور نہ کوئی امن تجاویز کو ماننے کے لیے۔ الجزیرہ کے مطابق ایران نے اپنی تازہ تجاویز میں بحری ناکہ بندی ختم کرنے، پابندیاں اٹھانے اور اپنے نیوکلیر پروگرام پر کنٹرول برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا ہے اور ایران اپنی ان تجاویز پر ڈٹا نظر آ رہا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اس صورتحال میں خود سے شروع کی گئی جنگ میں بری طرح سے پھنسے ہوئے امریکی صدر کو بھی پیچھے ہٹنے کے لیے کچھ خاص یا واضح راستہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ ادھر متحدہ عرب امارات نے 2 ڈرون مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ قطر نے اپنے سمندری علاقے میں ایک تجارتی جہاز پر حملے کی مذمت کی ہے۔ کویت نے بھی فضائی حدود میں داخل ہونے والے ڈرون تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ دوسری جانب ایران اور امریکہ جنگ کے سبب عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ برینٹ خام تیل کی قیمت 69.2 فیصد اضافے کے بعد 104.01 ڈالرز فی بیرل تک پہنچ گئی جبکہ آبنائے ہرمز میں کشیدگی کے باعث عالمی تیل ترسیل شدید متاثر ہو رہی ہے۔ عرب میڈیا نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ میں جنگ کے خلاف عوامی ردِعمل بڑھ رہا ہے کیونکہ تیل اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ نے شہریوں کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔

امریکہ میں مہنگی طبی سہولتوں کے سبب ماں بننا مشکل

واشنگٹن: امریکہ میں ماں بننا نا صرف جسمانی بلکہ مالی طور پر بھی انتہائی مشکل اور مہنگا عمل بن چکا ہے، پیدائش سے لے کر بچے کی پرورش تک اخراجات اتنے زیادہ ہیں کہ لاکھوں خاندان قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ بین الاقوامی رپورٹس کے مطابق صرف نارمل زچگی کا اوسط خرچ تقریباً 178,15 ڈالرز ہے جبکہ آپریشن کے ذریعہ پیدائش کا خرچ 292,19 ڈالرز تک پہنچ جاتا ہے۔ بعض ریاستوں میں یہ اخراجات 000,30 سے 000,70 ڈالرز تک بھی جا سکتے ہیں، خاص طور پر جب مریض کو نیٹ ورک سے باہر علاج لینا پڑے۔ رپورٹس کے مطابق اگر ڈاکٹر یا اسپتال انشورنس کے نیٹ ورک میں نہ ہو تو بل کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور مریض کو غیر متوقع بھاری ادائیگیاں بھی کرنا پڑتی ہیں۔ امریکہ میں تقریباً 92 فیصد لوگ کسی نہ کسی ہیلتھ انشورنس کے باوجود مکمل تحفظ نہیں پاتے جبکہ 8 فیصد افراد بالکل بغیر انشورنس کے ہوتے ہیں۔ حکومتی پروگرام کم آمدنی والی خواتین کی مدد کرتے ہیں اور تقریباً 40 فیصد زچگیاں انہی کے ذریعہ ہوتی ہیں لیکن پھر بھی بڑی تعداد میں خواتین مالی مشکلات کا شکار رہتی ہیں۔ ملک میں زچگی کے دوران اموات کی شرح بھی ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں زیادہ ہے اور سیاہ فام خواتین میں یہ شرح دیگر نسلی گروہوں کے مقابلے میں تقریباً 3 گنا زیادہ دیکھی گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق امریکہ میں وفاقی سطح پر تنخواہ سمیت زچگی کی چھٹی کی کوئی ضمانت نہیں جس کی وجہ سے اکثر مائیں صرف چند ہفتوں میں کام پر واپس جانے پر مجبور نظر آتی ہیں۔ بچوں کی دیکھ بھال یعنی چائلڈ کیئر کے اخراجات بھی دنیا میں سب سے زیادہ امریکہ میں ہیں جو اوسط گھریلو آمدن کا تقریباً 40 فیصد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یوں امریکہ میں ماں بننا ایک عام خاندانی تجربہ ہونے کے بجائے ایک مہنگا اور مالی دباؤ سے بھرپور مرحلہ بن چکا ہے جو خاندانوں کی زندگیوں پر طویل مدتی اثرات چھوڑتا ہے۔

چین میں قید دو امریکیوں کے اہل خانہ نے ٹرمپ سے رہائی کی اپیل کی

چین میں ایک دہائی سے زائد عرصے سے قید دو امریکیوں کے اہل خانہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر زور دے رہے ہیں

بیجنگ: چین میں ایک دہائی سے زائد عرصے سے قید دو امریکیوں کے اہل خانہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر زور دے رہے ہیں کہ وہ رواں ہفتے چینی رہنما شی جن پنگ کے ساتھ اپنی سربراہی ملاقات کے دوران ان کی رہائی کے لیے کوشش کریں۔ ان مقدمات میں ڈان مشیل ہنٹ، 54، شکاگو کے علاقے کی ایک آرٹسٹ اور سابق فلائٹ اٹینڈنٹ، اور نیلسن ویلز جونیئر، 52، جولوزیانا کے رہنے والے اور تین بچوں کے والد ہیں، کو منشیات کے الزام میں سزا سنائی گئی تھی، اس کے بعد ان کے اہل خانہ کا کہنا تھا کہ وہ الگ الگ ''اندھے خچر'' گھوٹالے تھے جن میں وہ نادانستہ طور پر نشہ آور اشیاء استعمال کرتے تھے۔ ٹرمپ کے لیے، جس نے خود کو ایک ڈیل میکر کے طور پر پیش کیا ہے جو امریکیوں کو گھر لاتا ہے، دو بیمار امریکی قیدیوں کی رہائی کو یقینی بنانا، تجارت، ایران اور تائیوان کے درمیان کشیدگی کے دوران نتائج پر مختصر ہونے کی توقع کی جانے والی سربراہی ملاقات سے فائدہ اٹھائے گا۔ بیجنگ کے لیے، دو امریکیوں کی انسانی بنیادوں پر رہائی ایک کم لاگت کا اشارہ ہوگا جو تعلقات کے ایک حساس لمحے میں ایک متعصب امریکی صدر کے ساتھ خیر سگالی خرید سکتا ہے۔ ڈان مشیل کے بڑے بھائی ٹم ہنٹ نے کہا، ''صدر ٹرمپ کی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کے بعد، ہمارے دونوں خاندان خطوط لکھ رہے ہیں - ہم پوچھ رہے ہیں، کیا آپ ہمارے پیاروں کی رہائی کے لیے کہہ سکتے ہیں؟ امید ہے، ہم ان خطوط کو پہنچا کر پڑھ سکتے ہیں۔ ہنٹ نے کہا کہ اس کی بہن ایک فنکارانہ ٹیلنٹ ہے، ایک انتہائی ذہین شخص ہے، اور فیشن ڈیزائن میں ڈگری کے ساتھ سابق فلائٹ اٹینڈنٹ ہے جو اپنی ماں کے ساتھ جھاڑو لگانا پسند کرتی تھی۔ ہنٹ نے کہا کہ ڈان مشیل کو دھوکہ بازوں نے ایک بین الاقوامی 'انعام' کے سفر کا لالچ دیا جنہوں نے، ایک بار جب وہ چین میں تھیں، اپنے پرس اور ایک نیا سوٹ کیس تحفے میں دیا جس میں چھپی ہوئی دوائیں تھیں جو کہ وہ نادانستہ طور پر ملک سے باہر جانے پر رضامند ہو گئیں۔ نیلسن ویلز جونیئر نے دنیا کا سفر کیا، پہاڑوں پر چڑھے اور جاپان کی چوٹیوں کو دریافت کیا، اپنے والد کے ساتھ خیالات کا اشتراک کیا۔ ان کے اہل خانہ نے بتایا کہ ویلز کو چین کے دورے سے واپسی پر کسی دوسرے شخص کا سوٹ کیس لے جانے پر رضامندی کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ ہوائی اڈے پر سیکیورٹی کو بیگ میں چھپائی گئی منشیات دریافت ہونے پر یہ شخص غائب ہو گیا۔ ''مجھے اپنے ملک کی خدمت کرنے میں مزہ آیا'' ویلز کے والد، نیلسن ویلز سینئر نے کہا، جو امریکی فوج کے ایک تجربہ کار ہیں جن کی اہلیہ نے بھی 28 سال تک محکمہ دفاع میں کام کیا۔ ''اب میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرا ملک میری خدمت کرے۔'' امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ وہ اس جوڑے کو قونصلر مدد فراہم کر رہا ہے اور یہ کہ اہلکار دونوں شہریوں کی صحت اور بہبود کی وکالت کر رہے ہیں لیکن رازداری کے تحفظات کا حوالہ دیتے ہوئے تفصیلات فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔

تارکین وطن کی چھوٹی کشتیوں پر غیر قانونی آمد حکومت کیلئے دردِ سر

لندن: برطانیہ میں فرانس کے راستے چھوٹی کشتیوں پر غیر قانونی طور پر پہنچنے والے افراد کی تعداد رواں سال تقریباً 2 لاکھ تک پہنچنے کا انکشاف ہوا ہے جس کے باعث حکومت پر دباؤ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق فرانس سے سمندری راستے کے ذریعہ غیر قانونی کراسنگ کا سلسلہ تاحال جاری ہے، ڈنکرک کے قریب ریڈیسن بلو ہوٹل کے سامنے حالیہ واقعات میں متعدد افراد کو چھوٹی کشتیوں پر سوار ہو کر برطانیہ روانہ ہوتے دیکھا گیا۔ رپورٹس کے مطابق سرحدی علاقوں میں فرانسیسی پولیس کی بھاری نفری تعینات ہونے کے باوجود انسانی اسمگلنگ میں ملوث گروہ سرگرم ہیں اور غیر قانونی سفر رک نہیں سکا۔ برطانیہ نے غیر قانونی مہاجرین کی آمد روکنے کے لیے فرانس کے ساتھ کئی مشترکہ معاہدے کیے اور سخت قوانین بھی متعارف کروائے تاہم یہ اقدامات مؤثر ثابت نہیں ہو سکے۔ دوسری جانب فرانس کا کہنا ہے کہ غیر قانونی نقل و حرکت روکنے کے لیے سمندری حدود میں کارروائیاں تیز کی گئی ہیں جبکہ بڑی تعداد میں افراد کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔

کراچی میں چار ماہ میں 388 خواتین نے بدسلوکی کی اطلاع دی

کراچی: یہاں تک کہ کراچی جیسے وسیع و عریض تعلیم یافتہ شہر میں - قبائلی سائے سے کوسوں دور جہاں اکثر خواتین کے خلاف تشدد کا الزام لگایا جاتا ہے - ان میں سے اکثر اب بھی اپنے گھروں کی چار دیواری کے اندر محفوظ نہیں ہیں۔ بند دروازوں کے پیچھے، بدسلوکی، ایذا رسانی اور دھمکیاں سیکڑوں کو پریشان کرتی رہتی ہیں، کیونکہ تازہ اعداد و شمار سال کے پہلے چار مہینوں کے دوران درج کرائی گئی شکایات میں پریشان کن اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ پولیس ویمن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن سیل کی طرف سے سامنے آنے والے سنگین اعداد و شمار خواتین اور بچوں کو درپیش سفاکانہ حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں، جن کے لاتعداد کیسز غیر رجسٹرڈ ہونے کا امکان ہے۔ پروٹیکشن سیل کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق، اس سال جنوری اور اپریل کے درمیان کراچی بھر میں کم از کم 388 بالغ اور 10 نابالغ گھریلو تشدد، ہراساں کرنے، بدسلوکی اور متعلقہ جرائم کا شکار ہوئے۔ رپورٹ میں بند دروازوں کے پیچھے بدسلوکی کی ایک پریشان کن تصویر پینٹ کی گئی ہے، جس میں گھریلو تشدد سب سے زیادہ رپورٹ ہونے والے مسئلے کے طور پر سامنے آیا ہے۔ حکام کو چار ماہ کے دوران گھریلو زیادتی سے متعلق کل 297 شکایات موصول ہوئیں۔ ان میں سے 190 شکایات کو حل کیا گیا، جب کہ تقریباً 100 مقدمات زیر التوا ہیں، جو متاثرین کو امداد فراہم کرنے میں مسلسل تاخیر کو نمایاں کرتے ہیں۔ پولیس نے گھریلو تشدد کے واقعات کے سلسلے میں تین رسمی مقدمات درج کیے۔ میٹروپولیٹن سٹی میں بھی ہراساں کرنے کے واقعات میں اضافہ ہوتا رہا۔ پروٹیکشن سیل کو ہراساں کرنے اور دھمکیاں دینے کی 83 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 42 کا ازالہ کر دیا گیا جبکہ 41 شکایات پر کارروائی تاحال جاری ہے۔ حکام نے تصدیق کی کہ ہراساں کرنے کے واقعے پر ایک باضابطہ مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ دریں اثنا، عصمت دری، بدسلوکی اور دھمکیوں کی اطلاعات نے مزید تشویش میں اضافہ کیا۔ سیل کو 19 شکایات موصول ہوئیں جن میں جنسی زیادتی اور دھمکیوں کی دیگر اقسام تھیں۔ 9 شکایات کا ازالہ کیا گیا، جب کہ 10 مقدمات کی تفتیش اور قانونی کارروائی ابھی باقی ہے۔ ویمن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن سیل کے عہدیداروں نے کہا کہ متاثرہ خواتین اور بچوں کو قانونی مدد، مشاورت اور تحفظ فراہم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ تاہم، شکایات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور حل نہ ہونے والے مقدمات کراچی میں صنفی بنیاد پر تشدد کے گہرے ہوتے ہوئے بحران کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں بہت سے متاثرین تحفظ اور انصاف کے لیے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

نیویارک: اپسٹین فائلز کی ۳۵ رلاکھ صفحات پر مشتمل نمائش کا افتتاح

ٹرمپ اور جیفری اپسٹین میموریل ریڈنگ روم' نامی اس پاپ اپ نمائش میں ہزاروں جلدوں پر مشتمل دستاویزات رکھی گئی ہیں

جیفری اپسٹین سے متعلق امریکی محکمہ انصاف کی جاری کردہ تقریباً ۳۵ رلاکھ صفحات پر مشتمل فائلوں کو نیویارک میں ایک خصوصی نمائش میں عوامی توجہ کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ ''ڈونالڈ جے ٹرمپ اور جیفری اپسٹین میموریل ریڈنگ روم'' نامی اس پاپ اپ نمائش میں ہزاروں جلدوں پر مشتمل دستاویزات رکھی گئی ہیں، جن میں اپسٹین کے جرائم، طاقتور شخصیات سے تعلقات اور امریکی نظامِ انصاف کے کردار پر سوالات شامل ہیں۔ بدنام زمانہ مجرم جیفری اپسٹین سے متعلق امریکی محکمہ انصاف کی جانب سے جاری کی گئی لاکھوں صفحات پر مشتمل فائلوں کو اب نیویارک میں ایک منفرد عوامی نمائش کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے، جس نے ایک بار پھر امریکی سیاست، طاقتور شخصیات اور شفافیت سے متعلق بحث کو تیز کر دیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ فار پرائمری فیکٹس کی جانب سے قائم کردہ اس عارضی نمائش کو ''ڈونالڈ جے ٹرمپ اور جیفری اپسٹین میموریل ریڈنگ روم'' کا نام دیا گیا ہے۔ نمائش میں امریکی محکمہ انصاف کی جانب سے جاری کی گئی تقریباً ۳۵ رلاکھ صفحات کی دستاویزات کو ۳ رہزار ۴۳۷ رجلدوں میں ترتیب دے کر رکھا گیا ہے۔ منتظمین کے مطابق یہ مجموعہ تقریباً ۱۷ رہزار پاؤنڈ وزنی ہے اور اسے تیار کرنے میں کئی ہفتے لگے۔ یہ پاپ اپ لائبریری نیویارک کے علاقے ٹریبیکا میں قائم کی گئی ہے اور ۲۱ رمئی تک محدود مدت کے لیے کھلی رہے گی۔ سیکوریٹی وجوہات کی بنا پر اس کا مکمل پتہ صرف رجسٹرڈ افراد کو فراہم کیا جا رہا ہے۔ نمائش میں صرف دستاویزات ہی نہیں بلکہ ٹرمپ اور اپسٹین کے تعلقات پر مبنی ایک تفصیلی ٹائم لائن بھی شامل کی گئی ہے، جس میں ان کی دہائیوں پر محیط دوستی، سماجی تقریبات اور بعد میں تعلقات کی خرابی کا ذکر کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ٹرمپ متعدد بار اپسٹین سے متعلق کسی بھی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث ہونے کی تردید کر چکے ہیں، تاہم اپسٹین فائلز میں ان کا نام کئی مرتبہ سامنے آنے کے بعد سیاسی بحث میں اضافہ ہوا ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ اس نمائش کا مقصد صرف سنسنی پھیلانا نہیں بلکہ ''عوامی احتساب'' کو فروغ دینا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف پرائمری فیکٹس سے وابستہ ڈیوڈ گیریٹ کے مطابق، ''جب سچائی کو لاکھوں صفحات کی صورت میں آپ کے سامنے رکھا جائے تو اسے نظر انداز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔'' حالیہ دنوں میں اس معاملے نے اس وقت مزید توجہ حاصل کی جب نیویارک کی ایک عدالت نے اپسٹین سے منسوب ایک مبینہ ''خودکشی نوٹ'' بھی جاری کیا۔ اس نوٹ کو اپسٹین کے سابق سیل میٹ نکولس ٹارٹاگلیون سے منسلک عدالتی کارروائی کے دوران منظر عام پر لایا گیا۔

امریکی پابندیوں پر عمل کرنے والے ممالک کو آبنائے ہرمز میں مشکلات ہوں گی

ایران نے جنگ کے خاتمے کی امریکی تجویز پر جواب پاکستان کے ذریعہ بھیج دیا، مذاکرات کا مطلب ہتھیار ڈالنا یا پیچھے ہٹنا نہیں: ایرانی صدر

تہران: 10 مئی (یو این آئی) ایران نے خبردار کیا ہے کہ جو ممالک تہران کے خلاف امریکی پابندیوں پر عمل درآمد کریں گے انہیں آبنائے ہرمز سے گزرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایرانی خبر رساں ادارے تسنیم کے مطابق ایرانی فوج کے ترجمان اکرمی نیا نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران کے خلاف امریکی پابندیوں کو نافذ کرنے والے ممالک یقینی طور پر آبنائے ہرمز میں مشکلات سے دوچار ہوں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حالیہ جنگ کے دوران دشمن اپنے کسی بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا اور ایران کے سیاسی نظام کا توازن بھی متاثر نہیں ہوا۔ ان کے مطابق جنگ کے نتیجے میں ایران کے اندر اتحاد اور یکجہتی مزید مضبوط ہوئی، جس کا مظاہرہ عوام کی بڑی تعداد میں سڑکوں پر موجودگی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اکرمی نیا کا کہنا تھا کہ مخالف قوتیں ایران کی مزاحمت کو توڑنے میں ناکام رہیں اور بالآخر انہیں جنگ بندی قبول کرنا پڑی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنگ بندی کے دوران ایران نے اپنی عسکری صلاحیتوں کو مزید بہتر بنایا، نئے اہداف کی فہرست تیار کی اور دفاعی و جارحانہ پوزیشنز کو اپ ڈیٹ کیا ہے۔ ایرانی فوجی ترجمان کے اس بیان کو خطے میں جاری کشیدگی اور آبنائے ہرمز کے گرد بڑھتی ہوئی حساس صورتحال کے تناظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ عالمی توانائی سپلائی کا بڑا حصہ اسی اہم بحری راستے سے گزرتا ہے، اس لیے ایران کی جانب سے دی گئی کسی بھی وارننگ پر عالمی منڈیاں اور مغربی ممالک گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ جنگ بندی کے باوجود خطے میں تناؤ برقرار ہے، جبکہ آبنائے ہرمز میں بحری نقل و حرکت اور تیل کی ترسیل عالمی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ ایران نے جنگ کے خاتمہ کی امریکی تجویز پر اپنا جواب پاکستان کے ذریعہ بھیج دیا۔ ایرانی سرکاری میڈیا کا کہنا ہے کہ جنگ کے خاتمے سے متعلق امریکی تجویز پر اپنا جواب پاکستان کو بھجوا دیا ہے جو اس تنازعہ میں ثالثی کا کردار ادا کر رہا ہے۔ مجوزہ منصوبے کے مطابق اس مرحلے پر مذاکرات جنگ کے خاتمے پر مرکوز ہوں گے۔ رپورٹس کے مطابق ایران اس سے قبل بھی جنگ کے مستقل خاتمے، پابندیوں کے خاتمے اور آبنائے ہرمز سے متعلق نکات پر مشتمل تجاویز پاکستان کے ذریعے امریکہ کو بھجوا چکا ہے۔ دوسری جانب امریکی حکام کا کہنا ہے کہ وہ ایران کے باضابطہ جواب کے منتظر ہیں جبکہ خطہ میں کشیدگی کم کرنے کیلئے سفارتی رابطے جاری ہیں۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان کا کہنا ہے کہ ہم دشمن کے سامنے کبھی سر نہیں جھکائیں گے، بات چیت یا مذاکرات کرنے کا مطلب ہتھیار ڈالنا یا پیچھے ہٹنا نہیں۔ تہران میں ایران کے خلاف امریکی اور اسرائیلی حملوں سے ہونے والے نقصانات کی بحالی سے متعلق ٹاسک فورس کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے دوران ایرانی صدر نے کہا کہ ایرانی قوم کبھی بھی دشمنوں کے سامنے جھکے گی نہیں، مذاکرات یا بات چیت کی کوئی بھی کوشش ہرگز ہتھیار ڈالنے یا پسپائی کے مترادف نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے اقدامات کا مقصد ایرانی عوام کے حقوق کی بحالی اور قومی مفادات کا بھرپور تحفظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کو ذہنی سکون اور نفسیاتی تحفظ فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے، جبکہ تمام سرکاری ادارے عوامی خدمت کے عمل کو مکمل ہم آہنگی، رفتار اور اتحاد کے ساتھ آگے بڑھانے کے پابند ہیں۔ ایرانی صدر نے مزید کہا کہ امریکی اور اسرائیلی جنگ کے باعث ہونے والی وسیع تباہی کے پیشِ نظر ملک کو اب بھی عوامی شمولیت، قومی یکجہتی اور سماجی اداروں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ مشکل حالات سے کامیابی سے نکلنے کے لیے معاشرے کے تمام طبقات کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

زیمبیا میں عالمی انسانی حقوق کانفرنس منسوخ

چین پر بین الاقوامی دباؤ اور تائیوان کو الگ تھلگ کرنے کا الزام

بیجنگ: زیمبیا میں منعقد ہونے والی دنیا کی سب سے بڑی ڈیجیٹل انسانی حقوق کانفرنس 2026 آخری وقت میں منسوخ کر دی گئی، جس کے بعد چین پر تائیوانی نمائندوں کو کانفرنس سے خارج کرانے کے لیے دباؤ ڈالنے اور سرحد پار جبر کے الزامات عائد کیے جا رہے ہیں۔ کانفرنس کے منتظم ادارے ایکس ناؤ نے کہا کہ انہیں متعدد ذرائع سے بتایا گیا کہ زیمبیا کی حکومت پر چینی سفارت کاروں نے دباؤ ڈالا تاکہ تائیوانی سول سوسائٹی کے نمائندوں کو ذاتی طور پر اور آن لائن دونوں صورتوں میں شرکت سے روکا جائے۔ منتظمین نے ان مطالبات کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے کانفرنس منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ تائیوان کی حکومت نے چین کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بیجنگ عالمی سطح پر تائیوان کو الگ تھلگ کرنے اور جمہوری آوازوں کو خاموش کرنے کی منظم کوشش کر رہا ہے۔ تائیوان کے حکام کے مطابق یہ صرف سفارتی تنازع نہیں بلکہ آزادی اظہار، انسانی حقوق اور جمہوری اقدار پر دباؤ ڈالنے کی ایک وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بھی اس واقعے کو چین کی جانب سے ''سرحد پار جبر'' کی ایک نمایاں مثال قرار دیا۔ تنظیم کے مطابق بیجنگ دوسرے ممالک پر اپنا سیاسی اثر و رسوخ استعمال کر کے ناقدین، انسانی حقوق کے کارکنوں اور تائیوانی نمائندوں کو بین الاقوامی فورمز سے باہر رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ رائٹ کان ایک عالمی پلیٹ فارم ہے جہاں ڈیجیٹل حقوق، نگرانی، سائبر سلامتی اور آزادی اظہار جیسے موضوعات پر بحث کی جاتی ہے۔ اس سال زیمبیا میں ہونے والی کانفرنس میں 150 سے زائد ممالک کے ہزاروں مندوبین کی شرکت متوقع تھی۔ مبصرین کے مطابق یہ واقعہ اس بڑھتی ہوئی تشویش کو اجاگر کرتا ہے کہ چین اپنی سفارتی اور اقتصادی قوت کے ذریعے نہ صرف تائیوان کو عالمی سطح پر محدود کرنے کی کوشش کر رہا ہے بلکہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے مباحث کو بھی متاثر کر رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ممبئی میں پانی کی خاموش جنگ جاری ہے

عروس البلاد ممبئی فلک بوس عمارتیں، سمندر کے کنارے جگمگاتی روشنیاں، میٹرو کے جال، ساحلی سڑکیں، ترقیاتی منصوبے اور مسلسل بڑھتی معاشی سرگرمیاں بظاہر ایک جدید اور ترقی یافتہ ممبئی کی تصویر پیش کرتی ہیں، مگر اس چمک دمک کے پیچھے پانی کی ایک ایسی خاموش جنگ جاری ہے جو ہر سال گرمی کے آغاز کے ساتھ شدت اختیار کر لیتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن برائے ممبئی عظمیٰ (بی ایم سی) کی جانب سے 15 مئی سے شہر بھر میں 10 فیصد پانی کی کٹوتی کے اعلان نے ایک بار پھر شہریوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق ممبئی کو پانی فراہم کرنے والی جھیلوں میں پانی کی سطح خطرناک حد تک کم ہو چکی ہے، جس کے باعث احتیاطی اقدامات ناگزیر ہو گئے ہیں۔ اگرچہ شہری حکام اسے وقتی اور احتیاطی قدم قرار دے رہے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ ممبئی میں پانی کا بحران اب ایک موسمی مسئلہ نہیں بلکہ ایک دائمی شہری بحران بنتا جارہا ہے۔

عروس البلاد ممبئی فلک بوس عمارتیں، سمندر کے کنارے جگمگاتی روشنیاں، میٹرو کے جال، ساحلی سڑکیں، ترقیاتی منصوبے اور مسلسل بڑھتی معاشی سرگرمیاں بظاہر ایک جدید اور ترقی یافتہ ممبئی کی تصویر پیش کرتی ہیں، مگر اس چمک دمک کے پیچھے پانی کی ایک ایسی خاموش جنگ جاری ہے جو ہر سال گرمی کے آغاز کے ساتھ شدت اختیار کر لیتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن برائے ممبئی عظمیٰ (بی ایم سی) کی جانب سے 15 مئی سے شہر بھر میں 10 فیصد پانی کی کٹوتی کے اعلان نے ایک بار پھر شہریوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق ممبئی کو پانی فراہم کرنے والی جھیلوں میں پانی کی سطح خطرناک حد تک کم ہو چکی ہے، جس کے باعث احتیاطی اقدامات ناگزیر ہو گئے ہیں۔ اگرچہ شہری حکام اسے وقتی اور احتیاطی قدم قرار دے رہے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ ممبئی میں پانی کا بحران اب ایک موسمی مسئلہ نہیں بلکہ ایک دائمی شہری بحران بنتا جارہا ہے۔

ممبئی کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پانی کی قلت کوئی نئی بات نہیں۔ 1960 اور 1970 کی دہائیوں میں بھی مئی اور جون کے مہینوں میں پانی کی کمی کی خبریں عام تھیں۔ اس دور میں شہری علاقوں میں پانی محدود اوقات میں فراہم کیا جاتا تھا اور کئی علاقوں میں عوام کو دور دراز سے پانی لانا پڑتا تھا۔ تاہم اُس وقت ممبئی کی آبادی نسبتاً کم تھی اور شہر کا پھیلاؤ بھی محدود تھا۔ ویہار اور تلسی جھیلیں شہر کے لیے پانی کا اہم ذریعہ تھیں، جبکہ آرے کے جنگلاتی علاقے میں واقع آبی ذخائر ممبئی کی ضرورت پوری کرتے تھے۔ بارشوں کے بعد یہ ذخائر بھر جاتے اور بحران وقتی طور پر ختم ہوجاتا تھا۔

لیکن وقت کے ساتھ حالات تبدیل ہوتے گئے۔ ممبئی کی معیشت مضبوط ہوئی، صنعتیں بڑھیں، فلمی دنیا نے وسعت اختیار کی، بندرگاہی تجارت پھیلی اور لاکھوں افراد روزگار کی تلاش میں ملک کے مختلف حصوں سے ممبئی آنے لگے۔ 1970 کی دہائی میں حکومت نے نئی ممبئی کا منصوبہ متعارف کروایا تاکہ اصل ممبئی پر بڑھتے ہوئے آبادی کے دباؤ کو کم کیا جاسکے، مگر ابتدائی برسوں میں مناسب ٹرانسپورٹ اور بنیادی سہولیات کی کمی کے باعث یہ منصوبہ مطلوبہ کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں مانخورد اور واشی کے درمیان ریل رابطہ قائم ہونے کے بعد نئی ممبئی میں آبادی کا پھیلاؤ شروع ہوا، لیکن اُس وقت تک اصل ممبئی کی آبادی کئی گنا بڑھ چکی تھی۔

آج ممبئی میٹروپولیٹن ریجن دنیا کے گنجان ترین شہری علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ صرف ممبئی کی آبادی ایک کروڑ پچیس لاکھ سے زیادہ ہے، جبکہ تھانے، نئی ممبئی، کلیان، ڈومبیولی، بھیونڈی، میرا بھائندر، وسئی-ویرار اور دیگر مضافاتی علاقوں کو شامل کرلیا جائے تو یہ تعداد ڈھائی کروڑ کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ ہر روز لاکھوں افراد روزگار، تعلیم، علاج اور بہتر مستقبل کی امید میں اس شہر میں داخل ہوتے ہیں۔ شہر کی معیشت ترقی کر رہی ہے، تعمیراتی منصوبے بڑھ رہے ہیں، سڑکیں اور میٹرو لائنیں بن رہی ہیں، مگر پانی کی فراہمی کا نظام اسی رفتار سے ترقی نہیں کر سکا۔

ممبئی کو پانی فراہم کرنے کا نظام بنیادی طور پر سات

بڑے آبی ذخائر پر مشتمل ہے، جن میں بھاتسا، اپر ویترنا، مڈل ویترنا، تنسا، موڈک ساگر، ویہار اور تلسی شامل ہیں۔ یہ جھیلیں اور ڈیم ممبئی کی روزانہ کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ بی ایم سی کے مطابق ممبئی کو یومیہ تقریباً 3950 ملین لیٹر پانی درکار ہوتا ہے، مگر موجودہ ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق جھیلوں میں صرف 23 فیصد قابل استعمال پانی باقی رہ گیا ہے، جو آنے والے مہینوں کے لیے خطرے کی گھنٹی سمجھا جا رہا ہے۔ بحران کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بی ایم سی نے بھاتسا ڈیم کے محفوظ ذخیرے سے اضافی پانی استعمال کرنے اور اپر ویترنا سے مزید پانی حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے باوجود 10 فیصد پانی کی کٹوتی کو ناگزیر قرار دیا گیا ہے۔ یہ پابندی صرف ممبئی شہر تک محدود نہیں رہے گی بلکہ تھانے، بھیونڈی اور دیگر مضافاتی علاقوں کو بھی متاثر کرے گی، جہاں پہلے ہی کئی علاقوں میں پانی کم دباؤ کے ساتھ فراہم کیا جارہا ہے۔

ماہرین موسمیات کے مطابق رواں برس ایل نینو اور بحرِ ہند کے دو قطبی موسمی اثرات کے باعث مانسون کے کمزور رہنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے، اگرچہ بعض موسمی ماڈلز قبل از وقت مانسون کی پیش گوئی بھی کر رہے ہیں۔ مگر موسمیاتی تبدیلیوں نے بارشوں کے نظام کو غیر متوازن بنا دیا ہے۔ کبھی انتہائی شدید بارشیں ہوتی ہیں اور کبھی بارشیں معمول سے کم رہتی ہیں۔ ممبئی جیسے شہر کے لیے یہ صورتحال نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس کی بڑی آبادی مکمل طور پر بارشوں سے بھرنے والے ذخائر پر منحصر ہے۔ تاہم صرف موسم کو ذمہ دار ٹھہرانا حقیقت سے نظریں چرانے کے مترادف ہوگا۔ ممبئی میں پانی کا بحران دراصل ناقص منصوبہ بندی، بے ہنگم شہری توسیع اور غیر متوازن ترقی کا نتیجہ بھی ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں میں شہر بھر میں تعمیراتی سرگرمیوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ بلند و بالا رہائشی ٹاورز، تجارتی کمپلیکس، مالس، کارپوریٹ پارکس، میٹرو پروجیکٹس اور نئی ہاؤسنگ کالونیاں روزانہ لاکھوں لیٹر پانی استعمال کرتی ہیں۔ شہری حلقوں کا الزام ہے کہ کئی علاقوں میں بلڈروں اور بڑے تعمیراتی منصوبوں کو وافر مقدار میں پانی فراہم کیا جاتا ہے جبکہ عام شہری پانی کی قلت کا شکار رہتے ہیں۔ اس بحران کا ایک افسوسناک پہلو پانی کی غیر مساوی تقسیم بھی ہے۔ جنوبی ممبئی اور پوش علاقوں میں نسبتاً بہتر سپلائی برقرار رہتی ہے، جبکہ مضافاتی علاقوں اور کچی آبادیوں میں رہنے والے افراد کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کئی علاقوں میں شہریوں کو پانی کے ٹینکروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جہاں ایک ایک بالٹی پانی کے لیے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ گرمی کے موسم میں یہ صورتحال مزید خراب ہوجاتی ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ ممبئی میں پانی کی ایک بڑی مقدار پائپ لائنوں کے رساؤ اور غیر قانونی کنکشنز کی وجہ سے ضائع ہوجاتی ہے۔ کئی دہائیوں پرانی پائپ لائنیں خستہ حال ہو چکی ہیں۔ بعض علاقوں میں پانی چوری ایک منظم کاروبار کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ غیر قانونی کنکشنز کے ذریعے لاکھوں لیٹر پانی ضائع ہوجاتا ہے، مگر اس کے خلاف مؤثر کارروائی شاذ و نادر ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔

پانی کے بحران میں ایک اہم مسئلہ شہریوں کی بے احتیاطی بھی ہے۔ ممبئی جیسے شہر میں جہاں ہر بوند قیمتی ہے، وہاں اب بھی پانی کے ضیاع کے بے شمار مناظر عام ہیں۔ گاڑیاں دھونے، سڑکیں صاف کرنے، غیر ضروری استعمال اور لیکیج کے مسائل پر سنجیدگی سے توجہ نہیں دی جاتی۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر عوام میں پانی بچانے کا شعور پیدا کیا جائے تو بحران کی شدت کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

سماجی کارکنوں اور ماہرینِ ماحولیات کا کہنا ہے کہ اب وقتی اقدامات کافی نہیں رہے۔ ممبئی کو ایک جامع اور طویل مدتی آبی پالیسی کی ضرورت ہے۔ بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے منصوبوں کو لازمی بنایا جائے، تعمیراتی کمپنیوں کو ری سائیکل شدہ پانی استعمال کرنے کا پابند کیا جائے، نئی جھیلوں اور ذخائر پر کام کیا جائے، پرانی پائپ لائنوں کی مرمت کی جائے اور پانی چوری کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

اس کے علاوہ شہری منصوبہ بندی کو بھی حقیقت پسندانہ بنانا ہوگا۔ جب تک آبادی کے تناسب سے بنیادی سہولیات میں اضافہ نہیں ہوگا، اس وقت تک بحران مزید سنگین ہوتا رہے گا۔ ممبئی میں ہر سال ہزاروں نئی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں، مگر پانی کے نئے ذرائع اسی رفتار سے پیدا نہیں کیے جارہے۔ یہی عدم توازن مستقبل میں بڑے خطرات پیدا کر سکتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ممبئی صرف عمارتوں، میٹرو لائنوں، فلمی دنیا یا تجارتی مراکز کا نام نہیں بلکہ یہ کروڑوں خوابوں کی بستی ہے۔ یہاں روزانہ لاکھوں افراد اپنی زندگی بہتر بنانے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ اگر پانی جیسی بنیادی ضرورت ہی غیر یقینی ہو جائے تو شہر کی ترقی، معیشت اور سماجی استحکام سب متاثر ہوں گے۔ وقت کا تقاضا یہی ہے کہ حکومتِ مہاراشٹر، بی ایم سی، ماہرینِ ماحولیات، شہری منصوبہ ساز اور عوام مل کر ایک ایسی دیرپا حکمت عملی اختیار کریں جو آنے والی نسلوں کو اس بحران سے محفوظ رکھ سکے۔ صرف وقتی پانی کٹوتی یا مانسون کے رحم و کرم پر انحصار کرنا مسئلے کا حل نہیں۔ ممبئی کو پانی کے بحران سے نجات دلانے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی، شفاف پالیسی، سخت نگرانی اور عوامی شعور بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اگر آج بھی سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا گیا تو وہ دن دور نہیں جب ممبئی کی چمکتی ہوئی ترقی پانی کی ایک ایک بوند کی محتاج نظر آئے گی، اور عروس البلاد کی شناخت ترقی نہیں بلکہ پانی کے بحران سے جڑی ایک تلخ حقیقت بن کر رہ جائے گی۔

□□□

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

دیش سیوا کیلئے تیل کم کھاو پیٹرول کم جلاو اور سونا کم خریدو

دیش سیوا کے لئے تیل کم کھاو پیٹرول کم جلاو اور سونا کم خریدو۔ بھارت کے پردھان سیوک کا سرزمین حیدرآباد سے عوام کو نیا ٹاسک۔ یہ دراصل ترکِ قربانی کا ڈھونگ اور منافع کی لوٹ: قوم پرستی کی آڑ میں 'کارپوریٹ قبضہ'۔ بھارت آج ایک ایسے دور سے گزر رہا ہے جہاں 'قوم پرستی' کی تعریف بدل دی گئی ہے۔ اب قوم پرستی کا مطلب سرحدوں کی حفاظت نہیں، بلکہ عام آدمی سے اسکی بنیادی ضروریات چھین کر چند بڑے صنعتی گھرانوں کی تجوریاں بھرنا بنا دیا گیا ہے۔ جب اقتدار کے ایوانوں سے "تیل کم استعمال کرو" اور "سونا مت خریدو" جیسی نصیحتیں آتی ہیں، تو یہ قربانی کی اپیل نہیں بلکہ ایک منظم معاشی دھوکہ ہوتا ہے۔ ۱۔ روسی تیل: رعایت کا فائدہ اور عوام سے فریب۔ روس-یوکرین جنگ کے بعد بھارت کو بھاری رعایت پر خام تیل ملا۔ بین الاقوامی سرخیاں گواہ ہیں کہ بھارت نے اربوں ڈالر بچائے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ ڈالر گئے کہاں؟ عام آدمی کی جیب خالی: پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں آج بھی آسمان کو چھو رہی ہیں، جس کے باعث مال برداری مہنگی ہوئی اور آپ کے باورچی خانے کا بجٹ مہنگائی کے ملبے تلے دب گیا۔ کارپوریٹ کا ریکارڈ منافع: اس سستے تیل کا اصل فائدہ ملک کے عوام کو نہیں، بلکہ اُن نجی ریفائنریوں اور بڑے صنعتی گھرانوں کو ملا جنھوں نے کوڑیوں کے دام تیل خریدا، اسے ریفائن کیا اور عالمی منڈی میں بھاری منافع پر بیچا۔ یہ 'قومی مفاد' نہیں بلکہ 'سرمایہ دارانہ ڈکیتی' ہے۔ ۲۔ 'بھوتیا ٹینکرز' اور کاغذی ہیر پھیر۔ دنیا بھر کی تحقیقاتی رپورٹوں نے اس کالے کھیل کا پردہ فاش کیا ہے۔ سمندر کے بیچ جہازوں کی شناخت بدلنا، 'شیل کمپنیوں' کے ذریعے تجارت کا جال بچھانا اور فریٹ و انشورنس کی لاگت کو جعلی طور پر بڑھا چڑھا کر دکھانا۔

یہ سب اُس 'سسٹم' کا حصہ ہے جسے اقتدار کی خاموش سرپرستی حاصل ہے۔ جب تجارت شفاف ہونے کے بجائے 'غیر مرئی' ہوجائے، تو سمجھ لیجیے کہ منافع عوام کے حق پر ڈاکہ ڈال کر کمایا جارہا ہے۔ ۳۔ منافقت کی انتہا: قربانی عوام کے لیے، جشن اقتدار کے لیے۔ ایک طرف حکومت عوام کو 'قربانی' اور 'بچت' کا درس دیتی ہے، جبکہ دوسری طرف اقتدار کا مظاہرہ کسی بادشاہ کی تاج پوشی جیسا دکھائی دیتا ہے۔ انتخابی چکاچوند: اگر ملک معاشی بحران میں ہے، تو ہزاروں کروڑ کے روڈ شوز، کروڑوں کے اشتہارات اور آسمان میں اڑتے انتخابی ہیلی کاپٹروں کے قافلے کہاں سے آرہے ہیں؟ فحش تضاد: کیا یہ وہی ملک ہے جہاں ۸۰ کروڑ لوگ مفت راشن کی قطاروں میں کھڑے ہیں اور برسرِ اقتدار جماعت کے پاس اپوزیشن سے ۷۵ گنا زیادہ دولت موجود ہے؟ یہ قربانی نہیں بلکہ عوام کا سنگدل مذاق ہے۔ ۴۔ 'قوم پرستی' کا نیا تجارتی ماڈل۔ اقتدار اور کارپوریٹ کا یہ گٹھ جوڑ اب ایک خطرناک ماڈل بن چکا ہے۔ یہاں 'قوم پرستی' ایک ایسا نشہ ہے جو عوام کو پلایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی غربت میں بھی فخر محسوس کریں، جبکہ پچھلے دروازے سے ملک کے وسائل کی ملکیت چند کمپنیوں کو سونپی جاتی رہے۔ ہوائی اڈوں سے بندرگاہوں تک، اور کوئلے سے تیل تک ہر جگہ ایک ہی 'پیٹرن' دکھائی دیتا ہے: قبضہ۔ عوام کو اب نصیحتیں نہیں بلکہ حساب چاہیے۔ اگر تیل سستا ملا تو پیٹرول مہنگا کیوں ہے؟ اگر ملک بحران میں ہے تو اقتدار کی شان و شوکت کم کیوں نہیں ہوتی؟ تیاگ 'قربانی' کا مطالبہ صرف اُس غریب سے کیوں کیا جاتا ہے جس کی تھالی سے دال غائب ہو چکی ہے؟ یہ 'اعلیٰ شان و شوکت' کا فریب اب ٹوٹ رہا ہے۔ ملک کو کھوکھلے نعروں کی نہیں بلکہ شفافیت کی ضرورت ہے۔ اقتدار کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ عوام کا صبر ہمیشہ کے لیے 'قوم پرستی' کی ڈھال کے پیچھے قید نہیں رکھا جا سکتا۔ اب قربانی کی باری عوام کی نہیں، بلکہ اُن لٹیروں کی ہے جو ملک کی دولت کو اپنی ذاتی جاگیر سمجھ بیٹھے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم پوچھیں: قومی مفاد میں کون جل رہا ہے اور قوم کی قیمت پر کون پھل پھول رہا ہے؟ عالمی جنگی اثرات اور سپلائی چین کے بحران کے باعث بھارت کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ ہے۔ پیٹرول اور سونے کی درآمد پر بہت زیادہ ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

۱۳ مئی ۲۰۲۶

ٹاملناڈو ایک نئے دور کی شروعات

ٹاملناڈو میں آج ایک نئے دور کی شروعات ہوئی جب سی جوزف وجئے نے ریاست کے نئے چیف منسٹر کی حیثیت سے حلف لیا۔ وجئے کی پارٹی ٹی وی کے نے انتخابات میں تمام دوسری جماعتوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے شاندار کامیابی درج کی تھی۔ اسے 234 رکنی اسمبلی میں 108 نشستیں حاصل ہوئی تھیں اور کانگریس، سی پی آئی، سی پی ایم اور دیگر جماعتوں کی تائید سے وجئے نے دو دن کے ٹال مٹول کے بعد ریاست میں حکومت تشکیل دی ہے اور انہوں نے چیف منسٹر کی حیثیت سے حلف لیا اور اپنے ساتھ دیگر نو ارکان اسمبلی کو بھی وزارتی حلف دلایا ہے۔ وجئے نے اقتدار سنبھالتے ہی ریاست میں مفت برقی سربراہی اور خواتین کے تحفظ کیلئے فورس تشکیل دینے کے احکام بھی جاری کردئے ہیں۔ وجئے کی پارٹی کا اقتدار اور ان کی حلف برداری ٹاملناڈو میں کئی اعتبار سے اہمیت کی حامل کہی جاسکتی ہے۔ ٹاملناڈو کی جو سیاست تھی وہ صرف دو جماعتوں ڈی ایم کے اور انا ڈی ایم کے گرد گھومتی رہی ہے۔ ان دونوں ہی جماعتوں نے ریاست میں تقریباً پانچ دہوں تک باری باری حکومت کی ہے۔ دروازی جماعتوں نے ہی ریاست پر راج کیا ہے۔ کانگریس ہو یا پھر بی جے پی ہو ان دونوں جماعتوں کو ریاست میں کوئی بڑی سیاسی ذمہ داری حاصل نہیں ہوئی۔ کانگریس کا پھر بھی ریاست میں کچھ وجود رہا ہے لیکن ریاست میں سیاسی جگہ حاصل کرنے بی جے پی کی کوششیں زیادہ کچھ کامیاب نہیں رہی تھیں۔ ایک طویل عرصہ سے چلی آ رہی دروازی سیاست کا سلسلہ ریاست میں ختم ہوا اور محض دو سال قبل تشکیل دی گئی سیاسی جماعت ٹی وی کے نے ریاست میں اقتدار حاصل کرلیا ہے۔ ڈی ایم کے اور انا ڈی ایم کے جیسی پارٹیوں کو شکست دیتے ہوئے اقتدار حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوسکتی کیونکہ دونوں ہی سابقہ برسر اقتدار جماعتیں دیرینہ ریکارڈ رکھتی ہیں اور ان کی عوامی مقبولیت کا گراف بھی بہت اچھا ہی رہا تاہم وجئے کی مقبولیت ان دونوں ہی جماعتوں پر بھاری پڑ گئی ہے۔ ریاست کے عوام نے دونوں روایتی جماعتوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے وجئے کو موقع دیا ہے۔ ٹاملناڈو کی جو روایتی سیاست رہی ہے وہ دو جماعتوں کے گرد ہی زیادہ تر گھومتی رہی۔ دونوں ہی جماعتوں نے عوام کو ترقی دینے کیلئے کئی فلاحی اسکیمات نافذ بھی کرنے کے دعوے کئے ہیں۔ ریاست کے عوام اگر کسی ایک جماعت سے ناراض ہوجاتے تو دوسری کو موقع دیتے اور دوسری سے ناراض ہوجاتے تو پہلی کو موقع مل جاتا۔ شائد یہی وجہ تھی کہ ٹاملناڈو کی اس انداز میں ترقی نہیں ہو پائی جیسی ہونی چاہئے تھی۔ ریاست میں وقفہ وقفہ سے کچھ جماعتوں کا قیام عمل میں بھی آیا تھا تاہم وہ بھی روایتی انداز میں ہی کام کر رہی تھیں اسی لئے وہ پنپ نہیں پائیں۔ عوام کو کوئی موثر متبادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب وجئے نے دو سال قبل نئی پارٹی کی شروعات کی تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ عوام انہیں اس قدر تائید فراہم کریں گے۔ وجئے ایک نئی سوچ کے ساتھ سیاسی میدان میں اترے ہیں۔ انہوں نے انتخابات سے قبل عوام کی بہتری اور فلاح کیلئے کچھ وعدے کئے تھے۔ عوام کو یہ اعتبار ہوگیا کہ وجئے ان وعدوں کی تکمیل کریں گے۔ سابقہ دونوں ہی پارٹیوں کو بے شمار مواقع دئے گئے تھے لیکن وہ ان وعدوں کی تکمیل نہیں کر سکی تھیں۔ اب وجئے نے انداز سے عوام تک رسائی حاصل کی اور عوام نے انہیں اپنی بھرپور تائید سے نوازا ہے۔ کئی دہوں سے چلی آ رہی روایتی سیاست کو بریک لگنا اور ایک نئی سوچ کے ساتھ نئی پارٹی کا اقتدار سنبھالنا ٹاملناڈو میں یقینی طور پر ایک نئے دور کی شروعات کہا جاسکتا ہے۔ خود وجئے نے بھی اسے ایک نئے دور کی شروعات قرار دیا ہے۔ ٹاملناڈو کے عوام نے بھی اسے ایک نئی شروعات ہی سمجھتے ہوئے موقع دیا تھا اور اب نئی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ روایتی انداز کی سیاست اور روایتی انداز کی حکمرانی کی بجائے عوام کی توقعات اور امیدوں کے مطابق نئے انداز سے کام کرے۔ اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہئے کہ عوام نے جن توقعات اور امیدوں کے ساتھ نئی پارٹی کو حکومت فراہم کی ہے ان توقعات کو پورا کیا جائے۔ عوام کی اور ریاست کی ترقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے کام کیا جائے تاکہ جو بھی شروعات ہوئی ہے اس کے نتیجے عوام کیلئے اچھے اور نئے ہوں اور جنوبی ہند میں ٹاملناڈو کو وہ مقام حاصل ہو سکے جس کی ریاست کے عوام تمنا رکھتے ہوں۔

یہ سب خود ساختہ اور تراشے ہوئے حیلے ہیں جو بالکل ڈھیلے اور گیلے ہیں۔ بھلا بتائیے! ابھی اگر کوئی بڑی بیماری لگ جائے اور ڈاکٹر دوایک مہینے کے لیے بیڈ ریسٹ لکھ دے تو کیا یہ کاروبار دیکھیں گے یا ڈاکٹروں کے پیش کردہ تجویز پر عمل پیرا ہوکر اپنی جان بچائیں گے؟ یہ فریضہ حج سے بے التفاتی اور بے توجہی کی بات ہے۔ 6- ایک اور غلط فہمی بہت عام ہے۔ خصوصاً عورتوں کے ذہن میں یہ بات رچ بس گئی ہے کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے اس لیے اس فریضہ کی ادائیگی بعد میں کی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ شریعت میں یہ کوئی عذر نہیں۔ ابھی کوئی ضرورت درآئے اور ماں کو بچے سے الگ ہونا پڑے تو پھر بچہ رکھنے کا نظم وانتظام بخوبی ہوجاتا ہے؛ لیکن اللہ کی طرف سے عائد کردہ ایک فریضہ کی ادائیگی کے لیے بچہ رکھنے کا نظم نہیں ہوسکتا ہے بڑا عجیب فلسفہ ہے۔ اللہ تعالی ہم سبھوں کو حج مبرور کی دولت سے مالا مال فرمائے اور عاجلا اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق مرحمت فرمائے۔

حج میں تاخیر کے غیر شرعی اعذار

شفیع احمد قاسمی

حج ایک منفردانہ شان کی عبادت ہے۔ یہ نماز کی طرح ہر دن پانچ دفعہ فرض نہیں اور نہ روزہ اور زکوۃ کی طرح ہر سال فرض ہوتا ہے؛ بلکہ عجیب شان ہے کہ زندگی بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ باقی نفلی حج جس قدر چاہت ہو کریں۔ اس کا مقتضی تو یہ تھا کہ صاحب استطاعت اس فریضہ کی ادائیگی کا منتظر ہوتا، جوں ہی فریضہ عائد ہوتا بالفور اس کی ادائیگی عمل میں لائی جاتی، قبل از وقت اس کی بجا آوری کے لیے دل بے قرار و بے چین ہوتا، وقت آنے پر شوق کے پروں سے اڑ کر وہاں پہنچا جاتا کہ شاہی دربار سے بلاوا آیا ہے۔ ہر کس و ناکس کا یہ نصیب کہاں؟ اس دنیا میں خدا کا دیدار نہیں ہوسکتا تو کم از کم خانۂ خدا کے نظارہ سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل کیا جاتا۔ جب کہ بالفور حج کی ادائیگی کے لیے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کی ادائیگی جلد کر لینی چاہیے۔ ہوسکتا ہے کبھی مریض بیمار پڑ جائے، سواری گم ہو جائے یا کوئی اور ضرورت درپیش آجائے (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۰۷) حدیث پاک کی شرح میں علامہ طیبی فرماتے ہیں: حج کی ادائیگی پر جسے قدرت مل جائے وہ اس فرصت کو غنیمت جانے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح تر بات یہ ہے کہ ہمارے نزدیک حج بالفور واجب ہے۔ یہی قول امام ابو یوسف اور امام مالک رحمہما اللہ کا ہے۔ اور اسی کے مطابق امام اعظم ابوحنیفہ کی ایک روایت ملتی ہے جس سے بالفور فرضیت حج کی تائید ہوتی ہے؛ چنانچہ ابن شجاع رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایت نقل کی ہے، جو شخص اس قدر مال پائے کہ جس سے وہ حج ادا کرلے، اور وہ شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو پہلے وہ حج کرے الخ: واضح رہے کہ بالفور فرضیت حج کے قائلین حج میں تاخیر کرنے والوں کو فاسق اور ان کی شہادت مردود قرار دیتے ہیں : مرقات المفاتیح: کتاب المناسک : ج ٥ /ص ٣٩٧ غیر شرعی اعذار کی کچھ جھلکیاں: حج کے تعلق سے کچھ تو غلط فہمی واقعی پائی جاتی ہے، مثلاً باپ کو اگر اب تک حج کی سعادت میسر نہیں آئی، تو بیٹا اس نیک بختی کو حاصل نہیں کرسکتا، اگرچہ اس پر فریضہ حج لازم ہو چکا۔ یہ ایک غلط فہمی ہے جسے ذہن و دماغ سے کھرچ کر باہر کر دینا چاہیے۔ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ قرآن پاک کی شہادت موجود ہے: خدا کے لیے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر لازم ہے جو استطاعت رکھتے ہیں، (ال عمران ۹۷)1- باپ چونکہ صاحب استطاعت نہیں۔ زاد و راحلہ کا مالک نہیں، اس بنا پر اس کے ذمہ فریضہ حج لازم نہیں، اور لخت جگر صاحب استطاعت ہے تو اس کے ذمہ حج اسلام کے فرض نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ 2- تاخیر حج کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بچی شادی کی عمر کو پہنچ چکی، اب اول اس ذمہ داری سے

سبکدوشی لابدی ہے۔ ثانوی درجے میں حج کی ادائیگی ہوگی۔ یہ عذر بھی انتہائی لچر اور بے جان ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں؛ بلکہ اگر اتنی رقم ہو جس سے وہ حج کرسکتا ہے یا شادی تو اس کے ذمہ حج لازم ہے نہ کہ شادی۔ (مرقات المفاتیح حوالہ بالا) اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ شادی میں یہ تام جھام اور شان وشوکت اور سوسائٹی میں رسم کی یہ جکڑ بندیاں اور پابندیاں ہم نے از خود اپنے اوپر اوڑھ لی ہیں۔ شادی کے لیے شریعت میں اتنی خطیر رقم خرچ کرنے کی کسی طرح اجازت نہیں، تو بھلا یہ حج سے کیسے مانع ہوسکتی ہے۔ 3- تیسرا ایک اور عذر بیان کیا جاتا ہے کہ حج کی ادائیگی بڑھاپے میں بہتر ہے، تا کہ حج کے بعد کی زندگی صاف شفاف اور گناہوں سے پاک گزرے۔ اور حج اگر جوانی میں کرلیا تو اس کے بعد کی زندگی خدانخواستہ گناہوں سے آلودہ ہوجائے۔ آخر اسے حج کے بعد کی زندگی میں گناہ ہونے کا خدشہ تو ہے؛ لیکن تاخیر کرنے میں موت آنے کا اندیشہ نہیں۔ مگر عجیب بات ہے کہ جس درجہ یہ امکان ہے کہ حج کے بعد کی زندگی گناہ سے آلودہ ہوسکتی ہے اس سے کہیں زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ حج کی برکت سے بعد کی زندگی میں اس کے اندر صلاح وفلاح تقوی و طہارت پیدا ہوجائے، فکر آخرت اور سنت پر عمل کا جذبہ رونما ہوجائے۔ اس مسئلہ میں دو وجہوں سے مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک تو اس کی کیا گارنٹی ہے کہ موت ابھی نہیں آنی ہے، بڑھاپا پہلے موت بعد کو آئے گی، دوسرا یہ کہ کیا بڑھاپے کی عبادت جوانی کی اطاعت وبندگی سے زیادہ بہتر ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ شریعت کی صراحت اس کے خلاف موجود ہے، کہ جوانی کی عبادت پسندیدہ اور محبوب ہے، 4- حج کے تعلق سے بعضوں کا یہ تصور ہے کہ حج کی ادائیگی تب کی جائے جبکہ آدمی نماز روزہ کا پابند ہو جائے۔ یہ بھی عجیب فلسفہ ہے۔ نماز روزے کی پابندی سے اسے کون روک رہا ہے؟ جو اس طرح کے حیلے تراشتے نہیں تھکتے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ وہ دونوں فریضوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم کا مصداق ٹھہرتے ہیں۔ اور کیا فرضیت حج صوم وصلوۃ کی پابندی پر موقوف ہے کہ جب تک آدمی صوم وصلوۃ کا پابند نہ ہوجائے اس وقت تک حج کا فریضہ اس پر لازم نہیں ہوگا؟ 5- ایک غلط فہمی یہ بھی بہت عام ہوئی جاتی ہے کہ میں تنہا آدمی ہوں مجھ پر کاروبار کا بار ہے اس کا سنبھالنا بڑا مسئلہ ہے کس کے بھروسے چھوڑ جاؤں، بچے اس قابل ہوجائیں وہ کاروبار سنبھال لیں تو ان شاءاللہ اس فریضہ کی ادائیگی جلد ہوجائے گی۔ تعجب ہے اپنی زندگی پر کس قدر بھروسہ اور پختہ یقین ہے کہ ابھی انہیں موت نہیں آنی ہے جب تک کہ بچے کاروبار سنبھالنے کے قابل نہ ہوجائیں۔ اور بچوں کی موت بھی نہیں آنی ہے۔ اور ناگہانی حادثہ نے تو ابھی ان کے گھر کا در ہی نہیں دیکھا ہے کہ علاج معالجہ کے لیے ہاسپٹل جانا پڑے۔ خدا ان کے گمان کے مطابق فیصلہ کرے۔ یہ سب خود ساختہ اور تراشے ہوئے حیلے ہیں جو بالکل ڈھیلے اور گیلے ہیں۔ بھلا بتائیے! ابھی اگر کوئی بڑی بیماری لگ جائے اور ڈاکٹر دوایک مہینے کے لیے بیڈ ریسٹ لکھ دے تو کیا یہ کاروبار دیکھیں گے یا ڈاکٹروں کے پیش کردہ تجویز پر عمل پیرا ہوکر اپنی جان بچائیں گے؟ یہ فریضہ حج سے بے التفاتی اور بے توجہی کی بات ہے۔ 6- ایک اور غلط فہمی بہت عام ہے۔ خصوصاً عورتوں کے ذہن میں یہ بات رچ بس گئی ہے کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے اس لیے اس فریضہ کی ادائیگی بعد میں کی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ شریعت میں یہ کوئی عذر نہیں۔ ابھی کوئی ضرورت درآئے اور ماں کو بچے سے الگ ہونا پڑے تو پھر بچہ رکھنے کا نظم وانتظام بخوبی ہوجاتا ہے؛ لیکن اللہ کی طرف سے عائد کردہ ایک فریضہ کی ادائیگی کے لیے بچہ رکھنے کا نظم نہیں ہوسکتا ہے بڑا عجیب فلسفہ ہے۔ اللہ تعالی ہم سبھوں کو حج مبرور کی دولت سے مالا مال فرمائے اور عاجلا اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق مرحمت فرمائے۔

''حج'' اسلام کا اہم ترین رکن اور دین کا بنیادی ستون ہے، جس پر دین اسلام کی عمارت قائم ہے، گویا حج کے بغیر اسلام کی عمارت ناقص و نامکمل ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہر اس مسلمان عاقل وبالغ شخص پر، جو بیت اللہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت وقدرت رکھتا ہو، زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ حج بیت اللہ کو لازم وضروری قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:: حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا یقینی طور پر وہ ہے جو مکہ میں واقع ہے، جو لوگ بیت اللہ تک آنے کی استطاعت رکھتے ہوں، ان پر اللہ تعالی کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ تعالی دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔ (سورۃ آل عمران: ۹۶/ ۹۷) اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین عظام نے لکھا ہے، جو شخص صاحب استطاعت ہو یعنی اپنے اہل وعیال اور زیر کفالت اشخاص کی جملہ ضروریات پوری کرنے کے بعد سفر بیت اللہ کا متحمل ہو اُس پر لازم ہے کہ وہ ایام حج میں اللہ تعالی کے گھر جا کر متعلقہ مناسک ادا کرے۔ حج کے لغوی معنی ارادہ کرنے کے ہیں اور شریعت کی روشنی میں حج اُس عبادت کو کہتے ہیں جس میں بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص بھی مال، صحت اور حج کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ صاحب استطاعت ہے، ضرور حج کرے۔

جدید طرزِ زندگی اور صحت وسکون کا بڑھتا ہوا خطرہ

انسان نے سائنسی ترقی اور آرام دہ زندگی کے وسائل حاصل کر لیے ہیں، مگر اس کے باوجود دل کے امراض، ذیابیطس، ذہنی دباؤ اور قبل از وقت بڑھاپے جیسے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج انسان صرف بیماریوں سے نہیں بلکہ بے حرکتی، ناقص نیند، غیر صحت مند خوراک اور غیر متوازن طرزِ زندگی کے باعث صحت کی پیچیدگیوں میں مبتلا ہو رہا ہے۔ طبی تحقیقات اور معالجین کے تجربات واضح کرتے ہیں کہ بعض خاموش عادتیں رفتہ رفتہ جسم و دماغ کو کمزور کر دیتی ہیں۔ بے حرکتی، تنہائی، ناقص نیند اور مستقل فکر صحت کے خاموش قاتل ہیں۔ یہ مضمون انہی عوامل کا طبی وسماجی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔

محمد عارف انصاری

تمہید: انسان نے سائنسی ترقی اور آرام دہ زندگی کے وسائل حاصل کر لیے ہیں، مگر اس کے باوجود دل کے امراض، ذیابیطس، ذہنی دباؤ اور قبل از وقت بڑھاپے جیسے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج انسان صرف بیماریوں سے نہیں بلکہ بے حرکتی، ناقص نیند، غیر صحت مند خوراک اور غیر متوازن طرزِ زندگی کے باعث صحت کی پیچیدگیوں میں مبتلا ہو رہا ہے۔ طبی تحقیقات اور معالجین کے تجربات واضح کرتے ہیں کہ بعض خاموش عادتیں رفتہ رفتہ جسم و دماغ کو کمزور کر دیتی ہیں۔ بے حرکتی، تنہائی، ناقص نیند اور مستقل فکر صحت کے خاموش قاتل ہیں۔ یہ مضمون انہی عوامل کا طبی وسماجی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ طرزِ زندگی اصل مسئلہ: طبی دنیا میں طویل عرصے تک بیماریوں کو زیادہ تر جینیاتی عوامل یا بیرونی اسباب سے جوڑ کر دیکھا جاتا رہا، مگر جدید تحقیقات اب تصدیق کر رہی ہیں کہ انسان کی روزمرہ عادتیں اس کی صحت اور عمر پر غیر معمولی اثر ڈالتی ہیں۔ مسلسل بیٹھے رہنا، ناکافی نیند، غیر متوازن خوراک، ذہنی دباؤ اور سماجی تنہائی جیسے عوامل خاموشی سے انسانی جسم کو اندر سے کمزور کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بظاہر صحت مند دکھائی دینے والے بہت سے لوگ اچانک فالج، دل کے دورے یا ذہنی زوال کا شکار ہو جاتے ہیں، جبکہ بعض لوگ محدود وسائل کے باوجود متحرک اور متوازن زندگی کی وجہ سے نسبتاً بہتر صحت کے ساتھ عمر گزار لیتے ہیں۔

بے حرکتی: جدید زندگی کا خاموش قاتل: جدید دفتری اور ڈیجیٹل زندگی نے انسان کی بے حرکتی میں اضافہ کر دیا ہے۔ کمپیوٹر، موبائل فون اور ٹیلی ویژن کے استعمال نے جسمانی سرگرمی محدود کر دی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے مطابق غیر متحرک طرزِ زندگی دل کے امراض، ذیابیطس، موٹاپے اور صحت کے دیگر مسائل بڑھاتا ہے۔ مسلسل بیٹھنے سے خون کی گردش متاثر ہوتی ہے، پٹھے کمزور پڑتے ہیں اور جسمانی بڑھاپا تیزی سے ظاہر ہونے لگتا ہے۔ تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ صرف صبح کی ورزش پورے دن کی بے حرکتی کے نقصانات کو مکمل طور پر ختم نہیں کرسکتی، اسی لیے ماہرین وقفے وقفے سے حرکت اور چہل قدمی کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

نیند بی جسم اور دماغ کی خاموش مرمت: نیند صرف آرام نہیں بلکہ انسانی جسم اور دماغ کی اندرونی مرمت کا بنیادی عمل ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات اور ''علم النوم'' (Sleep Science) کے مطابق گہری نیند کے دوران دماغ زہریلے مادوں کو خارج کرتا، یادداشت کو منظم کرتا اور جسمانی خلیات کی بحالی کو تیز کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق کم یا ٹکڑوں میں نیند لینے والے افراد ذہنی دباؤ، چڑچڑے پن، توجہ کی کمی، یادداشت کی کمزوری اور الزائمر جیسے اعصابی امراض کے خطرات سے دوچار ہوتے ہیں۔ موبائل فون، سوشل میڈیا اور بے ترتیب معمولات نے انسانی نظامِ نیند کو متاثر کیا ہے۔ لہٰذا صحت مند زندگی کے لیے معیاری نیند ناگزیر ہے۔

تنہائی ایک نفسیاتی اور جسمانی بیماری: انسان فطری طور پر ایک سماجی مخلوق ہے، مگر جدید طرزِ زندگی نے اسے تنہائی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ خاندانوں کا بکھراؤ، مصروفیت، ڈیجیٹل روابط اور حقیقی تعلقات کی کمی نفسیاتی دباؤ بڑھا رہی ہے۔ مسلسل تنہائی جسم میں دباؤ پیدا کرنے والے ہارمون (Cortisol) بڑھاتی ہے، جس سے مدافعتی نظام کمزور اور دل و دماغ متاثر ہوتے ہیں۔ مغربی تحقیقات میں تنہائی کی وبا (Loneliness Epidemic) دل کی بیماریوں اور صحت کے دیگر مسائل پیدا کرتی ہے۔ بڑھاپے میں شریکِ حیات یا قریبی دوستوں کی جدائی تنہائی میں اضافہ کرتی ہے، جبکہ سماجی روابط ذہنی سکون اور طویل عمر کے لیے ضروری ہیں۔

مستقل فکر اور جسمانی تباہی: ذہنی دباؤ اور مستقل فکر کو اکثر معمول کی نفسیاتی کیفیت سمجھا جاتا ہے، حالانکہ جدید طب اسے خاموش جسمانی تباہی قرار دیتی ہے۔ مسلسل ذہنی تناؤ جسم میں کورٹیسول کی سطح بلند رکھتا ہے، جو دل، دماغ اور مدافعتی نظام پر منفی اثرات ڈالتا ہے۔ ایسے افراد میں نیند کی خرابی، بلند فشارِ خون اور قوتِ مدافعت کی کمزوری زیادہ دیکھی گئی ہے۔ بہت سے لوگ مالی طور پر خوشحال ہونے کے باوجود فکری بے چینی کے باعث جسمانی طور پر جلد کمزور ہو جاتے ہیں۔ ''افراطِ فکر'' (Overthinking) صرف ذہنی سکون نہیں بلکہ جسمانی بیماریوں کی بنیاد بھی بن سکتی ہے، اس لیے عبادت، مراقبہ اور مثبت طرزِ فکر ناگزیر ہے۔

خوراک اور جدید طبی غلط فہمیاں: گزشتہ کئی دہائیوں میں کم چکنائی والی غذا کو صحت مند تصور کیا جاتا رہا، مگر جدید تحقیقات اس پر سوال اٹھاتی ہیں۔ پروسیسڈ کاربوہائیڈریٹس، میٹھے مشروبات اور مصنوعی غذائیں جسم میں سوزش، موٹاپا اور ذیابیطس کے خطرات بڑھاتی ہیں۔ عمر کے ساتھ میٹابولزم بدلتا ہے اور کاربوہائیڈریٹس ہضم کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ ''طویل العمر علاقوں (Blue Zones) کی تحقیقات ظاہر کرتی ہیں کہ سبزیوں، قدرتی غذاؤں اور متوازن طرزِ زندگی کا امتزاج طویل عمر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بڑھتی عمر میں پروٹین، صحت مند چکنائی اور قدرتی غذا مفید ثابت ہوتی ہے اور صحت کو بہتر بناتی ہے۔

بڑھاپا بی صرف عمر نہیں، معیارِ زندگی بھی اہم: طویل عمر ہمیشہ اچھی زندگی کی علامت نہیں ہوتی۔ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ انسان بڑھاپے میں کس حد تک خود مختار، ذہنی طور پر متحرک اور جسمانی طور پر فعال رہتا ہے۔ متعدد افراد طویل عمر تو پا لیتے ہیں مگر زندگی کے آخری برس شدید جسمانی کمزوری، ذہنی زوال اور دوسروں پر انحصار میں گزارتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق صحت مند بڑھاپا اسی وقت ممکن ہے جب انسان اپنی عادات میں بروقت تبدیلی لائے۔ روزانہ حرکت، مناسب نیند، متوازن خوراک، ذہنی سکون اور سماجی روابط بڑھاپے کو باوقار بنا سکتے ہیں۔ درحقیقت انسان کی روزمرہ عادتیں ہی اس کے مستقبل کی جسمانی حالت کا تعین کرتی ہیں۔

اسلام میں ذہنی سکون اور فکری توازن: اسلام ذہنی سکون اور فکری توازن پر خاص زور دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: ''خبردار! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ (الرعد: 28)۔ اسی طرح توکل کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا گیا: ''جو اللہ پر بھروسہ کرے، اللہ اس کے لیے کافی ہے'' (الطلاق: 3)۔ جدید نفسیات بھی تسلیم کرتی ہے کہ دائمی ذہنی دباؤ، تنہائی اور افراطِ فکر جسمانی بیماریوں کو جنم دیتے ہیں، جبکہ روحانی سکون، سماجی تعلقات اور مثبت طرزِ فکر انسانی صحت کو بہتر بناتے ہیں۔ اس اعتبار سے جدید میڈیکل سائنس آج انہی اصولوں کی افادیت کو نئے سائنسی اور تحقیقی انداز میں ثابت کر رہی ہے جنہیں اسلام صدیوں پہلے پیش کر چکا ہے۔

اسلامی تعلیمات اور متوازن زندگی: اسلام نے صدیوں پہلے انسان کو ایسی متوازن اور فطری طرزِ زندگی کی تعلیم دی تھی جسے آج جدید طب اور نفسیات صحت مند زندگی کی بنیاد قرار دے رہی ہیں۔ قرآنِ مجید انسان کو اعتدال، صفائی، متوازن خوراک، جسمانی و روحانی پاکیزگی، ذہنی سکون اور سماجی ہم آہنگی کی تلقین کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کھاؤ، پیو مگر اسراف نہ کرو، بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا'' (الاعراف: 31)۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا: ''اور ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا'' (البقرہ: 143)۔ یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ اسلام انسانی زندگی میں توازن اور اعتدال کو بنیادی اصول قرار دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ بھی متوازن اور صحت مند طرزِ زندگی کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ آپ سادہ غذا استعمال فرماتے، چہل قدمی کرتے، جسمانی محنت کو معیوب نہیں سمجھتے اور بروقت آرام کا اہتمام فرماتے تھے۔ حدیثِ نبویؐ ہے: ''آدمی نے اپنے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔ انسان کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھ سکیں'' (ترمذی: 2380)۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا ''تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے'' (بخاری: 5199)۔ یہ تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ اسلام جسمانی صحت، آرام اور اعتدال کو دینی ذمہ داری کا حصہ سمجھتا ہے۔

صحت ایک شعوری انتخاب: جدید طبی اور سماجی تحقیقات واضح کرتی ہیں کہ انسان کی بہت سی بیماریاں اور جسمانی زوال محض تقدیر نہیں بلکہ طرزِ زندگی اور روزمرہ عادتوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ بے حرکتی، ناقص نیند، غیر متوازن خوراک، ذہنی دباؤ اور سماجی تنہائی ایسے عوامل ہیں جو رفتہ رفتہ جسم، دماغ اور نفسیات کو کمزور کرتے رہتے ہیں۔ انسان کے لیے اصل خطرہ صرف بیماریاں نہیں بلکہ یہی غیر متوازن عادتیں ہیں جو اسے جسمانی و ذہنی زوال کی طرف لے جاتی ہیں۔ خوش آئند حقیقت یہ ہے کہ ان مسائل کا حل بڑی تبدیلیوں میں نہیں بلکہ مناسب نیند، جسمانی سرگرمی، متوازن غذا، سماجی تعلقات اور ذہنی سکون جیسی عادتوں میں پوشیدہ ہے۔

غزل

میں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے
سرِ آئینہ مرا عکس ہے پسِ آئینہ کوئی اور ہے
میں کسی کے دستِ طلب میں ہوں تو کسی کے حرفِ دعا میں ہوں
میں نصیب ہوں کسی اور کا مجھے مانگتا کوئی اور ہے
عجب اعتبار و بے اعتباری کے درمیان ہے زندگی
میں قریب ہوں کسی اور کے مجھے جانتا کوئی اور ہے
مری روشنی ترے خد و خال سے مختلف تو نہیں مگر
تو قریب آ تجھے دیکھ لوں تو وہی ہے یا کوئی اور ہے
تجھے دشمنوں کی خبر نہ تھی مجھے دوستوں کا پتا نہیں
تری داستاں کوئی اور تھی مرا واقعہ کوئی اور ہے
وہی منصفوں کی روایتیں وہی فیصلوں کی عبارتیں
مرا جرم تو کوئی اور تھا پہ مری سزا کوئی اور ہے
کبھی لوٹ آئیں تو پوچھنا نہیں دیکھنا انہیں غور سے
جنہیں راستے میں خبر ہوئی کہ یہ راستہ کوئی اور ہے
جو مری ریاضت نیم شب کو سلیمؔ صبح نہ مل سکی
تو پھر اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ یہاں خدا کوئی اور ہے

سلیم کوثر

اقربا پروری کے سائے میں زوالِ تعلیم

اشراق احمد عبدالباری

جب مکتبوں میں اپنے سفارش کا راج ہو
پھر کیسے میری قوم کا روشن مزاج ہو

دسویں اور بارہویں جماعت کسی بھی طالبِ علم کی تعلیمی زندگی کا ایک نہایت اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب طلبہ کے مستقبل کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور ان کی صلاحیتوں کا حقیقی امتحان لیا جاتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے خواب آنکھوں میں سجائے رکھتے ہیں، جبکہ طلبہ بھی کامیابی کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں۔ لیکن جب نتائج توقعات کے برعکس سامنے آتے ہیں تو سب سے پہلے الزام طلبہ پر عائد کر دیا جاتا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دسویں اور بارہویں جماعت کے خراب نتائج کے پیچھے سب سے بڑی ذمہ داری اسکول انتظامیہ کی ناقص پالیسیوں، اقربا پروری اور معیارِ تعلیم سے غفلت پر عائد ہوتی ہے۔ تعلیمی ادارے کسی بھی قوم کی فکری اور اخلاقی تعمیر کے مراکز ہوتے ہیں۔ ایک اچھا اسکول وہی ہوتا ہے جہاں میرٹ، قابلیت اور دیانت داری کو فوقیت دی جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج بہت سے تعلیمی اداروں میں قابلیت کے بجائے رشتہ داری اور ذاتی تعلقات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اسکول انتظامیہ نے اپنے بیٹے، بیٹی، داماد، بھانجے، بھتیجے، بھائی اور دیگر قریبی رشتہ داروں کو اہم عہدوں پر فائز کر دیا ہے، چاہے وہ تدریس کے اہل ہوں یا نہ ہوں۔ اس اقربا پروری نے تعلیمی نظام کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ مکتبوں کو مرکزِ تجارت بنا دینے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا ہے کہ اب طلبہ وطالبات کو علم کا متلاشی نہیں بلکہ محض صارفین سمجھا جا رہا ہے، تعلیم سے جذبۂ ہمدردی، اخلاص اور تربیت رفتہ رفتہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اس صورتِ حال کے کئی اسباب ہیں، مگر ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ آج اساتذہ کا تقرر اکثر میرٹ کے بجائے کنبہ پروری، من پسند افراد کی تقرری، رشوت یا سیاسی و سماجی رسوخ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ نتیجتاً بہت سے اساتذہ نہ تو طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے سنجیدہ دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی ان کے دلوں میں خدمتِ تعلیم کا وہ جذبہ باقی رہ گیا ہے جو کبھی اس پیشے کا طرۂ امتیاز ہوا کرتا تھا۔ جب ایک ادارے میں قابل، تجربہ کار اور مخلص اساتذہ کو نظر انداز کر کے نااہل افراد کو ذمہ داریاں سونپی جائیں تو اس کا براہِ راست اثر طلبہ کی تعلیم پر پڑتا ہے۔ ایسے اساتذہ نہ تو مضمون پر مکمل عبور رکھتے ہیں اور نہ ہی طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نتیجتاً کلاس روم کا ماحول غیر سنجیدہ ہو جاتا ہے، طلبہ کی تعلیمی بنیاد کمزور رہ جاتی ہے اور امتحانات میں ان کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ اسکول انتظامیہ کی ایک اور بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ تعلیم کو عبادت اور قومی خدمت کے بجائے ایک کاروبار سمجھنے لگی ہے۔ آج بہت سے نجی اسکولوں کا مقصد صرف زیادہ سے زیادہ منافع کمانا رہ گیا ہے۔ بھاری فیسیں وصول کی جاتی ہیں لیکن اس کے بدلے طلبہ کو نہ معیاری تعلیم ملتی ہے، نہ جدید سہولیات اور نہ ہی ایک بہتر تعلیمی ماحول۔ لائبریریاں خالی ہیں، لیبارٹریاں ناکارہ ہیں اور کلاس رومز میں جدید تدریسی وسائل کا فقدان ہے۔ جب تعلیمی سہولیات ہی ناکافی ہوں تو طلبہ سے بہترین نتائج کی توقع رکھنا ناانصافی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اسکولوں میں اساتذہ کی نگرانی اور تربیت کا کوئی مؤثر نظام موجود نہیں۔ کئی اساتذہ وقت پر کلاس میں نہیں آتے، نصاب مکمل نہیں کرواتے اور طلبہ کی کمزوریوں پر توجہ نہیں دیتے۔ انتظامیہ بھی ان کی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیتی ہے کیونکہ اکثر وہ ان کے اپنے رشتہ دار یا قریبی افراد ہوتے ہیں۔ اس صورتحال میں طلبہ کی تعلیم شدید متاثر ہوتی ہے اور وہ امتحانات میں ناکامی یا کم نمبروں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ طلبہ کی ذہنی اور اخلاقی تربیت بھی ایک اہم مسئلہ بن چکی ہے۔ ایک اچھا تعلیمی ادارہ صرف کتابی علم نہیں دیتا بلکہ طلبہ میں خود اعتمادی، نظم وضبط، محنت اور اخلاقیات بھی پیدا کرتا ہے۔ مگر جب اسکول انتظامیہ خود سفارش، ناانصافی اور اقربا پروری کو فروغ دے تو طلبہ کے ذہنوں میں بھی منفی اثرات جنم لیتے ہیں۔ وہ محنت کے بجائے سفارش کو کامیابی کا ذریعہ سمجھنے لگتے ہیں، جو پورے معاشرے کے لیے ایک خطرناک رجحان ہے۔ دسویں اور بارہویں جماعت کے خراب نتائج کی ایک وجہ غیر متوازن تعلیمی دباؤ بھی ہے۔ بعض اسکول صرف اپنی تشہیر اور بورڈ رزلٹ بہتر دکھانے کے لیے طلبہ پر حد سے زیادہ دباؤ ڈالتے ہیں۔ کمزور طلبہ کو مناسب رہنمائی دینے کے بجائے انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ کئی اداروں میں صرف ذہین طلبہ پر توجہ دی جاتی ہے تا کہ اسکول کا رزلٹ بہتر نظر آئے، جبکہ باقی طلبہ کو قسمت کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ رویہ نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ تعلیمی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک طالبِ علم کچی مٹی کی مانند ہوتا ہے جسے جس انداز میں ڈھالا جائے وہ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اگر اسکول انتظامیہ مخلص ہو، اساتذہ قابل ہوں اور تعلیمی ماحول سازگار ہو تو عام صلاحیت رکھنے والا طالبِ علم بھی نمایاں کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ لیکن اگر ادارے میں نااہلی، اقربا پروری اور غیر سنجیدگی کا راج ہو تو ذہین طلبہ بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں فوری اصلاحات کی جائیں۔ سب سے پہلے اساتذہ اور دیگر عملے کی تقرری مکمل طور پر میرٹ کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ انتظامیہ کو ذاتی تعلقات اور رشتہ داریوں سے بالاتر ہو کر صرف قابلیت کو ترجیح دینا ہوگی۔ اساتذہ کی تربیت، نگرانی اور کارکردگی کا باقاعدہ نظام قائم کیا جائے تا کہ ہر استاد اپنی ذمہ داری پوری دیانت داری سے ادا کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کو جدید تعلیمی سہولیات فراہم کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ اسکولوں میں معیاری لائبریریاں، جدید لیبارٹریاں، ٹیکنالوجی پر مبنی تدریسی نظام اور ایک مثبت تعلیمی ماحول پیدا کیا جائے۔ کمزور طلبہ کے لیے اضافی کلاسز اور رہنمائی کا انتظام ہونا چاہیے تا کہ کوئی بھی طالبِ علم احساسِ محرومی کا شکار نہ ہو۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ صرف نمبروں پر توجہ دینے کے بجائے اپنے بچوں کی ذہنی کیفیت، تعلیمی مشکلات اور اسکول کے ماحول پر نظر رکھیں۔ اگر کسی ادارے میں نااہلی یا اقربا پروری عام ہو تو اس کے خلاف آواز بلند کرنا والدین اور معاشرے دونوں کی ذمہ داری ہے۔ آخر میں یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ دسویں اور بارہویں جماعت کے خراب نتائج محض طلبہ کی ناکامی نہیں بلکہ پورے تعلیمی نظام کی کمزوری کا ثبوت ہیں۔ جب اسکول انتظامیہ میرٹ کو قربان کر کے رشتہ داریوں کو فروغ دے، تعلیم کو کاروبار بنا لے اور معیارِ تعلیم کو نظر انداز کر دے تو اس کے نتائج لازماً تباہ کن نکلتے ہیں۔ اگر ہم واقعی اپنی نئی نسل کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیمی اداروں کو اقربا پروری، نااہلی اور ذاتی مفادات سے پاک کر کے علم، قابلیت اور انصاف کا گہوارہ بنانا ہوگا۔ کیونکہ ایک مضبوط تعلیمی نظام ہی ایک مضبوط، باشعور اور ترقی یافتہ قوم کی ضمانت ہوتا ہے۔ جب قابل نوجوانوں کو ان کا حق نہیں ملتا تو ان میں مایوسی، غصہ اور احساسِ محرومی پیدا ہوتا ہے، جو معاشرے کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ مدارس اور دیگر تعلیمی اداروں پر مخصوص لوگوں کی اجارہ داری اور موروثی نظام نے تعلیم کے معیار کو شدید متاثر کیا ہے۔ تعلیمی شعبے میں اقربا پروری کے باعث غیر معیاری افراد کی وجہ سے تعلیمی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے، جس کا اثر ملک کی معاشی اور سماجی ترقی پر پڑتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں جاری اقربا پروری کے سائے میں نوجوانوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے۔ اس صورتحال سے نکلنے کے لیے شفاف نظام، میرٹ کی بالادستی اور شخصی مفادات کے بجائے قومی مفاد کو ترجیح دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

نیٹ امتحان منسوخ ہونے کے بعد راہل گاندھی کا سخت تبصرہ

راہل گاندھی نے کہا کہ ہر بار پیپر مافیہ بچ نکلتے ہیں اور ایماندار طلبا سزا بھگتنے کو مجبور ہوتے ہیں۔ اب لاکھوں طلبا پھر سے وہی ذہنی تناؤ

راہل گاندھی نے کہا کہ ہر بار پیپر مافیہ بچ نکلتے ہیں اور ایماندار طلبا سزا بھگتنے کو مجبور ہوتے ہیں۔ اب لاکھوں طلبا پھر سے وہی ذہنی تناؤ، معاشی بوجھ اور غیر یقینی کو برداشت کریں گے۔ رواں ماہ کے ابتدا میں ہوئے 'نیٹ (یو جی) 2026' امتحان کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے مرکز کی مودی حکومت پر سخت تبصرہ کیا ہے اور اسے طلبا کی پریشانیوں کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی گئی ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''نیٹ 2026 کا امتحان رَد ہو گیا۔ 22 لاکھ سے زیادہ طلبا کی محنت، قربانی اور خوابوں کو اس بدعنوان بی جے پی نظام نے کچل دیا۔'' رواں ماہ کے ابتدا میں ہوئے 'نیٹ (یو جی) 2026' امتحان کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے مرکز کی مودی حکومت پر سخت تبصرہ کیا ہے اور اسے طلبا کی پریشانیوں کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی گئی ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''نیٹ 2026 کا امتحان رَد ہو گیا۔ 22 لاکھ سے زیادہ طلبا کی محنت، قربانی اور خوابوں کو اس بدعنوان بی جے پی نظام نے کچل دیا۔'' اس سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی نے طلبا کے تئیں ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''کسی والد نے قرض لیا، کسی ماں نے زیور فروخت کیے، لاکھوں بچوں نے رات رات بھر جاگ کر پڑھائی کی، اور بدلے میں ملا پیپر لیک، سرکاری لاپروائی اور تعلیم میں منظم بدعنوانی۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''یہ صرف ناکامی نہیں، نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ جرم ہے۔ ہر بار پیپر مافیا بچ نکلتے ہیں اور ایماندار طلبا سزا بھگتنے کو مجبور ہوتے ہیں۔'' کانگریس رکن پارلیمنٹ نے امتحان منسوخ ہونے کے بعد طلبا کو درپیش مسائل کا ذکر بھی اس پوسٹ میں کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ''اب لاکھوں طلبا پھر سے وہی ذہنی تناؤ، معاشی بوجھ اور غیر یقینی برداشت کریں گے۔ اگر اپنی تقدیر محنت سے نہیں، پیسے اور پہنچ سے طے ہوگا تو پھر تعلیم کا مطلب کیا رہ جائے گا۔'' آخر میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''وزیر اعظم کا نام نہاد امرت کال ملک کے وِش کال (دورِ زہر) بن گیا ہے۔'' ''نیٹ یو جی 2026 امتحان منسوخ ہونے کے بعد کانگریس نے بھی اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اس نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''نیٹ کا پیپر لیک ہو گیا، امتحان رَد ہو گیا۔ اس امتحان کے رد ہونے سے تقریباً 22 لاکھ طلبا کی سخت محنت، ان کی فیملی کا پیسہ... سب پانی میں چلا گیا۔ یہ پہلی بار نہیں ہے۔ مودی حکومت میں 10 سال کے اندر 89 سے زیادہ پیپر لیک ہو چکے ہیں۔'' کانگریس کا کہنا ہے کہ پیپر لیک اور امتحان میں دھاندلی بی جے پی حکومت کی شناخت بن چکی ہے، جہاں حکومت کے تحفظ میں پرورش پا رہے پیپر لیک مافیا طلبا کا مستقبل تباہ کر رہے ہیں۔ پارٹی نے مزید کہا کہ ''پیپر لیک سے ہر سال لاکھوں خواب ٹوٹتے ہیں، طلبا کی زندگی اجڑ جاتی ہے، لیکن ان کا درد بی جے پی لیڈران کو نظر نہیں آتا، کیونکہ ان کے بچے تو بیرون ممالک میں مزے سے پڑھائی کر رہے ہیں۔'' پارٹی آگے لکھتی ہے ''سچ ہے، نریندر مودی اور ان کی حکومت نے امتحان کے سسٹم کو کھوکھلا کر دیا ہے، جہاں نوجوانوں کے خوابوں کا گلا گھونٹا جا رہا ہے اور ملک کی بنیاد کمزور کی جا رہی ہے۔ شرم آنی چاہیے۔''

۱۰ رسال میں ۸۹ ر پیپر لیک، ۴۸ ر بار دوبارہ امتحان

نیٹ امتحان رد ہونے پر کانگریس لیڈر رنجیت رنجن اور طارق انور کا ردعمل

طارق انور نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''نیٹ کے امیدواروں کے ساتھ ہونے والی ناانصافی ناقابل قبول ہے۔ لاکھوں خاندانوں نے اپنے بچوں کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے قرض لیا، زیورات بیچے اور دن و رات محنت کی۔'' 'نیٹ یو جی' پیپر لیک کے بعد امتحان کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس معاملے پر کانگریس کی راجیہ سبھا رکن رنجیت رنجن کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کر مرکزی حکومت پر جم کر حملہ بولا ہے۔ رنجیت رنجن اپنی 'ایکس' پوسٹ پر لکھتی ہیں کہ ''22 لاکھ سے زائد بچے سال بھر دن و رات پڑھتے ہیں، لیکن ایک پیپر لیک ان کی محنت پر پانی پھیر دیتا ہے۔'' کانگریس راجیہ سبھا رکن رنجیت رنجن اپنی پوسٹ میں مزید لکھتی ہیں کہ ''یہ پہلی بار نہیں ہے، گزشتہ 10 سال میں 89 پیپر لیک کا معاملہ سامنے آیا اور 48 بار دوبارہ امتحان ہوا۔'' انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ ''آخر کب تک حکومت تحقیقات کے نام پر صرف خانہ پوری کرتی رہے گی؟ ہر بار وہی وعدے اور پھر وہی خاموشی۔'' رنجیت رنجن کے علاوہ بہار کے کٹیہار سے کانگریس رکن پارلیمنٹ طارق انور کا بھی 'نیٹ یو جی' امتحان منسوخ ہونے پر سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''نیٹ کے امیدواروں کے ساتھ ہونے والی ناانصافی ناقابل قبول ہے۔ لاکھوں خاندانوں نے اپنے بچوں کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے قرض لیا، زیورات بیچے اور دن و رات محنت کی۔ اگر نظام تعلیم میں پیپر لیک اور بدعنوانی حاوی رہیں گے تو پھر قابلیت کی کیا قیمت رہ جائے گی۔'' بہار کانگریس کے لیڈر مدن موہن جھا کا کہنا ہے کہ ''نیٹ پیپر پھر لیک ہو گیا... طلبہ دن رات محنت کریں اور حکومت امتحان تک محفوظ نہ رکھ پائے، تو اسے انتظامیہ کی ناکامی نہیں تو اور کیا کہیں گے؟ این ڈی اے کی حکومت میں نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر لگایا جا رہا ہے۔'' مدن موہن جھا کے علاوہ بہار کانگریس کے صدر راجیش رام نے کہا کہ ''22 لاکھ طلبہ کی محنت اور ان کے گارجین کے خوابوں پر مودی حکومت نے پانی پھیر دیا۔ نیٹ پیپر لیک نے ثابت کر دیا ہے کہ ملک میں اب امتحان نہیں بلکہ پیپر کی نیلامی چل رہی ہے۔ نوجوان پڑھائی کرے یا مافیاؤں سے لڑے؟'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''مودی حکومت میں محنت ہار رہی ہے، بدعنوانی کی جیت ہو رہی ہے اور چوروں کو نوازا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے نوجوانوں کا مستقبل برباد کرنے والوں کو ملک کبھی معاف نہیں کرے گا۔''

بہت ہو جائے گی مہنگائی کی مار، عوام رہیں مشکلات کیلئے تیار

مہنگائی کا نیا طوفان؟ صابن، بسکٹ اور روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں مزید اضافہ کے آثار۔

نئی دہلی: ملک بھر کے عوام کو ایک بار پھر مہنگائی کے شدید جھٹکے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، کیونکہ روزمرہ استعمال کی کئی اہم اشیاء جلد مزید مہنگی ہونے کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔ صابن، سرف، بسکٹ، پیکٹ بند غذائی اشیاء، مشروبات اور گھریلو استعمال کی دیگر مصنوعات تیار کرنے والی بڑی کمپنیاں بڑھتے اخراجات کے سبب قیمتوں میں اضافہ کی تیاری کر رہی ہیں۔ فاسٹ مووِنگ کنزیومر گڈز یعنی ایف ایم سی جی شعبہ سے وابستہ کمپنیوں کا کہنا ہے کہ خام تیل، پیکیجنگ میٹریل، ٹرانسپورٹ اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ان کیلئے بڑا چیلنج بن چکا ہے۔ عالمی سطح پر سپلائی چین میں رکاوٹوں اور مغربی ایشیا میں کشیدگی کے اثرات بھی پیداواری لاگت میں اضافہ کی اہم وجہ قرار دئے جا رہے ہیں۔ ڈالر کے مقابلے روپے کی کمزور ہوتی قدر نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ کمپنیوں عہدیداران کے مطابق گزشتہ چند ماہ کے دوران مختلف مصنوعات کی قیمتوں میں پہلے ہی 3 سے 5 فیصد تک اضافہ کیا جا چکا ہے۔ اگر خام مال اور ٹرانسپورٹ اخراجات میں کمی نہ آئی تو آئندہ دنوں میں مزید مہنگائی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ اس کا براہ راست اثر عام صارفین کے گھریلو بجٹ پر پڑنے کا خدشہ ہے۔ بڑھتی لاگت سے نمٹنے کمپنیاں صرف قیمتیں بڑھانے تک محدود نہیں رہیں بلکہ بعض مصنوعات کے پیکٹ کا وزن کم کرنے کی حکمت عملی بھی اختیار کر رہی ہیں۔ کئی کمپنیاں رعایتی اسکیموں اور تشہیری اخراجات میں کمی لا کر منافع کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ساتھ ہی سپلائی نظام کو زیادہ مؤثر بنانے اور ذخیرہ اندوزی کے انتظامات پر بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ بازار میں 5، 10 اور 15 روپے والے چھوٹے پیک برقرار رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ کم آمدنی والے طبقے پر فوری اثرات کم پڑیں، تاہم ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر مہنگائی کا دباؤ برقرار رہا تو چھوٹے پیک بھی زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکیں گے۔ ہندوستان یونی لیور لمیٹڈ کے چیف فنانشل آفیسر نرنجن گپتا نے اعتراف کیا کہ کمپنی پر 8 سے 10 فیصد تک مہنگائی کا دباؤ ہے، جس کے باعث مختلف مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ اگر اخراجات مزید بڑھے تو آئندہ دنوں میں نئی قیمتیں نافذ کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح ڈابر انڈیا کے گلوبل چیف ایگزیکٹو آفیسر موہت ملہوترا نے کہا کہ کمپنی رواں مالی سال میں تقریباً 10 فیصد افراط زر کا سامنا کر رہی ہے۔ ان کے مطابق کئی زمروں میں قیمتیں پہلے ہی بڑھائی جا چکی ہیں جبکہ لاگت کم کرنے کے مختلف اقدامات پر بھی کام جاری ہے۔ برٹانیہ انڈسٹریز کے چیف ایگزیکٹو آفیسر رکشیت ہرگیو نے بتایا کہ پیکیجنگ اور ایندھن کے اخراجات میں تقریباً 20 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق کمپنی قیمتیں بڑھانے کے ساتھ بعض مصنوعات کے پیکٹ کا وزن کم کرنے کے امکانات پر بھی غور کر رہی ہے۔

نیٹ یو جی 2026 امتحان منسوخ

جے رام رمیش نے این ٹی اے اور مودی حکومت پر اٹھائے سنگین سوال

نئی دہلی: نیٹ یو جی 2026 امتحان کے پیپر لیک معاملے نے ملک بھر میں بڑا سیاسی اور تعلیمی بحران کھڑا کر دیا ہے۔ امتحان منسوخ کیے جانے کے بعد کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے مودی حکومت اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی یعنی این ٹی اے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اپنی ایکس پوسٹ میں کہا کہ نیٹ یو جی پیپر لیک اور اس کے بعد امتحان کی منسوخی این ٹی اے کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ قبل ازیں راہل گاندھی نے بھی اس معاملہ پر حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے اسے طلبہ کے ساتھ جرم سے تشبیہ دی تھی۔ جے رام رمیش نے کہا کہ پارلیمانی قائمہ کمیٹی کی 371 ویں رپورٹ میں بھی اس بات کا ذکر کیا گیا تھا کہ صرف 2024 میں این ٹی اے کی جانب سے منعقد 14 قومی امتحانات میں سے پانچ میں پیپر لیک یا بے ضابطگیوں کے معاملات سامنے آئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جے ای ای مینز 2025 میں 'آنسر کی' کی غلطیوں کے سبب 12 سوال واپس لینے پڑے تھے، جبکہ سی یو ای ٹی امتحانات میں بھی نتائج اور انعقاد میں تاخیر نے تعلیمی نظام کو متاثر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے پرانے داخلہ نظام کو ختم کر کے ایک مرکزی نظام نافذ کیا، جو بدعنوانی اور بے ضابطگیوں سے پر ہے۔ ان کے مطابق این ٹی اے مسلسل پارلیمنٹ کو اپنی سالانہ رپورٹ دینے میں ناکام رہی ہے اور صرف مالیاتی تفصیلات پیش کرتی رہی ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ 16 جون 2024 کو وزیر تعلیم نے خود اعتراف کیا تھا کہ این ٹی اے کو بڑے پیمانے پر اصلاحات کی ضرورت ہے، مگر دو برس گزرنے کے باوجود صورت حال میں کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آ رہی۔ ادھر تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ نیٹ یو جی 2026 امتحان سے پہلے ایک 'گیس پیپر' واٹس ایپ سمیت سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر گردش کر رہا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس دستاویز میں شامل کئی سوالات اصل امتحان سے مماثلت رکھتے تھے۔ ذرائع کے مطابق تقریباً 400 سوالات پر مشتمل ایک فائل امتحان سے پہلے ہی طلبہ کے درمیان پہنچ چکی تھی، جس کے بعد پیپر لیک کے شبہات مزید مضبوط ہو گئے۔ راجستھان اسپیشل آپریشنز گروپ یعنی ایس او جی نے معاملے کی تحقیقات تیز کرتے ہوئے مختلف ریاستوں میں چھاپے مارے ہیں۔ دہرادون اس معاملے میں اہم مقام کے طور پر سامنے آیا، جہاں سے پہلے بھی کئی مشتبہ افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ تازہ کارروائی میں فرار ملزم راکیش کی گرفتاری کو اہم کامیابی مانا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اب تک 20 سے زیادہ مشتبہ افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے جبکہ کئی دیگر ملزمان، جن میں ماسٹر مائنڈ بھی شامل ہیں، گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ تحقیقات سے اشارہ ملا ہے کہ یہ معاملہ کسی ایک فرد تک محدود نہیں بلکہ ایک منظم گروہ کے ذریعے انجام دیا گیا ہو سکتا ہے۔ اس دوران دہرادون پولیس نے کیمرے پر بیان دینے سے انکار کیا، تاہم اتنا ضرور کہا کہ راجستھان پولیس نے ان سے رابطہ کیا تھا اور ایک ملزم کو اپنے ساتھ لے گئی۔ مرکزی ایجنسیوں کی جانب سے بھی اس معاملے کی جانچ کے امکانات ظاہر کیے جا رہے ہیں۔

ملک چلانا اب وزیر اعظم کے بس کی بات نہیں رہی

عوام کو بچت کا مشورہ دینا حکومت کی ناکامی کا ثبوت

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائدِ اپوزیشن راہول گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ خطاب پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو قربانی اور بچت کا مشورہ دینا حکومت کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ راہول گاندھی نے سوشل میڈیا پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ مودی جی نے کل عوام سے قربانی مانگی۔ سونا مت خریدو، بیرونِ ملک مت جاؤ، پٹرول کم استعمال کرو، کھاد اور کھانے کا تیل کم استعمال کرو، میٹرو میں سفر کرو اور گھر سے کام کرو۔ یہ نصیحت نہیں بلکہ حکومت کی ناکامی کے ثبوت ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گزشتہ 12 برسوں میں ملک کی معیشت اور عام لوگوں کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ اب حکومت عوام کو یہ بتانے لگی ہے کہ کیا خریدنا ہے اور کیا نہیں۔ راہول گاندھی نے کہا کہ ہر بار ذمہ داری عوام پر ڈال دی جاتی ہے تاکہ حکومت خود جوابدہی سے بچ سکے۔ قائد اپوزیشن نے وزیر اعظم کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ملک چلانا اب وزیر اعظم کے بس کی بات نہیں ہے۔ دراصل، وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کے عوام سے خطاب میں توانائی کی بچت، خود انحصاری اور ذمہ دار شہری رویے پر زور دیا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا تھا کہ ملک کیلئے لڑنا ہی حب الوطنی نہیں ہے، بلکہ ملک کیلئے جینا اور اپنے فرائض کی ادائیگی بھی حب الوطنی ہے۔ انہوں نے عوام سے پٹرول اور ڈیزل کا کم استعمال کرنے، میٹرو جیسے عوامی نقل و حمل کے ذرائع کا زیادہ استعمال کرنے، الیکٹرک گاڑیوں کو فروغ دینے اور ورک فرم ہوم، آن لائن کانفرنسنگ اور ورچوئل میٹنگ کو دوبارہ اپنانے کی اپیل کی تھی۔

بنگال میں ہر طرف لاقانونیت کا ماحول

رابندر جینتی تقاریب پر بھی پابندی: ممتا بنرجی

کولکاتہ: ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے پولیس انتظامیہ و بی جے پی پر سخت تنقید کی اور الزام لگایا کہ دیش بچاؤ گن تانترک منچ کی جانب سے رابندر جینتی منانے منعقد پروگراموں کی اجازت نہیں دی گئی۔ اپنی کالی گھاٹ رہائش گاہ کے قریب ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے دعویٰ کیا کہ پولیس نے تنظیم کو رابندر جینتی کی تقاریب کیلئے مجوزہ تین مقامات، جن میں کالی گھاٹ فائر اسٹیشن کراسنگ اور کالی گھاٹ موڑ شامل ہیں، پر پروگرام منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم بچپن سے رابندر جینتی، گاندھی جینتی اور نیتاجی جینتی مناتے آ رہے ہیں۔ اب ایسے پروگراموں کیلئے بھی اجازت نہیں دی جا رہی۔ سابق چیف منسٹر نے بی جے پی حامیوں پر الزام لگایا کہ وہ بنگال میں حالیہ سیاسی تبدیلی کے بعد ترنمول کارکنوں کے خلاف بے لگام دہشت پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہر طرف لاقانونیت کا ماحول ہے۔ ان کے گھر کی درج فہرست ذات کی گھریلو ملازمہ کی 92 سالہ ماں کو بھی بی جے پی شر پسندوں کے خوف سے دوسری جگہ منتقل کرنا پڑا۔

بھارت۔عمان آزاد تجارتی معاہدہ یکم جون سے نافذ ہونے کا امکان

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے منگل کو کہا کہ ہندوستان اور عمان کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) یکم جون سے نافذ ہونے کی امید ہے۔ اس معاہدے پر دسمبر 2025 میں دستخط ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا، ''میں نے آج عمان کی ٹیم کے ساتھ اچھی ملاقات کی ہے اور غالباً عمان کا آزادانہ تجارتی معاہدہ یکم جون 2026 سے نافذ العمل ہو جائے گا۔'' عمان کی ٹیم یہاں تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے آئی ہے۔ یہ معاہدہ عمان میں ٹیکسٹائل، زرعی اور چمڑے کے سامان سمیت ہندوستان کی 98 فیصد برآمدات تک ڈیوٹی فری رسائی فراہم کرے گا۔ دوسری طرف، ہندوستان عمانی مصنوعات جیسے کھجور، ماربل اور پیٹرو کیمیکل اشیاء پر ٹیرف کم کرے گا۔ جب یہاں چلی کے وزیر خارجہ کے ساتھ ان کی ملاقات کے بارے میں پوچھا گیا تو گوئل نے کہا کہ معیشتوں کے مختلف سائز اور مواقع کے مختلف پیمانے کے پیش نظر چیلنجز ہیں جو دونوں ممالک ایک دوسرے کو پیش کرتے ہیں۔ ''ہم اختراعی حل کے ذریعے اس فرق کو پر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''اگر ہمیں اہم معدنیات اور کان کنی کی دیگر اہم رعایتوں کے بارے میں اچھا سودا مل جاتا ہے تو پھر اس بات کا بہت اچھا امکان ہے کہ ہم چلی کے ساتھ ایف ٹی اے کو حتمی شکل دینے کے قابل ہو جائیں۔ بھارت اور چلی نے 2006 میں ایک ترجیحی تجارتی معاہدہ نافذ کیا اور اب جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے کے لیے اپنے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے لیے بات چیت کر رہے ہیں۔ چلی کے ساتھ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ کا مقصد موجودہ پی ٹی اے پر تعمیر کرنا ہے اور ڈیجیٹل خدمات، سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور تعاون، مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور اہم معدنیات سمیت شعبوں کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کرنا چاہتا ہے۔

مغربی بنگال کابینہ کی پہلی میٹنگ میں بی ایس ایف کو

زمین کی منتقلی اور آیوشمان بھارت اسکیم کی منظوری

اس کے ساتھ ہی شوبھندو سرکار نے سابقہ حکومت کے دوران سیاسی تشدد میں مارے گئے ۳۲۱ ر بی جے پی کارکنوں کے اہل خانہ کی ذمہ داری لینے کا بھی اعلان کیا، ساری اسکیموں پر عمل آج ہی سے ہوگا۔ مغربی بنگال کی نئی تشکیل شدہ حکومت نے پیر کو ریاستی سکریٹریٹ نابنا میں اپنی پہلی کابینہ میٹنگ منعقد کی۔ میٹنگ کے بعد حکومت نے انتظامی، سیکوریٹی اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق کئی اہم فیصلوں کا اعلان کیا۔ ان میں ہند، بنگلہ دیش سرحد پر باڑ لگانے کیلئے بارڈر سیکوریٹی فورس (بی ایس ایف) کو زمین منتقل کرنا اور ریاست میں آیوشمان بھارت صحت اسکیم سمیت مرکزی حکومت کی مختلف فلاحی اسکیموں کو نافذ کرنا شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے کابینہ میٹنگ کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کابینہ نے بی ایس ایف کو زمین منتقل کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ زمین کی منتقلی کا عمل آج ہی سے شروع ہو رہا ہے اور آئندہ ۴۵ ر دنوں کے اندر یہ زمین مرکزی وزارت داخلہ کے حوالے کر دی جائے گی۔ ان کے مطابق اس عمل کے مکمل ہونے کے بعد بی ایس ایف سرحد پر باڑ لگانے کا کام تیزی سے مکمل کرے گی، جس سے غیر قانونی دراندازی کے مسئلے پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے دوران سرحدی علاقوں میں دراندازی اور باڑ بندی کا مسئلہ بی جے پی کی انتخابی مہم کا ایک اہم موضوع رہا تھا۔ بی جے پی نے سابق ترنمول کانگریس حکومت پر الزام عائد کیا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر بی ایس ایف کو زمین فراہم نہیں کی تاکہ سرحدی انفراسٹرکچر کی تعمیر نہ ہو سکے۔ پارٹی کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ سرحد پار سے آنے والے غیر قانونی درانداز بعض سرحدی اضلاع میں ترنمول کانگریس کے ووٹ بینک کا حصہ بن چکے ہیں۔ مغربی بنگال کی بنگلہ دیش کے ساتھ تقریباً ۲۲۱۶ ر کلومیٹر طویل سرحد ملتی ہے، جس کے ایک بڑے حصے پر اب تک باڑ نہیں لگائی جا سکی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ریاست میں بے روزگاری کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے ایک اور اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری ملازمتوں کیلئے درخواست دینے کی زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں پانچ سال کی رعایت دی جائے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئی حکومت اچھی حکمرانی، عوامی تحفظ اور ترقیاتی کاموں کو اولین ترجیح دے گی اور ریاست کو مرکزی حکومت کی اہم فلاحی اسکیموں سے مزید مؤثر طریقے سے جوڑا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ کے اہم اعلانات میں ریاست میں باضابطہ طور پر آیوشمان بھارت اسکیم نافذ کرنے کا فیصلہ بھی شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آیوشمان بھارت اسکیم کے علاوہ ریاست میں جن آروگیہ یوجنا، فصل بیمہ اسکیم اور اُجالا یوجنا سمیت مرکزی حکومت کی دیگر فلاحی اسکیمیں بھی نافذ کی جائیں گی۔ اسی کے ساتھ مغربی بنگال کی نئی حکومت نے اعلان کیا کہ سابقہ حکومت کے دوران سیاسی تشدد میں مارے گئے بی جے پی کارکنوں کے اہل خانہ کی بھی مدد کی جائے گی۔ بی جے پی کے اپنے ریکارڈ کے مطابق ترنمول کانگریس کی حکومت کے دوران ریاست بھر میں بی جے پی کے ۳۲۱ ر کارکنوں کی موت واقع ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیاسی قتل میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی بھی کی جائے گی۔ قابلِ ذکر ہے کہ نتائج ظاہر ہونے کے تیسرے دن ۶ ر مئی کو ادھیکاری کے نجی معاون چندر ناتھ کو اُس وقت گولی مار دی گئی تھی جب وہ شمالی ۲۴ ر پرگنہ میں اپنے گھر واپس جا رہے تھے۔

ایسا کوئی نہیں ہے جسے کانگریس نے دھوکہ نہ دیا ہو

استحکام بمقابلہ عدم استحکام کے موضوع پر وزیر اعظم مودی کا جلسہ سے خطاب

بنگلورو: وزیر اعظم مودی نے اتوار کو کانگریس پر سخت حملہ کرتے ہوئے یہاں ایک عوامی جلسے میں ''استحکام بمقابلہ عدم استحکام'' کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی اور کرناٹک، کیرالہ اور تمل ناڈو کی مثال دیتے ہوئے کانگریس کی حکمرانی کی ناکامیوں اور اندرونی تضادات کو اجاگر کیا۔ پی ایم مودی نے ایچ اے ایل ہوائی اڈے پر ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہندوستان کے ووٹر کھیل نہیں بلکہ مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کئی ریاستوں کے حالیہ انتخابی نتائج بی جے پی کی قیادت والے این ڈی اے کے تحت سیاسی استحکام اور فیصلہ کن حکمرانی کے لیے عوامی ترجیح کو ظاہر کرتے ہیں۔ پی ایم مودی نے کرناٹک پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے کانگریس حکومت پر تنقید کی اور کہا کہ حکومت مسلسل اندرونی اقتدار کی کشمکش اور قیادت کے بحران سے دوچار ہے۔ انہوں نے کہا، وہ یہ طے نہیں کر پا رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کب تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے، سب کچھ معلق ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں نظم و نسق حکمراں جماعت کی دھڑے بندی اور سیاسی سودے بازی کے سامنے بے بس ہو چکا ہے۔ کرناٹک کے بعد اپنے حملے کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کانگریس پر تنقید میں کیرالہ اور تمل ناڈو کو بھی شامل کیا اور کہا کہ جنوبی ریاستوں میں پارٹی کا کردار منظم حکمرانی سے زیادہ سیاسی موقع پرستی سے عبارت رہا ہے۔ تمل ناڈو کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کانگریس پر اقتدار کے بدلتے سیاسی حالات میں اپنے پرانے اتحادیوں کو بار بار دھوکہ دینے کا الزام لگایا۔ اپنی تقریر کے سخت ترین الفاظ استعمال کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، ایسا کوئی قریبی نہیں جسے کانگریس نے دھوکہ نہ دیا ہو۔ انہوں نے کانگریس اور ڈی ایم کے کے تعلقات کا بھی حوالہ دیا اور الزام لگایا کہ دہائیوں پر مشتمل سیاسی اتحاد کے باوجود کانگریس کا اپنے اتحادیوں کو سیاسی طور پر موزوں وقت پر چھوڑ دینے کا ایک طویل ریکارڈ رہا ہے۔

یوپی: سونے کی خریداری ملتوی کرنے کی پی ایم مودی کی اپیل کے بعد جیولرز کا احتجاج

لکھنؤ کے زیورات نے پی ایم مودی کی جانب سے سونے کی خریداری کو ایک سال کے لیے موخر کرنے کی اپیل پر احتجاج کیا

لکھنؤ: لکھنؤ میں زیورات کے ایک گروپ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے مغربی ایشیا کے بحران کے درمیان غیر ملکی زر مبادلہ کو بچانے کے لیے سونے کی خریداری کو ایک سال کے لیے موخر کرنے کی اپیل کے خلاف احتجاج کیا۔ مودی نے اتوار کے روز غیر ملکی تعطیلات اور منزل کی شادیوں سے اجتناب کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیوں میں غیر ملکی کرنسی کا اہم خرچ شامل ہے۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کریں اور خوردنی تیل کا استعمال کم کریں۔ تاہم، اتر پردیش میں زیورات کی انجمنوں نے کہا کہ اگر لوگ ایک سال تک سونا نہیں خریدتے ہیں تو ان کے کاروبار کو بڑا نقصان پہنچے گا اور حکومت سے امدادی اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ آل انڈیا جیولرز اینڈ گولڈ اسمتھ ایسوسی ایشن کے یو پی یونٹ کے سربراہ منیش کمار ورما نے پی ٹی آئی کو بتایا، ''تقریباً 250 جیولرز نے پیر کو لکھنؤ کے آشیانہ علاقے میں احتجاج کیا۔ ہمارا خیال ہے کہ وزیر اعظم کے ریمارکس کے نتیجے میں بلین تاجروں اور اس تجارت سے وابستہ کروڑوں لوگوں اور کارکنوں کے لیے معاشی بحران پیدا ہو جائے گا۔'' ''2-3 دنوں کے بعد، اگر حکومت کی طرف سے ہمارے لیے کوئی امدادی اقدامات کا اعلان نہیں کیا گیا، اگر (ہماری) تجارت کو بچانے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا، تو ہم اپنی دکانوں کی چابیاں مرکزی حکومت کے حوالے کرنے پر مجبور ہوں گے،'' ورما نے کہا، جو لکھنؤ مہانگر صرافہ ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں۔ احتجاج پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے پوچھا کہ سنار اور تاجر اپنی روزمرہ کی ضروریات کو ایک سال تک کیسے روکیں گے۔ ''جب گولڈن برڈ خوف میں رہتا ہے تو یہ کیسا امرت کال ہے؟'' اس نے ایکس پر پوسٹ کیا۔ نوئیڈا جیولرز ویلفیئر ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری اور سیکٹر 18 مارکیٹ ایسوسی ایشن، نوئیڈا کے صدر سشیل کمار جین نے کہا کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ قومی مفاد سب سے اہم ہے، لیکن یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ معاشی سرگرمی کو پورے سال تک مکمل طور پر روکا نہیں جا سکتا۔ اس سے نمٹنے کے لیے، حکومت کو زیورات کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے اور ''گھروں میں فی الحال بے کار پڑے سونے کو متحرک کرنے کے لیے سونے کی مونیٹائزیشن اسکیم متعارف کرانا چاہیے، اس طرح سونے کی درآمد کی ضرورت کو ختم کرنا چاہیے''، انہوں نے کہا۔ ایک بیان میں، انہوں نے مزید کہا کہ ''ہندوستان کو مینوفیکچرنگ ہب میں تبدیل کرنے کے مقصد کے ساتھ، حکومت کو انکم ٹیکس کو ختم کرنے پر غور کرنا چاہیے، صرف 'ون نیشن، ون ٹیکس' یعنی جی ایس ٹی کو برقرار رکھنا چاہیے۔ اس طرح کے اقدام سے نہ صرف حکومتی ریونیو میں کئی گنا اضافہ ہوگا، بلکہ ملک کا غیر ملکی سامان پر انحصار بھی ختم ہوگا۔'' انہوں نے کہا کہ تاجروں، کاریگروں، کارکنوں اور تجارت میں شامل دیگر تمام اسٹیک ہولڈرز کی آمدنی کے ذرائع پر غور کرنا ضروری ہے۔ ''محتاط نظر ثانی اور غور و خوض کے ذریعے، ایک قابل عمل حل سامنے آنے کا پابند ہے۔ یہ شعبہ لاکھوں چھوٹے دکانداروں، ساروں، کاریگروں، کاریگروں، مینوفیکچررز، تھوک فروشوں، برآمد کنندگان، ریفائنرز، ہال مارکنگ سینٹرز، ڈیزائنرز، ٹرانسپورٹرز، اور یومیہ اجرت پر کام کرنے والے افراد کا احاطہ کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے۔ مارکیٹ میں موجودہ منفی جذبات صارفین کی تعداد میں کمی، شادیوں اور تہواروں کے موسموں کے دوران مانگ اور مینوفیکچرنگ آرڈرز میں کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس کا پوری ویلیو چین میں سب سے زیادہ کمزور طبقات کی آمدنی پر براہ راست اور منفی اثر پڑے گا،'' انہوں نے کہا۔ وزیر اعظم نے ایندھن کے منصفانہ استعمال، سونے کی خریداری کو ملتوی کرنے اور غیر ملکی سفر کے علاوہ دیگر اقدامات پر زور دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مرکز مغربی ایشیا میں تنازعات کے منفی اثرات سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ای ای ای ٹی۔یو جی منسوخ کر دیا گیا،حکومت نے الزامات کی سی بی آئی انکوائری کا حکم

این ٹی اے نے مزید کہا کہ حکومت نے امتحان سے جڑے الزامات کی جامع تحقیقات کے لیے معاملے کو سی بی آئی کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی: نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے منگل، 12 مئی کو، 3 مئی کو منعقد ہونے والے ای ای ای ٹی۔ یو جی 2026 کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا، اور کہا کہ امتحان کو الگ سے مطلع کرنے کی تاریخوں پر دوبارہ منعقد کیا جائے گا۔ ایجنسی نے کہا کہ سی بی آئی امتحان سے جڑے الزامات کی جامع تحقیقات کرے گی۔ ایک بیان میں، این ٹی اے نے کہا کہ یہ فیصلہ شفافیت کو برقرار رکھنے اور قومی امتحانی نظام میں اعتماد کو برقرار رکھنے کے مفاد میں لیا گیا ہے۔ "بعد میں مرکزی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر این ٹی اے کے ذریعہ جانچ کی گئی معلومات کی بنیاد پر، اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے ذریعہ مشترکہ تحقیقاتی نتائج کی بنیاد پر، نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے، حکومت ہند کی منظوری سے، 3 مئی 2026 کو منعقد ہونے والے ای ای ای ٹی۔ یو جی 2026 کے امتحان کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے،" اور ایجنسی نے کہا کہ امتحان کی تاریخ کو الگ سے نہیں لیا جائے گا۔ ایجنسی نے کہا کہ موصول ہونے والی معلومات، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اشتراک کردہ نتائج کے ساتھ، یہ ثابت کرتی ہے کہ "موجودہ امتحانی عمل کو کھڑا نہیں ہونے دیا جا سکتا"۔ "دوبارہ منعقد ہونے والے امتحان کی تاریخیں، دوبارہ جاری کردہ ایڈمٹ کارڈ کے شیڈول کے ساتھ، آنے والے دنوں میں ایجنسی کے سرکاری چینلز کے ذریعے بتائی جائیں گی،" اس نے مزید کہا۔ این ٹی اے نے مزید کہا کہ حکومت نے امتحان سے جڑے الزامات کی جامع انکوائری کے لیے معاملے کو سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ "این ٹی اے بیورو کے ساتھ مکمل تعاون کرے گا اور انکوائری کے لیے درکار تمام مواد، ریکارڈ اور مدد فراہم کرے گا،" اس نے مزید کہا۔ انڈر گریجویٹ سطح پر میڈیکل ایجوکیشن کورسز میں داخلہ لینے کے خواہشمند طلباء کے لیے این ٹی اے کے ذریعے 3 مئی کو قومی اہلیت کم داخلہ ٹیسٹ (ای ای ای ٹی) کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اتوار کے روز ایکس پر ایک پوسٹ میں، این ٹی اے نے کہا تھا کہ سوالیہ پرچے جی پی ایس سے ٹریک شدہ گاڑیوں میں منتقل کیے گئے تھے جن میں منفرد، ٹریس ایبل واٹر مارک شناخت کنندہ تھے، جبکہ امتحانی مراکز کی نگرانی اے آئی کی مدد سے سی سی ٹی وی نگرانی کے ذریعے کی جاتی تھی۔ "نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی ای ای ای ٹی۔ یو جی کے ارد گرد مبینہ بے ضابطگیوں کے سلسلے میں راجستھان اسپیشل آپریشنز گروپ کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی سے متعلق رپورٹوں سے آگاہ ہے۔ 3 مئی 2026 کو ہونے والا امتحان شیڈول کے مطابق اور مکمل حفاظتی پروٹوکول کے تحت لیا گیا تھا،" این ٹی اے نے کہا تھا۔ ایجنسی کے مطابق، مبینہ بدعنوانی کی سرگرمیوں سے متعلق معلومات امتحان کے چار دن بعد 7 مئی کی شام کو موصول ہوئیں، اور 8 مئی کی صبح مرکزی ایجنسیوں کو "آزاد تصدیق اور ضروری کارروائی" کے لیے بھیجی گئیں۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے حکام کی طرف سے کی گئی کارروائی، بشمول میڈیا میں رپورٹ ہونے والی حالیہ حراستیں، تفتیشی ایجنسیوں کے "پیشہ ورانہ اور بروقت کام" کا نتیجہ تھیں۔ امتحان کی منسوخی کے بعد نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کے زیر اہتمام ایک زبردست احتجاج منگل کو شاستری بھون کے قریب پھوٹ پڑا، اس سال ای ای ای ٹی۔ یو جی میں مبینہ پیپر لیک ہونے کے خلاف۔ ای ای ای ٹی۔ یو جی کا امتحان 3 مئی کو ہندوستان کے 551 شہروں اور بیرون ملک کے 14 شہروں میں منعقد ہوا تھا۔ این ٹی اے کی طرف سے ملک بھر کے مراکز پر تقریباً 23 لاکھ رجسٹرڈ امیدواروں کے لیے امتحان کا اہتمام کیا گیا تھا۔ این ٹی اے کے مطابق، رجسٹریشن ڈیٹا، امیدواری اور امتحانی مراکز جو مئی 2026 کے چکر میں منتخب کیے گئے تھے، دوبارہ منعقد ہونے والے امتحان کے لیے آگے بڑھائے جائیں گے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "کسی نئے رجسٹریشن کی ضرورت نہیں ہوگی، اور کوئی اضافی امتحانی فیس نہیں لی جائے گی۔" بیان میں کہا گیا ہے کہ طلباء کی طرف سے پہلے سے ادا کی گئی فیس واپس کردی جائے گی اور این ٹی اے کے داخلی وسائل کا استعمال کرتے ہوئے امتحان کا دوبارہ انعقاد کیا جائے گا۔ ایجنسی نے کہا کہ امتحان کی تازہ تاریخیں اور ترمیم شدہ ایڈمٹ کارڈ کا شیڈول آنے والے دنوں میں سرکاری چینلز کے ذریعے مطلع کیا جائے گا اور امیدواروں اور والدین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ایجنسی کی طرف سے جاری کردہ تصدیق شدہ معلومات پر ہی انحصار کریں۔ نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کے زیر اہتمام منگل کو شاستری بھون کے باہر مبینہ پرچہ لیک ہونے کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا۔ کانگریس پارٹی کے اسٹوڈنٹ ونگ کے کئی ممبران کو احتجاج میں حصہ لیتے ہوئے دیکھا گیا، جنہوں نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا 'پی ایم سمجھوتہ، پیپر سمجھوتہ'، 'پیپر لیک، مودی سرکار کمزور'، اور 'ڈاکٹر کی ڈگری بکاؤ ہے' (ڈاکٹر کی ڈگری فروخت کے لیے ہے)۔ انہوں نے شاستری بھون کے باہر بھاری رکاوٹوں اور پولیس کی موجودگی کے درمیان 'چھاترو پہ اتیاچار بند کرو' (طلبہ پر ظلم بند کرو) جیسے نعرے بھی لگائے۔ این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ نے کہا، "این ای ای ٹی کو منسوخ کرنے کا آج کا فیصلہ طلبہ کی طاقت کی جیت اور ملک بھر کے لاکھوں امیدواروں کی آواز ہے۔ این ایس یو آئی اس مسئلے کو اٹھانے اور طلبہ کے لیے انصاف کا مطالبہ کرنے والی پہلی تنظیموں میں شامل تھی۔ اگر امتحانی نظام منصفانہ ہوتا تو حکومت کو امتحان منسوخ کرنے اور سی بی آئی جانچ کا حکم دینے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ اس سے وزارت تعلیم اور این ٹی اے کی ناکامی واضح طور پر سامنے آتی ہے،" انہوں نے مزید کہا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے ای ای ای ٹی۔ یو جی 2026 کے امتحان کی منسوخی پر مودی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا نام نہاد 'امرت کال' ملک کے لیے 'وش کال' (زہر سے بھرا دور) میں بدل گیا ہے۔

آپریشن سندور کے دوران چین کی پاکستان کی حمایت پر ہندوستان کا پختہ پیغام

نئی دہلی: گزشتہ سال مئی میں آپریشن سندور کے دوران چین کی جانب سے پاکستان کی پشت پناہی کرنے کی خبروں کے جواب میں بھارت نے منگل کو ایک سخت پیغام بھیجا اور کہا کہ جو ممالک خود کو ذمہ دار سمجھتے ہیں انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اس طرح کے اقدامات ان کی ساکھ کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ یہ اس وقت سامنے آیا جب ایک چینی اہلکار نے مبینہ طور پر اس بات کا اعتراف کیا کہ بیجنگ نے ہندوستان کے ساتھ اپنی جنگ کے دوران پاکستان کو سائٹ پر تکنیکی مدد فراہم کی تھی، کیونکہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان کشیدگی میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا۔ گزشتہ سال مئی میں آپریشن سندور کے دوران چین کی جانب سے پاکستان کی پشت پناہی کرنے کی خبروں کے جواب میں بھارت نے منگل کو ایک سخت پیغام بھیجا اور کہا کہ جو ممالک خود کو ذمہ دار سمجھتے ہیں انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اس طرح کے اقدامات ان کی ساکھ کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ یہ اس وقت سامنے آیا جب ایک چینی اہلکار نے مبینہ طور پر اس بات کا اعتراف کیا کہ بیجنگ نے ہندوستان کے ساتھ اپنی جنگ کے دوران پاکستان کو سائٹ پر تکنیکی مدد فراہم کی تھی، کیونکہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان کشیدگی میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا۔

پیپر لیک معاملہ: نیٹ یو جی کا امتحان منسوخ، تحقیقات سی بی آئی کے حوالے

مرکزی تفتیشی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے موصول ہونے والے ان پٹس اور جانچ رپورٹس کا جائزہ لیا گیا۔

نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے نیٹ (یو جی) 2026 امتحان منسوخ کر دیا ہے۔ یہ امتحان 3 مئی 2026 کو منعقد ہوا تھا، لیکن پیپر لیک ہونے کی خبر کے بعد ایک ہنگامہ سا برپا ہو گیا۔ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے این ٹی اے نے امتحان منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔ ایجنسی نے منگل کو جاری بیان میں کہا کہ 3 مئی 2026 کو منعقد ہونے والا نیٹ یو جی امتحان اب دوبارہ لیا جائے گا۔ امتحان کے لیے نئی تاریخوں کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ این ٹی اے نے کہا کہ یہ فیصلہ 10 مئی 2026 کی پریس ریلیز کے تسلسل میں لیا گیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق، 8 مئی کو امتحان سے متعلق معاملات کو آزادانہ جانچ اور ضروری کارروائی کے لیے مرکزی ایجنسیوں کے حوالے کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مرکزی تفتیشی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے موصول ہونے والے ان پٹس اور جانچ رپورٹس کا جائزہ لیا گیا۔ پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی جانچ کے بھی احکامات صادر کر دیے گئے ہیں۔ ایجنسی نے کہا کہ امتحان کے نظام میں شفافیت برقرار رکھنے اور منصفانہ و قابل اعتماد امتحان یقینی بنانے کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ این ٹی اے کے مطابق اب 'نیٹ یو جی 2026' امتحان دوبارہ منعقد کیا جائے گا۔ امتحان کے لیے نئی تاریخ اور ایڈمٹ کارڈ جاری کرنے کا شیڈول، اور دیگر ضروری معلومات جلد ہی ایجنسی کی سرکاری ویب سائٹ اور دیگر سرکاری ذرائع سے جاری کی جائیں گی۔ این ٹی اے نے طلبا، والدین اور عام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ صرف سرکاری اطلاعات پر ہی بھروسہ کریں۔ قابل ذکر ہے کہ نیٹ پیپر لیک معاملے میں راجستھان پولیس کے اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) نے اب تک 45 سے زیادہ افراد کو حراست میں لیا ہے۔ معاملے میں کئی ریاستوں میں چھاپے اور پوچھ تاچھ جاری ہے۔ پیر تک اس معاملے میں 13 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا تھا۔ اس بار نیٹ امتحان میں تقریباً 22 لاکھ طلبا نے حصہ لیا تھا۔ اب پیپر لیک معاملے کی جانچ میں راجستھان پولیس کا اسپیشل آپریشن گروپ 2 بڑے زاویوں پر کام کر رہا ہے۔ پہلا یہ کہ امتحانی سوالنامہ پرنٹنگ اور پریس میں چھپائی کے دوران لیک ہوا ہوسکتا ہے۔ دوسرا، جانچ ایجنسیوں کو شبہ ہے کہ پیپر سیٹ کرنے سے جڑے کسی شخص کی جانب سے بھی سوالنامہ لیک کیا گیا ہوسکتا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے مرکزی حکومت نے اس کیس کی جانچ سی بی آئی کے سپرد کر دی ہے۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ امتحان سے پہلے طلبہ کے درمیان ایک ایسا گیس پیپر پہنچا تھا، جس میں شامل 720 میں سے تقریباً 600 نمبر کے سوالات اصل امتحان سے لفظ بہ لفظ میل کھا رہے تھے۔ 3 مئی کو منعقد ہونے والے نیٹ یو جی امتحان کے بعد سامنے آنے والے اس دعوے نے لاکھوں طلبہ اور والدین کی تشویش بڑھا دی ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے راجستھان پولیس کے اسپیشل آپریشن گروپ (SOG) نے جانچ شروع کر دی ہے۔ ذرائع کے مطابق، انٹیلی جنس بیورو (IB) سے ملنے والے ان پٹس کی بنیاد پر ایس او جی نے دہرادون، سیکر اور جھنجھنو میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے 13 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا تھا۔

عالمی بحران کے وقت ہندوستانی معیشت نے لچک دکھائی ہے

پیوش گوئل نے کہا کہ ہندوستان سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت ہے

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج نئی دہلی میں کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری کی سالانہ چوٹی کانفرنس سے خطاب کیا اور کہا کہ ہندوستانی معیشت نے مضبوط بنیادوں اور ہندوستان میں بڑھتے ہوئے عالمی اعتماد کے ساتھ عالمی جیو پولیٹیکل اور اقتصادی چیلنجوں کے درمیان لچک دکھانا جاری رکھا ہے۔ گوئل نے کہا کہ ہندوستان سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت ہے اور اس بات پر روشنی ڈالی کہ ملک کے پاس غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں تقریباً 11 ماہ کا درآمدی احاطہ ہے۔ ہندوستان کی برآمدی کارکردگی کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ملک اس سال تقریباً 863 بلین امریکی ڈالر کی ہمہ وقتی اعلیٰ برآمدات حاصل کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اشیا اور خدمات میں ہندوستان کا تجارتی خسارہ ملک کی سالانہ ترسیلات زر سے بہت کم ہے، جو مضبوط اقتصادی کارکردگی کی عکاسی کرتا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان نے مسلسل بحرانوں کو مواقع میں بدل دیا ہے اور نوٹ کیا کہ ملک ہمیشہ مشکلات کے دور میں مضبوط ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی صورتحال کو ہندوستان کے زیادہ موثر، پیداواری اور خود انحصار بننے کے لیے ایک ویک اپ کال کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ آتم نربھر بھارت کے وژن کا ذکر کرتے ہوئے، جناب گوئل نے کہا کہ خود انحصاری اور ہندوستانی صلاحیتوں میں اعتماد کا نظریہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مستقل طور پر برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور صنعت کو ہندوستان کی ترقی کی کہانی کو مضبوط بنانے کے لئے مل کر کام کرنا چاہئے۔ وزیر موصوف نے ہندوستانی صنعت کو ایک دوسرے کو سپورٹ کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ہندوستانی صنعت کی اجتماعی ترقی سے ملک کا مستقبل مضبوط ہوگا۔ انہوں نے خود انحصاری، معیار، پیداواری صلاحیت، اختراعات اور اجتماعی عمل کے بارے میں گزشتہ برسوں میں دیے گئے بیانات کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ اصول حکومت کی معاشی سوچ کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جناب گوئل نے کارکردگی کو بہتر بنانے اور ضیاع کو کم کرنے کے مقصد سے کئی اقدامات پر روشنی ڈالی، جس میں 2015 میں شروع کیا گیا ایل ای ڈی لائٹنگ پروگرام بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ توانائی کی کارکردگی کے اقدامات سے توانائی کی لاگت میں سالانہ تقریباً 10 بلین امریکی ڈالر کی بچت میں مدد ملی ہے جبکہ پائیداری اور ماحولیاتی تحفظ میں بھی مدد ملی ہے۔ تمام شعبوں میں زیادہ کارکردگی کا مطالبہ کرتے ہوئے، جناب گوئل نے صنعت پر زور دیا کہ وہ فضلہ کو کم کرنے، پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے اور درآمدی بل کو ہر ممکن طریقے سے کم کرنے پر توجہ دیں۔

آئی ایم ڈی نے ہائپر لوکل موسمیاتی پیشگوئی فراہم کرنے کے لیے

اے آئی سے چلنے والے نظام متعارف کرائے ہیں: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج ارتھ سائنسز کی وزارت کے تحت تیار کردہ دو جدید موسمیاتی پیشگوئی کی مصنوعات لانچ کیں، جن کا مقصد ملک بھر میں ہائپر لوکل، امپیکٹ پر مبنی اور اے آئی پر مبنی موسمیاتی خدمات فراہم کرنا ہے۔ آج جن دو مصنوعات کو لانچ کیا گیا ہے، ان میں ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے ذریعے مصنوعی ذہانت سے چلنے والے پہلے مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے چلنے والے نظام کو اے آئی کے ذریعے فعال "ملک کے مختلف حصوں میں مانسون کی پیشگی پیشگوئی" اور ایک پائلٹ سروس کے طور پر "اتر پردیش کے لیے اعلی مقامی ریزولوشن بارش کی پیشگوئی" کی شکل میں متعارف کرانا شامل ہے۔ یہ نظام ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹروپیکل میٹرولوجی (آئی آئی ٹی ایم) پونے اور نیشنل سینٹر فار میڈیم رینج ویدر فورکاسٹنگ (این سی ایم آر ڈبلیو ایف) نے مشترکہ طور پر تیار کیا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی موسمیاتی پیشگوئی کی صلاحیتوں میں گزشتہ دہائی کے دوران ایک بڑی تبدیلی دیکھی گئی ہے، جس میں ٹیکنالوجی، ڈیٹا انضمام اور جدید ماڈلنگ سے پیشگوئی کی درستگی اور آئی ایم ڈی خدمات پر عوام کے اعتماد میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ڈی آج حکمرانی، آفات سے نمٹنے کی تیاری، زرعی منصوبہ بندی اور روزمرہ کے عوامی فیصلہ سازی کا ایک لازمی جزو بن گیا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ نئے شروع کیے گئے نظام روایتی موسمیاتی پیشگوئی سے اثرات پر مبنی اور فیصلہ کن مدد کی پیشگوئی کی طرف ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہیں، جو کسانوں، منتظمین، آفات کے منتظمین اور شہریوں کو انتہائی درست، مقام سے متعلق اور قابل عمل معلومات فراہم کرنے کے قابل ہیں۔ لانچ کی تقریب میہکا بال، وزارت ارضیاتی سائنس، نئی دہلی میں سکریٹری، وزارت ارضیاتی سائنس، ڈاکٹر ایم روی چندرن؛ ڈائریکٹر جنرل موسمیات، آئی ایم ڈی، ڈاکٹر مرتنجے مہاپاترا؛ ڈائریکٹر، آئی آئی ٹی ایم پونے، ڈاکٹر سوریہ چندرراؤ؛ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں کے ساتھ آئی ایم ڈی، آئی آئی ٹی ایم اور این سی ایم آر ڈبلیو ایف کے سینئر سائنسدانوں اور عہدیداروں کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔

دکانوں کو نذر آتش کرنے ابھیشیک بنرجی کا بی جے پی پر الزام

نئی دہلی: ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے اتوار کے روز مغربی بنگال کے کھیجوری علاقے میں آتشزنی کے واقعے کو لے کر کے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کی حمایت یافتہ شرپسندوں نے 60 سے زائد دکانوں کو آگ لگا دی اور ریاست میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش کی۔ اپنے واٹس ایپ چینل پر پوسٹ کیے گئے ایک پیغام میں بنرجی نے ہجلی شریف کے نِکَسبہ گرام چکتسالیہ سے شروع ہونے والے تشدد کی مذمت کی اور اس واقعے کو "بربریت سے کم نہیں" قرار دیا۔ ترنمول لیڈر نے بی جے پی پر سیاسی طنز کرتے ہوئے پوچھا کہ "کیا آپ 'بھوئی' (خوف) کو اسی طرح بنگال سے باہر نکالنا چاہتے ہیں؟ آگ لگا کر؟۔ واقعے میں درجنوں دکانیں تباہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ اس حملے نے مذہبی شناخت کی پرواہ کیے بغیر عام لوگوں کے روزگار کو تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "بی جے پی کے حامی شرپسندوں نے 60 سے زیادہ دکانوں کو آگ لگا دی، جس سے معصوم لوگوں کا ذریعہ معاش راتوں رات ختم ہو گیا۔ چاہے وہ ہندوؤں کی دکانیں ہوں یا مسلمانوں کی، کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ کسی ایک طبقے پر حملہ نہیں تھا، یہ بنگال کی سماجی ہم آہنگی، جمہوری ڈھانچے اور امن سے رہنے کے خواہشمند عام شہریوں کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔" مسٹر بنرجی نے بی جے پی پر "نفرت، دھمکی اور تباہی" کی سیاست کرنے کا الزام لگایا اور زور دے کر کہا کہ مغربی بنگال بدامنی پھیلانے کی ایسی کوششوں کی سخت مخالفت کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "بی جے پی کی سیاست کا یہی اصلی چہرہ ہے، نفرت، دھمکی اور تباہی۔ بنگال ایسی تشدد کے آگے کبھی نہیں جھکے گا۔" انہوں نے واقعے میں ملوث افراد کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ "اس شرمناک فعل کے ذمہ داروں کی شناخت کی جانی چاہیے اور انہیں جلد از جلد قانون کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ یہ الزامات مغربی بنگال میں آل انڈیا ترنمول کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے درمیان جاری سیاسی کشیدگی کے دوران سامنے آئے ہیں، جہاں انتخابات کے بعد جھڑپیں اور سیاسی تشدد کے الزامات مسلسل سرخیوں میں ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی ایندھن بچاؤ مہم

آئی ٹی ملازمین نے ورک فرام ہوم کا مطالبہ کیا

مودی کی 'ایندھن بچاؤ مہم' پر آئی ٹی ملازمین کی یونین نے ورک فرام ہوم کو لازمی کرنے کا مطالبہ کیا کہا کہ اس سے ایندھن کی کھپت، ماحولیاتی دباؤ اور غیر ضروری سفر میں کمی ہوگی ناسینٹ انفارمیشن ٹیکنالوجی ایمپلائز سینیٹ (این آئی ٹی ای ایس، نائٹس) نے شہریوں سے پیٹرول، ڈیزل اور گیس کے استعمال میں احتیاط اور ورک فرام ہوم اپنانے وزیر اعظم مودی کے مشورہ کے دوسرے دن پیر کو مرکزی وزیر محنت و روزگار منسکھ مانڈویہ کو خط لکھ کر آئی ٹی اور آئی ٹی سے متعلق خدمات کے شعبے میں ورک فرام ہوم لازمی قرار دینے کیلئے ایڈوائزری جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ خط میں نائٹس نے کہا ہے کہ آئی ٹی اور اس سے وابستہ شعبے نے کووڈ-١٩ کی وبا کے دوران پہلے ہی یہ ثابت کر دیا تھا کہ دفتر میں نہ رہ کر دور سے کام کرنے کے باوجود پیداواریت اور کاروباری تسلسل متاثر نہیں ہوتا۔ تنظیم نے مؤقف اختیار کیا کہ جب ڈیجیٹل متبادل دستیاب ہیں تو لاکھوں ملازمین کو روزانہ سفر پر مجبور کرنا ایندھن کے استعمال، ٹریفک جام، شہری انفرااسٹرکچر اور عوامی ٹرانسپورٹ نظام پر اضافی دباؤ ڈالنا ہے۔ تنظیم نے یہ بھی کہا کہ میٹرو شہروں میں ملازمین ایسے کاموں کیلئے روزانہ کئی گھنٹے سفر میں گزارتے ہیں جو مؤثر طریقے سے گھر سے کئے جا سکتے ہیں۔ نائٹس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ''ایسے معاملوں میں ورک فرام ہوم کو صرف ملازمین کی پسند یا کارپوریٹ لچک کے اقدام کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ اسے وزیر اعظم کی اپیل کے مطابق ایک ذمہ دار معاشی اور قومی معاون اقدام سمجھا جانا چاہیے۔'' تنظیم نے کہا کہ آئی ٹی ملازمین کیلئے ورک فرام ہوم لازمی بنانے سے ایندھن کی کھپت، ماحولیاتی دباؤ اور غیر ضروری سفر میں کمی آئے گی۔ نائٹس کے صدر ہرپریت سنگھ سلوجا کے دستخط والے مذکورہ خط میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ یہ مطالبہ آجروں کے ساتھ کسی تصادم کیلئے نہیں بلکہ ''اجتماعی قومی تعاون'' کے طور پر کیا جا رہا ہے۔

آئی او ایس ساگر بنگلہ دیش میں

بندرگاہ کے کامیاب دورے کے بعد چٹو گرام سے روانہ ہو گیا

نئی دہلی: بھارتی بحریہ کا آئی این ایس سنینا، جو بحر ہند جہاز (آئی او ایس) ساگر پہل کے تحت تعینات ہے، بنگلہ دیش کی بحریہ (بی این) کے ساتھ پیشہ ورانہ مصروفیات، سمندری تعاون اور ثقافتی تبادلوں کے ذریعے بندرگاہ کے کامیاب دورے کے بعد 10 مئی 2026 کو چٹوگرام، بنگلہ دیش سے روانہ ہوا۔ یہ جہاز فی الحال کولمبو، سری لنکا کے راستے میں ہے۔ اس روانگی کو بنگلہ دیش کی بحریہ کی طرف سے ایک باضابطہ روانگی کے طور پر نشان زد کیا گیا۔ دورے کے دوران، آئی او ایس ساگر کے کمانڈنگ آفیسر نے بنگلہ دیش بحریہ کے سینئر عہدیداروں سے ملاقات کی، جن میں کمانڈر بی این فلیٹ (کومبان) اور کمانڈر چٹوگرام نیول ایریا (کومچٹ) شامل ہیں تا کہ دو طرفہ سمندری تعاون اور علاقائی سمندری مقاصد کو مزید مستحکم کیا جا سکے۔ جہاز پر منعقدہ ایک ڈیک استقبالیہ نے بنگلہ دیش بحریہ کی سینئر قیادت کو اکٹھا کیا، جبکہ آنے والے عملے نے بی این کے زیر اہتمام استقبالیہ میں بھی شرکت کی۔ پیشہ ورانہ بات چیت میں ایک دوسرے کے ڈیک کے دورے اور دونوں بحری افواج کے اہلکاروں کے درمیان بہترین طریقوں کا تبادلہ شامل تھا۔ آئی او ایس ساگر کے عملے نے بنگلہ دیش نیول اکیڈمی کا بھی دورہ کیا اور آفیسر کیڈٹس اور فیکلٹی ممبران کے ساتھ بات چیت کی۔ دوستانہ کھیلوں کی سرگرمیوں اور ثقافتی مصروفیات نے دونوں بحریہ کے درمیان باہمی افہام و تفہیم اور دوستی کو مزید بڑھایا۔ چٹوگرام سے روانگی پر، آئی او ایس ساگر نے بی این ایس پروٹوئے اور بنگلہ دیش بحریہ کے فضائی اثاثوں کے ساتھ گزرنے کی مشق (پی اے ایس ای ایکس) میں حصہ لیا۔ اس مشق میں مربوط سمندری مشقیں اور جدید سطحی مشقیں شامل تھیں جن کا مقصد دونوں بحری افواج کے درمیان باہمی تعاون اور آپریشنل تعاون کو بڑھانا تھا۔ یہ دورہ اور اس کے بعد کا پاسکس بحر ہند کے خطے میں امن، استحکام اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ہندوستان اور بنگلہ دیش کے مشترکہ عزم کی نشاندہی کرتا ہے۔ جہاز میں سوار 16 شراکت دار ممالک کے اہلکاروں کے ساتھ، آئی او ایس ساگر کولمبو، سری لنکا میں اپنی اگلی بندرگاہ کے ساتھ خطے میں اپنی آپریشنل تعیناتی جاری رکھے ہوئے ہے۔

اقلیتی اداروں کو 'آر ٹی ای' کے تحت لانے کی

عدالت عظمیٰ نے براہ راست حکم نہ جاری کر کے عرضی گزار کو مرکزی حکومت سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا ہے

سپریم کورٹ نے پیر کے روز اہم عوامی مفاد کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے اقلیتی تعلیمی اداروں اور مدرسہ تعلیم کو رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ (آر ٹی ای) کے دائرے میں لانے سے متعلق مطالبات پر براہ راست کوئی حکم جاری کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت عظمیٰ نے عرضی گزار کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے مطالبات کے سلسلے میں حکومت ہند سے رجوع کرے، جبکہ مرکز کو ہدایت دی گئی کہ وہ عرضی گزار کی نمائندگی پر غور کر کے مناسب فیصلہ لے۔ یہ معاملہ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس ستیش چندر شرما کی ڈویژن بنچ کے سامنے سماعت کے لئے پیش ہوا۔ عدالت نے اپنے مختصر حکم میں کہا کہ عرضی گزار کی ۴ر فروری ۲۰۲۶ء کی درخواست پر حکومت مناسب کارروائی کرے اور اپنے فیصلے سے عرضی گزار کو مطلع کرے۔ سماعت کے دوران جب عرضی گزار اور معروف وکیل اشونی اپادھیائے نے عدالت سے براہ راست مداخلت اور ہدایات جاری کرنے کی درخواست پر زور دیا تو بنچ نے سخت مگر محتاط انداز میں کہا" آپ ایسے ججوں کے سامنے ہیں جو کافی محتاط اور روایتی سوچ رکھتے ہیں، ہم جلد بازی میں فیصلے نہیں کرتے"۔ عدالت نے مزید کہا کہ انصاف یک طرفہ راستہ نہیں ہے، انتظامیہ کا بھی اس میں ایک اہم کردار ہوتا ہے"۔ یہ مفاد عامہ کی عرضی سپریم کورٹ کے وکیل اشونی اپادھیائے نے ایڈوکیٹ اشونی کمار دوبے کے ذریعے داخل کی تھی۔ عرضی میں حکومت ہند، قومی انسانی حقوق کمیشن نئی دہلی اور ملک کی تقریباً تمام ریاستی حکومتوں سمیت متعدد فریقوں کو شامل کیا گیا تھا۔ ان میں اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال، مہاراشٹر، کرناٹک، تمل ناڈو، تلنگانہ، آسام، گجرات، پنجاب، راجستھان، کیرالا، مدھیہ پردیش، جموں و کشمیر، اتراکھنڈ اور دیگر ریاستیں و مرکز کے زیر انتظام علاقے شامل تھے۔ عرضی میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ۱۴ر سال سے کم عمر کے بچوں کو سیکولر یا مذہبی تعلیم فراہم کرنے والے تمام اداروں کی رجسٹریشن، منظوری، نگرانی اور وقتاً فوقتاً جانچ کو لازمی بنایا جائے۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۱ر اے، ۳۹ر ایف، ۴۵ اور ۵۱ر اے (کے) کی روح کے مطابق ریاست پر لازم ہے کہ وہ ہر بچے کو معیاری اور محفوظ تعلیم فراہم کرے۔ عرضداشت میں قومی انسانی حقوق کمیشن کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا گیا کہ بعض اقلیتی اداروں اور مدارس میں غیر تربیت یافتہ اساتذہ کے ذریعے تدریسی خدمات لی جا رہی ہیں، جبکہ انتظامی، تعلیمی اور مالی بے ضابطگیوں کی بھی شکایات سامنے آئی ہیں۔ درخواست گزار کے مطابق ایسے حالات بچوں کے مستقبل کو متاثر کر سکتے ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ ان اداروں کو رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ کے دائرے میں لا کر یکساں تعلیمی اور انتظامی معیار نافذ کیا جائے۔ عرضی میں یہ بھی کہا گیا کہ آئین کا آرٹیکل ۳۰ اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے کا حق ضرور دیتا ہے، لیکن یہ حق آرٹیکل ۱۹ر(۱)(جی) سے بالاتر یا اضافی نہیں ہے۔ لہٰذا اقلیتی اداروں کو مکمل استثنیٰ دینا آئینی مساوات کے اصول کے خلاف ہوگا۔ درخواست گزار نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ انہوں نے یوپی کے سرحدی اضلاع کا دورہ کیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ایران فیفا ورلڈ کپ 2026 میں ہوگا شریک

افتتاحی میچ میکسیکو جبکہ نیوجرسی میں کھیلا جائے گا فائنل

تہران: ایرانی فٹبال فیڈریشن کے صدر مہدی تاج نے سرکاری ٹیلی ویژن پر کہا کہ تہران نے ورلڈ کپ میں شرکت کے لیے 10 شرائط پیش کی ہیں اور قومی ٹیم کے ساتھ مناسب سلوک کی ضمانت طلب کی ہے۔ ایران فٹبال فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ ایران کی مردوں کی قومی فٹبال ٹیم آئندہ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں ضرور شرکت کرے گی، تاہم اس کے ساتھ امریکہ، میکسیکو اور کینیڈا پر مشتمل میزبان ممالک سے ایرانی خدشات دور کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چند ہفتے قبل کناڈا نے فیفا کانگریس سے قبل ایرانی فٹبال فیڈریشن کے سربراہ کو ملک میں داخلے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کینیڈا نے ان پر سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی (IRGC) سے مبینہ تعلقات کا الزام عائد کیا تھا، جسے اس نے 2024 میں ''دہشت گرد تنظیم'' قرار دیا تھا۔ ایرانی فٹبال فیڈریشن نے اپنی ویب سائٹ پر کہا: ''ہم یقیناً 2026 ورلڈ کپ میں شرکت کریں گے، لیکن میزبان ممالک کو ہمارے خدشات کا خیال رکھنا ہوگا۔ ہم اپنی تہذیب، عقائد اور نظریات سے پیچھے ہٹے بغیر ورلڈ کپ میں حصہ لیں گے۔'' ایران نے 48 ٹیموں پر مشتمل توسیع شدہ ٹورنامنٹ کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے اور اسے گروپ جی میں نیوزی لینڈ، بیلجیئم اور مصر کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ موجودہ شیڈول کے مطابق ایران کے میچز لاس اینجلس اور سیٹل میں کھیلے جائیں گے۔ ایرانی فٹبال فیڈریشن کے صدر مہدی تاج نے سرکاری ٹیلی ویژن پر کہا کہ تہران نے ورلڈ کپ میں شرکت کے لیے 10 شرائط پیش کی ہیں اور قومی ٹیم کے ساتھ مناسب سلوک کی ضمانت طلب کی ہے۔ ان شرائط میں بروقت ویزا اجرا، قومی ٹیم کے عملے، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام، اور ہوائی اڈوں، ہوٹلوں اور اسٹیڈیم تک جانے والے راستوں پر سخت سکیورٹی انتظامات شامل ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ ایرانی فٹبالرز کا ورلڈ کپ میں خیر مقدم کیا جائے گا، تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ آئی آر جی سی سے تعلق رکھنے والے ایرانی وفد کے بعض افراد کو امریکہ میں داخلے سے روکا جا سکتا ہے۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 تاریخ کا سب سے بڑا فٹبال ورلڈ کپ ہوگا، جس میں 48 ٹیمیں اور 104 میچ شامل ہوں گے۔

پہلے ٹیسٹ میں بنگلہ دیش نے پاکستان کو 104 رن سے دی شکست

چوتھی اننگ میں 163 رن پر آل آوٹ ہوگئی پوری ٹیم، شان مسعود کی قیادت میں کھیل رہی پاکستانی ٹیم 268 رن کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے 163 رن پر آل آوٹ ہوگئی۔ اس طرح بنگلہ دیش نے پہلا ٹیسٹ اپنے نام کر سیریز میں 1-0 کی برتری حاصل کرلی ہے۔

بنگلہ دیش نے پاکستان کے خلاف ڈھاکہ میں کھیلے گئے 2 میچوں کی ٹیسٹ سیریز کے پہلے مقابلے میں 104 رن سے جیت حاصل کرلی ہے۔ شان مسعود کی قیادت میں کھیل رہی پاکستانی ٹیم 268 رن کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے 163 رن پر آل آوٹ ہوگئی۔ اس طرح بنگلہ دیش نے پہلا ٹیسٹ اپنے نام کر سیریز میں 1-0 کی برتری حاصل کرلی ہے۔ ڈھاکہ کے شیر بنگلہ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلے میں پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ بنگلہ دیش نے اپنی پہلی اننگ میں 413 رن بنائے تھے۔ مومن الحق نے 91 رن کی اننگ کھیلی اور کپتان نجم الحسن شانتو نے 12 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 101 رن کی شاندار اننگ کھیلی۔ ان دونوں کے علاوہ مشفق الرحیم نے 71، لٹن داس نے 31 اور تسکین احمد نے 19 گیندوں میں 28 رن کی طوفانی اننگ کھیلی۔ پاکستان کی جانب سے محمد عباس نے 5 وکٹیں لیں، جبکہ شاہین آفریدی 3، حسن علی اور نعمان علی 1-1 وکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ 413 رن کا تعاقب کرتے ہوئے پاکستان کی پہلی اننگ 386 رن پر سمٹ گئی۔ اذان اویس نے 14 چوکوں کی مدد سے 103 رن بنائے۔ اس کے علاوہ امام الحق نے 45 اور عبداللہ فضل نے 60 رن کی اننگ کھیلی۔ ان کے علاوہ محمد رضوان نے 59 اور سلمان آغا نے 58 رن بنائے۔ کپتان شان مسعود 9 رن اور سعود شکیل صفر پر آوٹ ہوگئے۔ بنگلہ دیش کی جانب سے مہدی حسن معراج نے 5 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ تسکین احمد اور تیج الاسلام 2-2 وکٹیں اور ناہد رانا ایک وکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش کو پہلی اننگ کی بنیاد پر 27 رن کی برتری ملی۔ اپنی دوسری اننگ میں بنگلہ دیش نے 9 وکٹ کے نقصان پر 240 رن بنا کر اننگ ڈکلیئر کردی۔ مومن الحق نے 56 اور کپتان نجم الحسن شانتو نے 87 رن کی شاندار اننگ کھیلی۔ ان کے علاوہ مشفق الرحیم نے 22 اور مہدی حسن معراج نے 24 رن کی اننگ کھیلی۔ اس طرح بنگلہ دیش نے 267 رن کی مجموعی برتری حاصل کی اور پاکستان کے سامنے 268 رن کا ہدف رکھا۔ پاکستان کی جانب سے دوسری اننگ میں نعمان علی اور حسن علی نے 3-3 وکٹ لیں۔ شاہین آفریدی 2 اور عباس ایک وکٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ جواب میں پاکستان کی دوسری اننگ 163 رن پر سمٹ گئی۔ عبداللہ فضل نے سب سے زیادہ 66 رن بنائے، اس کے علاوہ کوئی بھی پاکستانی بلے باز 50 کا ہندسہ عبور نہیں کر پایا۔ سلمان آغا نے 26 اور رضوان-اویس نے 15-15 رن بنائے۔ ان کے علاوہ کوئی بھی بلے باز دہائی کا ہندسہ عبور نہیں کر پایا۔ بنگلہ دیش کی جانب سے ناہد رانا نے 5 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ تیج الاسلام اور تسکین احمد 2-2 وکٹیں اور مہدی حسن معراج ایک وکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ میچ میں شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کرنے والے نجم الحسن شانتو کو پلیئر آف دی میچ کے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان دوسرا ٹیسٹ 16 مئی سے سلہٹ انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔

دہلی ہائی کورٹ کا فیفا ورلڈ کپ کی مفت نشریات سے متعلق عرضی پر مرکز اور پرسار بھارتی کو نوٹس

عوامی اور مفت پلیٹ فارمز، خصوصاً دوردرشن اور ڈی ڈی اسپورٹس پر نشر کیا جائے تاکہ ملک کے تمام شائقین اس سے استفادہ کرسکیں۔

نئی دہلی: درخواست میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عالمی فٹبال ٹورنامنٹ کو عوامی اور مفت پلیٹ فارمز، خصوصاً دوردرشن اور ڈی ڈی اسپورٹس پر نشر کیا جائے تاکہ ملک کے تمام شائقین اس سے استفادہ کرسکیں۔ درخواست گزار کے مطابق اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو ملک کے کروڑوں فٹبال شائقین دنیا کے سب سے بڑے کھیل مقابلوں میں سے ایک دیکھنے سے محروم ہوسکتے ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ نے فیفا ورلڈ کپ 2026 کی ہندوستان میں نشریات کو یقینی بنانے سے متعلق دائر درخواست پر مرکزی حکومت اور پرسار بھارتی کو نوٹس جاری کیا ہے۔ درخواست میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عالمی فٹبال ٹورنامنٹ کو عوامی اور مفت پلیٹ فارمز، خصوصاً دوردرشن اور ڈی ڈی اسپورٹس پر نشر کیا جائے تاکہ ملک کے تمام شائقین اس سے استفادہ کرسکیں۔ جسٹس پروشانندر کمار کورو نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر عرضی کی سماعت کرتے ہوئے فریقین کو نوٹس جاری کیا۔ یہ عرضی وکیل اودھیش بیروا نے دائر کی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ 11 جون سے 19 جولائی 2026 تک ہونے والے فیفا ورلڈ کپ 2026 کے لیے اب تک ہندوستان میں کسی براڈکاسٹر نے میڈیا حقوق حاصل نہیں کیے ہیں۔ درخواست گزار کے مطابق اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو ملک کے کروڑوں فٹبال شائقین دنیا کے سب سے بڑے کھیل مقابلوں میں سے ایک دیکھنے سے محروم ہوسکتے ہیں۔ عرضی میں کہا گیا کہ فیفا ورلڈ کپ 2026 کو پہلے ہی ''قومی اہمیت کا کھیل ایونٹ'' قرار دیا جاچکا ہے، جس کے بعد حکومت اور پرسار بھارتی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کی عوامی رسائی کو یقینی بنائیں۔ درخواست میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ ابتدا میں فیفا نے 2026 اور 2030 ورلڈ کپ کے ہندوستانی نشریاتی حقوق کی مالیت تقریباً 100 ملین امریکی ڈالر رکھی تھی، لیکن براڈکاسٹروں کی کم دلچسپی کے باعث بعد میں اسے کم کر کے تقریباً 35 ملین ڈالر کر دیا گیا، اس کے باوجود کوئی حتمی معاہدہ نہیں ہو سکا۔ عرضی میں فیفا کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ بھارت، فیفا ورلڈ کپ 2022 کے دوران دنیا کے سب سے زیادہ متحرک فٹبال ناظرین والے ممالک میں شامل تھا۔ درخواست گزار نے کہا کہ پرسار بھارتی کے پاس ڈی ڈی اسپورٹس، ڈی ڈی فری ڈش اور WAVES او ٹی ٹی پلیٹ فارم کے ذریعے ٹورنامنٹ نشر کرنے کا مکمل انفراسٹرکچر موجود ہے۔ عرضی میں موقف اختیار کیا گیا کہ اگر فیفا ورلڈ کپ کی نشریات کا انتظام نہیں کیا گیا تو یہ شہریوں کے آئینی حقوق، خصوصاً آرٹیکل 14، 19(1)(a) اور 21 کی خلاف ورزی ہوگی، کیونکہ عوام کو اطلاعات اور کھیلوں کے بڑے عالمی ایونٹس تک رسائی حاصل ہونا ان کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ درخواست گزار کی جانب سے سینئر وکیل وبھوگر سمیت متعدد وکلا عدالت میں پیش ہوئے۔

دہلی کی جیت کا مزہ ہوا پھیکا، کپتان اکشر پٹیل پر ۱۲ لاکھ جرمانہ عائد

پنجاب کنگس کے خلاف سست اوور ریٹ پر ہوئی کارروائی

دھرم شالہ: مادھو تیواری نے بیٹنگ کے ساتھ گیند بازی میں بھی عمدہ کارکردگی دکھائی اور دو وکٹیں حاصل کیں، جس پر انہیں 'پلیئر آف دی میچ' کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کامیابی کے بعد دہلی کیپٹلس نے پلے آف میں پہنچنے کی اپنی امیدیں برقرار رکھی ہیں۔ ٹیم کے اب 12 میچوں میں 10 پوائنٹس ہوگئے ہیں۔ دہلی کیپٹلز نے آئی پی ایل 2026 کے 55ویں مقابلے میں پیر کو پنجاب کنگس کو 3 وکٹوں سے شکست دے دی، لیکن اس جیت کے فوراً بعد دہلی کے کپتان اکشر پٹیل پر 12 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کردیا گیا۔ اکشر پٹیل پر یہ جرمانہ پنجاب کنگس کے خلاف میچ میں دہلی کیپٹلس کی جانب سے مقررہ وقت میں اوور مکمل نہ کرنے یعنی سست اوور ریٹ کی وجہ سے لگایا گیا۔ آئی پی ایل ضابطۂ اخلاق کے آرٹیکل 2.22 کے تحت انہیں قصوروار پایا گیا۔ رواں سیزن میں دہلی کیپٹلس کی یہ پہلی خلاف ورزی تھی، اسی لیے صرف کپتان پر جرمانہ عائد کیا گیا۔ ہماچل پردیش کرکٹ ایسوسی ایشن اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے پنجاب کنگس نے 20 اوور میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 210 رنز بنائے۔ پریانش آریہ نے 33 گیندوں پر 56 رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی، جبکہ کپتان سریش ایئر نے 36 گیندوں پر ناقابل شکست 59 رنز بنائے۔ اس کے علاوہ کوپر کونلی نے 38 اور سوریانش شیڈگے نے صرف 8 گیندوں پر 21 رنز کا اہم تعاون دیا۔ 211 رنز کے ہدف کے تعاقب میں دہلی کیپٹلس نے 19 اوور میں 7 وکٹوں کے نقصان پر مطلوبہ اسکور حاصل کرلیا۔ اکشر پٹیل نے آل راؤنڈ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 30 گیندوں پر 56 رنز کی دھواں دار اننگز کھیلی، جبکہ ڈیوڈ ملر نے 28 گیندوں پر 51 رنز بنائے، جس میں 3 چوکے اور 4 چھکے شامل تھے۔ دونوں بلے بازوں نے چوتھی وکٹ کے لیے صرف 34 گیندوں پر 64 رنز کی اہم شراکت قائم کی۔ بعد میں آشوتوش شرما نے 10 گیندوں پر 24 رنز اور مادھو تیواری نے 8 گیندوں پر 18 رنز بنا کر ٹیم کو سنسنی خیز فتح دلائی۔ مادھو تیواری نے بیٹنگ کے ساتھ گیند بازی میں بھی عمدہ کارکردگی دکھائی اور دو وکٹیں حاصل کیں، جس پر انہیں 'پلیئر آف دی میچ' کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کامیابی کے بعد دہلی کیپٹلس نے پلے آف میں پہنچنے کی اپنی امیدیں برقرار رکھی ہیں۔ ٹیم کے اب 12 میچوں میں 10 پوائنٹس ہوگئے ہیں۔

ایک دن کی ناکامی کے بعد

جنید خان نے کہا عامر خان کے ساتھ کام نہیں کریں گے

جنید خان نے اپنی حالیہ فلم 'ایک دن' کی ناکامی پر اعتراف کیا ہے کہ فلم باکس آفس پر توقعات پوری نہ کرسکی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ انہیں اور عامر خان کو فلم پر پورا یقین تھا، مگر ناظرین نے اسے قبول نہیں کیا۔ جنید نے یہ بھی کہا کہ وہ آئندہ بطور پروڈیوسر اپنے والد کے ساتھ دوبارہ کام نہیں کریں گے کیونکہ بڑے پروڈکشن ہاؤس کے ساتھ فلم سازی کا عمل بہت سست ہوتا ہے۔ ان کے مطابق انہیں زیادہ تیزی سے فلمیں کرنے کی ضرورت ہے۔ جنید خان نے اپنی حالیہ فلم 'ایک دن' کی ناکامی پر پہلی بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ فلم ریلیز سے قبل کافی چرچے میں رہنے کے باوجود ناظرین کو متاثر نہیں کرسکی۔ فلم میں جنید کے ساتھ سائی پلوی مرکزی کردار میں نظر آئی تھیں، جبکہ اس کی پشت پر عامر خان کی پروڈکشن سپورٹ موجود تھی۔ اگرچہ فلم کے اعلان کے وقت اس کے موضوع اور کاسٹ کے باعث خاصی دلچسپی پیدا ہوئی تھی، لیکن ریلیز کے بعد باکس آفس پر اسے خاطر خواہ کامیابی نہیں مل سکی۔ کئی ناقدین اور ناظرین کا ماننا تھا کہ فلم کی کہانی اور پیشکش میں نیا پن کم تھا، جس کی وجہ سے لوگ اس سے زیادہ جڑ نہ سکے۔ وکی لالوانی کے یوٹیوب چینل پر گفتگو کرتے ہوئے جنید خان نے فلم کی ناکامی پر کہا، ''ہم سب بہت پُرامید تھے، لیکن میرا خیال ہے کہ فلم نے ویسا کام نہیں کیا جیسا ہم چاہتے تھے۔ ایسا کبھی کبھار ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی فلم تھی جو مجھے واقعی پسند تھی اور مجھے اس پر کام کر کے بہت مزہ آیا۔ ہمیں لگا تھا کہ لوگ بھی اسے پسند کریں گے، لیکن شاید زیادہ تر لوگوں کو یہ پسند نہیں آئی۔'' انہوں نے واضح کیا کہ انہیں اس تجربے پر کوئی پچھتاوا نہیں، کیونکہ ان کے مطابق ہر فلم کامیاب نہیں ہوسکتی۔ جنید نے کہا کہ وہ اور ان کے والد دونوں اس پروجیکٹ کے حوالے سے پُرجوش تھے، مگر بعض اوقات حالات توقعات کے مطابق نہیں جاتے۔ انٹرویو کے دوران جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ مستقبل میں عامر خان کے ساتھ بطور پروڈیوسر دوبارہ کام کریں گے، تو انہوں نے صاف جواب دیا: ''نہیں، کیونکہ میں نے 'ایک دن' سے یہ غلطی سیکھ لی ہے۔'' جنید نے بتایا کہ انہوں نے فلم کی اسکرپٹ اپنے والد کو صرف دوسری رائے لینے کے لیے سنائی تھی، لیکن عامر خان کو کہانی اتنی پسند آئی کہ انہوں نے فوراً اسے خود پروڈیوس کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ انہوں نے کہا، ''والد کو اسکرپٹ بہت پسند آئی اور انہوں نے فوراً کہا کہ وہ یہ فلم بنانا چاہتے ہیں۔ ایک باپ کے طور پر وہ اپنے بیٹے کے لیے فلم بنانا چاہتے تھے۔

دوستوں کے ساتھ کام کرنا زیادہ آسان ہوتا: رکل پریت سنگھ

اس فلم میں شیفالی شاہ بھی شامل تھیں، اور کہانی آیوشمان کے کردار ادیے کے گرد گھومتی ہے

ممبئی: اداکارہ راکل پریت سنگھ نے فلم پتی پتنی اور وہ دو میں اداکار آیوشمان کھرانہ اور ہدایتکار مدثر عزیز کے ساتھ دوبارہ کام کرنے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ دوستوں کے ساتھ کام کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ راکل نے اس سے قبل 2022 کی میڈیکل کامیڈی ڈرامہ فلم ڈاکٹر جی میں آیوشمان کے ساتھ کام کیا تھا۔ اس فلم میں شیفالی شاہ بھی شامل تھیں، اور کہانی آیوشمان کے کردار ادیے کے گرد گھومتی ہے۔ اداکارہ نے ہدایت کار مدثر عزیز کے ساتھ 2025 کی فلم میرے ہزبینڈ کی بیوی میں بھی کام کیا، جس میں ارجن کپور اور بھومی پیڈنیکر شامل تھے۔ اس فلم کی کہانی ایک طلاق یافتہ شخص انکور کے گرد گھومتی ہے، جسے اس وقت محبت کا دوسرا موقع ملتا ہے جب اس کی کالج کی محبت دوبارہ اس کی زندگی میں آتی ہے، مگر حالات اس وقت پیچیدہ ہو جاتے ہیں جب اس کی یادداشت کھو چکی سابقہ بیوی بھی واپس آجاتی ہے۔ دوبارہ ان دونوں کے ساتھ کام کرنے کے بارے میں بات کرتے ہوئے راکل نے کہا کہ اس بار سیٹ پر کام کرنا زیادہ آرام دہ تھا۔ میرے خیال میں اس بار دوبارہ اکٹھے کام کرنے کا تجربہ مختلف اس لیے تھا کیونکہ کام میں ایک آسانی تھی۔ ظاہر ہے یہ پہلی بار نہیں تھا، اس لیے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ اداکار یا ہدایت کار کس طرح کام کرتے ہیں اور مناظر کو کیسے پیش کرتے ہیں۔ یہ آرام دہ ماحول کام کو مزید خوشگوار بنا دیتا ہے۔ مانوسیت آپ کے انداز کو بدل دیتی ہے اور سب کچھ آسان اور مزے دار ہوجاتا ہے، کیونکہ آپ پہلے سے سب کے دوست ہوتے ہیں۔ اسی لیے دوستوں کے ساتھ کام کرنا واقعی آسان ہوتا ہے۔ راکل کے ساتھ اس فلم میں سارہ علی خان اور وامیکا گبی بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گی۔ یہ فلم پریاگ راج میں ترتیب دی گئی ہے، جہاں ایک شادی اس وقت افراتفری کا شکار ہوجاتی ہے جب ایک فیصلہ غلط فہمیوں اور مزاحیہ شکوک و شبہات کا سلسلہ شروع کردیتا ہے۔ ٹی سیریز اور بی آر اسٹوڈیوز کی پیشکش، اس فلم کو مدثر عزیز نے ہدایت دی ہے، جبکہ بھوشن کمار، رینو روی چوپڑا اور کرشن کمار اس کے پروڈیوسر ہیں، جونو چوپڑا تخلیقی پروڈیوسر کے طور پر شامل ہیں۔ یہ فلم 15 مئی 2026 کو ریلیز ہوگی۔

کیا اجے دیوگن کی 'درشیم ۳' کا ہندی ورژن موہن لال کی ملیالم فلم سے مختلف ہوگا؟

میکرز نے کیا بڑا انکشاف، ملیالم اور ہندی دونوں ورژنز کی کہانی وہیں سے شروع ہوگی جہاں 'درشیم 2' ختم ہوئی تھی

نئی دہلی: ملیالم اور ہندی دونوں ورژنز کی کہانی وہیں سے شروع ہوگی جہاں 'درشیم 2' ختم ہوئی تھی، لیکن ابھیشیک پاٹھک کے مطابق ہندی فلم میں اسکرین پلے اور اسٹوری ٹیلنگ کا انداز کافی حد تک بدلا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، ''اصل فرق آپ کو ہندی ٹریلر دیکھنے کے بعد محسوس ہوگا۔ موہن لال کی مشہور سسپنس تھرلر فرنچائز 'درشیم' کے تیسرے حصے کو لے کر شائقین میں زبردست جوش پایا جارہا ہے۔ ملیالم سپر اسٹار موہن لال کی آنے والی فلم 'درشیم 3' کی ریلیز کا انتظار کیا جارہا ہے، جب کہ اجے دیوگن کے ہندی ورژن کو لے کر بھی مداح بے حد پُرجوش ہیں۔ اسی دوران فلم کے پروڈیوسرز کمار منگت پاٹھک اور ابھیشیک پاٹھک نے انکشاف کیا ہے کہ ہندی ورژن اصل ملیالم فلم سے کافی مختلف ہوگا۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے ابھیشیک پاٹھک نے بتایا کہ 'درشیم 3' کے ہندی ورژن کی ریلیز کے لیے 2 اکتوبر کی تاریخ پر غور کیا جارہا ہے، کیونکہ یہ تاریخ فلم کی کہانی سے خاص طور پر جڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا، ''درشیم 3' دو اکتوبر کو ریلیز ہوگی۔ یہ درشیم ڈے بن چکا ہے اور فلم کی پہچان کا حصہ ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ ہندی ورژن بھی اسی تاریخ پر ریلیز کیا جائے گا۔ اس وقت فلم پوسٹ پروڈکشن مرحلے میں ہے اور تیاری جاری ہے۔ ''اگرچہ ملیالم اور ہندی دونوں ورژنز کی کہانی وہیں سے شروع ہوگی جہاں 'درشیم 2' ختم ہوئی تھی، لیکن ابھیشیک پاٹھک کے مطابق ہندی فلم میں اسکرین پلے اور اسٹوری ٹیلنگ کا انداز کافی حد تک بدلا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، ''اصل فرق آپ کو ہندی ٹریلر دیکھنے کے بعد محسوس ہوگا۔ ملیالم ورژن ایک فیملی ڈراما ہے اور جیتو جوزف نے بھی لانچ ایونٹ میں کہا تھا کہ یہ کہانی ملیالم ناظرین کے ذوق کے مطابق بنائی گئی ہے۔'' ابھیشیک نے مزید بتایا کہ ہندی ناظرین ایک الگ طرح کا سینما پسند کرتے ہیں، اسی لیے فلم میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا، ''ہمارے ہندی ناظرین کی پسند مختلف ہے۔ ہم نے 'درشیم 2' میں بھی کئی تبدیلیاں کی تھیں اور لوگوں نے انہیں پسند کیا تھا۔ اس بار بھی کہانی اور اسکرین پلے میں خاص تبدیلیاں کی گئی ہیں تاکہ ناظرین کو نیا تجربہ مل سکے۔'' 'درشیم' فرنچائز کی کہانی جارج کٹی اور اس کے خاندان کے گرد گھومتی ہے، جن کی زندگی ایک سینئر پولیس افسر کے بیٹے کی گمشدگی کے بعد بدل جاتی ہے۔ پہلی ملیالم فلم 2013 میں ریلیز ہوئی تھی اور اپنی سنسنی خیز کہانی، زبردست سسپنس اور تہہ دار اسکرین پلے کی وجہ سے بڑی کامیابی ثابت ہوئی۔ اس کے بعد 2021 میں 'درشیم 2' ریلیز کی گئی، جسے ناقدین اور شائقین دونوں نے بے حد سراہا۔ فلم کی مقبولیت کے بعد اس کے ہندی، تمل، تیلگو سمیت کئی زبانوں میں ریمیک بنائے گئے۔ ہندی ورژن میں اجے دیوگن مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ اصل ملیالم فلم میں موہن لال نے اپنی اداکاری سے ناظرین کو متاثر کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ موہن لال کی 'درشیم 3' 21 مئی کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہونے جارہی ہے، جس کا شائقین بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔

دعا لیپا نے سیمسنگ پر 15 ملین ڈالر کا مقدمہ دائر کیا

اجازت کے بغیر تصویر ٹی وی پیکجنگ پر استعمال کرنے کا الزام

واشنگٹن: مقدمے کے مطابق سیمسنگ نے نہ صرف تصویر بغیر اجازت استعمال کی بلکہ اسے ٹی وی کے ڈبوں کے اگلے حصے پر نمایاں انداز میں شائع کیا تاکہ مصنوعات کی تشہیر کی جاسکے۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کو تصویر کے استعمال سے روکنے کے مطالبات بھی کیے گئے، مگر اس کا رویہ ''غیر سنجیدہ اور بے حس'' رہا۔ برطانوی گلوکارہ اور نغمہ نگار دعا لیپا نے الیکٹرانکس کمپنی سیمسنگ کے خلاف 15 ملین ڈالر کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ گلوکارہ نے الزام لگایا ہے کہ کمپنی نے ان کی تصویر بغیر اجازت اپنے ٹیلی ویژن مصنوعات کی پیکجنگ پر استعمال کی۔ یہ مقدمہ جمعہ کے روز کیلیفورنیا کے سینٹرل ڈسٹرکٹ کورٹ میں دائر کیا گیا۔ ہالی ووڈ رپورٹر کے مطابق دعا لیپا نے سیمسنگ پر ''کاپی رائٹ کی خلاف ورزی، ٹریڈ مارک کی خلاف ورزی اور ذاتی تشہیری حقوق کی پامالی'' کے الزامات عائد کیے ہیں۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ 2024 کے آسٹن سٹی لمٹس میوزک فیسٹیول کے دوران اسٹیج کے پیچھے لی گئی ان کی ایک تصویر 2025 سے سام سنگ کے کئی ٹی وی ماڈلز کی پیکجنگ پر استعمال کی جارہی تھی۔ گلوکارہ کا دعویٰ ہے کہ اس تصویر کے تمام حقوق ان کے پاس محفوظ ہیں۔ مقدمے کے مطابق سیمسنگ نے نہ صرف تصویر بغیر اجازت استعمال کی بلکہ اسے ٹی وی کے ڈبوں کے اگلے حصے پر نمایاں انداز میں شائع کیا تاکہ مصنوعات کی تشہیر کی جاسکے۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کو تصویر کے استعمال سے روکنے کے مطالبات بھی کیے گئے، مگر اس کا رویہ ''غیر سنجیدہ اور بے حس'' رہا۔ دعا لیپا کے وکلا نے موقف اختیار کیا کہ گلوکارہ نے اس مہم کی کبھی اجازت نہیں دی اور نہ ہی وہ اس کے تخلیقی یا تشہیری عمل کا حصہ تھیں۔ مقدمے میں یہ بھی کہا گیا کہ ٹی وی پیکجنگ پر تصویر استعمال ہونے سے صارفین کو یہ تاثر ملا کہ دعا لیپا نے سیمسنگ ٹی وی کی باضابطہ توثیق کی ہے۔ شکایت میں سوشل میڈیا کے کئی تبصروں کا حوالہ بھی دیا گیا، جن میں صارفین نے گلوکارہ کو کمپنی کی تشہیری مہم سے جوڑا تھا۔ دعا لیپا اس وقت دنیا کی معروف پاپ اسٹارز میں شمار کی جاتی ہیں۔ وہ Levitating، Don't Start Now اور Dance The Night جیسے مقبول گانوں کی وجہ سے عالمی شہرت رکھتی ہیں اور متعدد گریمی ایوارڈز سمیت کئی بین الاقوامی اعزازات حاصل کرچکی ہیں۔